جنت البقیع

میں مدفون صحابہؓ

تین سو سے زائد صحابہؓ، صحابیاتؓ، تابعین، ائمہ
علماء، اولیاء، علمائے دیوبند کا جامع تذکرہ

مع

تألیف

مولانا اِمداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان
اُستاذ التفسیر جامعہ صدیقیہ، بہاولپور
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز

دار المعارف، ملتان

تین سو سے زائد صحابہ، صحابیاتؓ، تابعین

ائمہ، علماء، اولیاء، علمائے دیوبندؒ

کا جامع تذکرہ

تالیف

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور دامت برکاتہم

ناشر

دار المعارف ملتان

نام کتاب : جنت البقیع میں مدفون صحابہ

تالیف : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم
رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان
استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان
سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان
سابق استاذ جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر:

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت : ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲۰۰۷ء

صفحات: 272

ہدیہ : 100/= روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور
مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
بک لینڈ اردو بازار لاہور
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی
مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی
فیروز سنز لاہور۔ کراچی
مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
دار الاشاعت اردو بازار کراچی
ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴
فضلی سنز اردو بازار کراچی
درخواستی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی

نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
عتیق اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان
بیکن بکس اردو بازار گلگشت ملتان
مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے بہت سے چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست

حصہ اول

جنت البقیع میں مدفون صحابہ کرامؓ

حصہ دوم

جنت البقیع میں مدفون صحابیاتؓ

حصہ سوم

مدینہ میں مدفون صحابہ کرامؓ

حصہ چہارم

مدینہ طیبہ میں مدفون تابعین کرامؒ

حصہ پنجم

مدینہ میں مدفون تبع تابعینؒ

حصہ ششم

مدینہ میں مدفون علماء، محدثین اور اولیائے امت

حصہ ہفتم

جنت البقیع میں مدفون علماء دیوبند

حصہ ہفتم

جنت البقیع میں مدفون علماء دیوبند

حصہ ہشتم

آداب زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم الانبياء وسيد المرسلين سيدنا محمد صاحب المقام المحمود، والحوض المورود وعلى آله وصحابته الغرِّ الميامين وعلى من اهتدى بهداهم وسلك سبيلهم الى يوم يقوم الناس فيه لرب العالمين.

امابعد!

اللہ جل شانہ نے اپنی نبی حضرت محمد ﷺ پر ایسے لوگوں کا احسان فرمایا جنہوں نے آپؐ کی دعوت کی قدر پہچانی اور آپؐ کے رسالت کے ہدف کو پایا اور آپؐ پر ایمان لائے اور آپؐ کی مدد کی اور اس نور کی اقتداء کی جو حضور ﷺ پر نازل کیا گیا اس طرح سے وہ اللہ کی تکریم کے مستحق ہوئے اور اللہ کی کتاب نے ان کی ثناء بیان کی اور رسول کریم ﷺ نے ان کا دفاع کیا اور امت سے مطالبہ کیا کہ ان کے افعال کی اقتداء کریں اور ان کے طریقے پر چلیں۔

اہمیت معرفت علم تاریخ صحابہ رضی اللہ عنہم

یہ تو معلوم ہے کہ تاریخ کا علم عمومی طور پر کتنا اہم مرتبہ رکھتا ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تاریخ کا جاننا اعلیٰ قسم کے واجبات میں سے ہے خصوصاً ان حضرات کے لئے جو علوم شریعت، حدیث، تفسیر، فقہ،

اصول اور دیگر دراسات اسلامیہ کے پڑھنے پڑھانے والے ہیں تاکہ ان کی تاریخ کے پہچاننے سے ان حضرات کے علوم اور ان کی تاریخ کا علم ہو جن کے متعلق قرآن کریم نازل ہوا اور ان کی زندگیوں میں قرآن کریم نازل ہوا اور تشریع اسلام کی ابتداء کی گئی۔

ایک اور طرز سے بھی مسلمان اپنی تاریخ کے بہت سے مقامات میں صحابہ کرامؓ کی مفقود معنویات اور مطالب کو اس تاریخ میں پائیں گے اور ان کے دلوں میں ایک اعتماد پیدا ہوگا جو صحابہ کرامؓ کو امت کے پیشوا سمجھیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ علم تاریخ کا جاننا مسلمانوں کے نزدیک اہم علوم میں سے ہے بلکہ اس میں شک نہیں کہ یہ علم آدھا عربی کتب خانہ ہے جو لوگ ابن ندیم کی کتاب الفہرست اور حاجی خلیفہ کی کشف الظنون اور اس کا ذیل ایضاح المکنون اور طاش کبری زادہ کی مفتاح السعادۃ اور دیگر قدیم و جدید فہرستیں دیکھیں گے تو ہماری تاریخ کو اچھی طرح معلوم کر سکیں گے۔

صحابہ کرامؓ کی تاریخ خاص طور پر بحث اور تدریس اور تحقیق کا مقام رکھتی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ایک کتاب **الاصابة فی معرفة الصحابة** تحریر کی ہے اور حافظ ابن عبدالبر نے **الاستیعاب فی معرفة الاصحاب** اور ابن اثیر نے کتاب **اسد الغابة فی معرفة رجال الصحابة** تالیف کی ہے یہ سب کتابیں اپنی جگہ بہت عظیم ہیں اور اسی طرح سے مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کی حیاۃ الصحابہؓ ہے ان کے پڑھنے سے صحابہ کرامؓ کی زندگی اور تاریخ سامنے آتی ہے۔

صحابہ کرامؓ کی تاریخ کے متعلق ایک علم یہ بھی ہے کہ صحابہؓ کا انتقال کب ہوا اور کہاں کہاں ہوا تو اس کے متعلق امام صغانی نے ایک معروف کتاب

سے ایک کتاب بغیة اهل الاثر فی معرفة من اتفق له ولابیه صحبة سید البشر تالیف کی ہے اور اسی طرح سے ایک کتاب الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابة تالیف کی گئی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابر اسلاف نے صحابہ کرامؓ کے تاریخ کے اس پہلو کو بھی اجاگر فرمایا ہے یہ مضمون ہم نے جو جنت البقیع میں مدفون صحابہ کے متعلق تحریر کیا ہے یہ زیادہ تر الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابة سے ماخوذ ہے۔

اس کتاب کے مصنف کا بہت تحقیق کے بعد بھی پتہ نہیں چل سکا اس کے محشی اور محقق نے اس کتاب کے مصنف کے نام کی تلاش بسیار کے باوجود بھی ناکامی کا اظہار کیا ہے ہم نے اس کتاب میں مصنف اور محشی دونوں کے اقتباسات لئے ہیں اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کے نیک اعمال میں برکات نصیب فرمائے اور ان کو آخرت میں اعلیٰ علیین کے درجات نصیب کرے۔ (آمین)

تعریف صحابی

صحبت کا معنی لغت کے اعتبار سے یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان کم یا زیادہ، حقیقی یا مجازی طور پر اٹھنا بیٹھنا حاصل ہوا ہو اور یہ معنی قرآن کریم میں اس آیت میں آیا ہے۔

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ (الکهف: ۳۷).

ترجمہ: کہا اس کو دوسرے نے جب بات کرنے لگا۔

پس اگر کوئی آدمی دن کے کسی لمحہ میں بھی کسی کے ساتھ بیٹھتا ہے اس کے بعض اسفار میں ساتھ چلتا ہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے سفر میں فلاں آدمی کے ساتھ اتنے وقت کے لئے صحبت اختیار کی ہے۔

کبھی صحابی یا صحبت کا لفظ اخلاق اور عادات اور اعمال کی مشابہت کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا تھا اِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ اس جملہ کا معنی یہ ہے کہ تم لوگوں کے اخلاق ان لوگوں کی طرح ہیں جن کا یوسف علیہ السلام کے ساتھ قصہ ہوا تھا۔

اہل لغت نے صاحب کے کلمہ کو مزید وسیع کیا اور اس کا استعمال اہل عقل اور جمادات سب میں جاری کیا اسی بناء پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا نام صاحب السواک والنعلین والوسادۃ معروف ہے حالانکہ مسواک نعلین، وسادہ سب جمادات میں سے تھے لیکن حضور ﷺ کی یہ تین چیزیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس رہتی تھیں حضور ﷺ کے لئے ان تین چیزوں کی فکر آپؓ فرمایا کرتے تھے۔

اور صحابی کا لفظ صحابہ کی طرف منسوب ہے اور یہ صحبت کے معنی میں آتا ہے۔

اصطلاح علماء میں صحابی کی تعریف

اصطلاح علماء میں کے صحابی اس کو کہتے ہیں جو حضور ﷺ کے ساتھ ایمان کی حالت میں ملا ہو اور اسلام کی حالت میں فوت ہوا ہو۔

اس صورت میں ہر وہ آدمی جس کی مجلس حضور ﷺ کے ساتھ طویل ہوئی ہو یا معمولی سی ہوئی ہو وہ صحابی ہوگا۔اور وہ بھی صحابی ہوگا جس نے حضور ﷺ سے اس مجلس میں کچھ روایت کیا ہو یا نہ کیا ہو اور جو حضور ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور جس نے حضور ﷺ کو ایک مرتبہ دیکھا ہو اور مجلس میں بیٹھنا حاصل نہ ہوا ہو یا جس نے کسی عارضے کی وجہ سے حضور ﷺ کو نہ دیکھا ہو جیسے آنکھوں میں بینائی نہ ہو شرف صحابیت میں انسان اور جنات مرد اور عورتیں اور غلام اور آزاد سب داخل ہیں۔

اس اعتبار سے جو شخص حضور ﷺ کو حالت کفر میں ملا پھر حضور ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہوا یا جس شخص نے حضور ﷺ سے ملاقات کی تھی لیکن وہ اس وقت کسی اور شریعت پر ایمان رکھتا تھا جیسے یہودی یا عیسائی تھا تو وہ بھی صحابی نہیں ہوگا اور اس تعریف میں وہ آدمی بھی داخل نہیں ہوگا جو حضور ﷺ سے آپ ﷺ پر ایمان کی حالت میں ملا پھر مرتد ہوگیا اور مرتد ہونے کی حالت میں موت آئی۔

اور اس تعریف میں وہ لوگ بھی داخل نہیں ہوں گے جو حالت ایمان میں حضور ﷺ سے ملے اور پھر مرتد ہو گئے اور حضور ﷺ کی وفات سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔لیکن حضور ﷺ کی دوبارہ زیارت نصیب نہیں ہوئی جیسے اشعث بن قیس اور قرہ بن ھبیرہ یہ لوگ صحابہ نہیں ہوں گے یہی امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا مذہب ہے کیونکہ مرتد ہونے سے صحبت ہونے کی فضیلت اور اس کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

صحابہ کرامؓ اپنے شرف صحبت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے فضیلت رکھتے ہیں ان سب کا درجہ ایک جیسا نہیں ہے بلکہ بعض بعض سے افضل ہیں

جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

لَایَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اولٰئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وَاللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ(الحدید : ۱۰).

ترجمہ:تم میں سے کوئی اس کے برابر نہیں ہوسکتا جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا یہ ہیں کہ اللہ کے نزدیک جن کا بڑا درجہ ہے ان لوگوں پر جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور اللہ نے ہر ایک سے نیک جزاء کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ.(التوبۃ: ۱۰۰).

ترجمہ:اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔

اس بنیاد پر علماء کرام نے صحابہ کرامؓ کے کئی طبقات ذکر کئے ہیں اور ابن حبان اور حاکم نے بارہ طبقات ذکر کئے ہیں جیسا کہ ذیل میں ان کو درج کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلا درجہ ان صحابہ کرامؓ کا ہے جو مکہ میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔

دوسرا طبقہ دارالندوہ میں اسلام لانے والوں کا ہے۔

تیسرا درجہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے صحابہؓ کا ہے۔
چوتھا درجہ بیعت عَقبہ اولی کے صحابہؓ کا ہے۔
پانچواں درجہ بیعت عَقبہ ثانیہ کے صحابہؓ کا ہے اور ان میں اکثر انصار تھے۔
چھٹا درجہ ان مہاجرین کا ہے جو حضور ﷺ کی خدمت میں قباء مقام تک گئے اور استقبال کیا جبکہ ابھی حضور ﷺ مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوئے تھے اور مسجد نبوی کی تعمیر شروع نہیں ہوئی تھی۔
ساتواں درجہ اہل بدر کا ہے یعنی جو صحابہ کرامؓ جنگ بدر میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے ان کا ہے۔
آٹھواں درجہ ان مہاجرین صحابہؓ کا ہے جو بدر اور حدیبیہ کے زمانہ کے درمیان ہجرت کر کے مسلمان ہو کر آئے۔
نواں درجہ بیعت الرضوان میں شریک صحابہ کا ہے۔
گیارہواں درجہ فتح مکہ کے دن اسلام لانے والوں کا ہے۔
بارھواں درجہ ان حضرات صحابہ کرامؓ کا ہے جو فتح مکہ کے بعد قبائل سے اور دیہات سے آئے اور اسلام میں داخل ہوئے اور ان میں بچے اور وہ لڑکے شامل ہیں جنہوں نے آپؐ کو حجۃ الوداع کے موقع پر دیکھا تھا۔

حضرت محمدؐ اور دیگر انبیاء کے صحابہؓ کے درمیان فرق

حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ سب سے بہتر صحابہ تھے جنہوں نے قیمتی اور عمدہ آسائش اور آرام کی چیزوں کو آپؐ کے ساتھ عقیدت اور دین کی وجہ سے چھوڑ دیا اور ان حضرات کو حضور ﷺ کی محبت میں اہل، مال، اولاد اور نفس

کے قربان کرنے پر تیار کیا اگر ہم ان صحابہ کرامؓ اور سابقہ اصحاب رسل کا مقابلہ کر کے دیکھیں تو بہت دور کا فرق معلوم ہوگا۔

اور یہ فرق اس لئے ذکر کیا جارہا ہے کہ آگے حدیث میں آرہا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے خود اس چیز کو بیان کیا ہے۔

چنانچہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی مکمل طاقت اور بھرپور کوشش بنی اسرائیل کی تربیت میں خرچ کی تھی لیکن ان کے لئے ممکن نہ ہوسکا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے مقابلہ میں کسی ایک ہی سمت کا مقابلہ کرسکیں۔

غور کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کی طرف دیکھے جب حضرت موسیٰؑ نے ان حضرات سے کہا تھا

﴿......يَا قَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوْكًا وَآتَاكُمْ مَالَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ ،يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَاسِرِيْنَ، قَالُوْا يَامُوْسٰى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دَاخِلُوْنَ،قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غَالِبُوْنَ وَعَلَى اللهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ، قَالُوْا يَا مُوْسَى اِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا اَبَدًا مَا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ، قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ، قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَلَا

تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾. [المائدہ: ۲۰-۲۶].

ترجمہ: اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب کہ تم میں نبی پیدا کیے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ دیا جو جہان میں کسی کو نہ دیا تھا اے میری قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دی اور پیچھے نہ ہٹو ورنہ نقصان میں جا پڑو گے۔ انہوں نے کہا اے موسی بے شک وہاں ایک زبردست قوم ہے اور ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ وہاں سے نکل جائیں پھر اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم ضرور داخل ہوں گے۔ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے دو مردوں نے کہا جن پر اللہ کا فضل تھا کہ ان پر حملہ کر کے دروازہ میں گھس جاؤ پھر جب تم اس میں گھس جاؤ گے تو تم ہی غالب ہو گے اور اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم ایمان دار ہو کہا اے موسی ہم کبھی بھی وہاں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اس میں ہیں تُو اور تیرا رب جائے اور تم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں موسی نے کہا کہ اے میرے رب میرے اختیار میں تو سوائے میری جان اور میرے بھائی کے اور کوئی نہیں سو ہمارے درمیان اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔

ان کے مقابلہ میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو دیکھئے جب اچانک ان کے سامنے دشمن کے مقابلے کیلئے کہا گیا اور حضور ﷺ نے ان حضرات سے مشورہ لیا اور فرمایا اَشِيرُوا عَلَيَّ أَيُّهَا النَّاسُ. اے لوگو مجھے مشورہ دو۔

تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بہت اچھے انداز سے مشورہ دیا اور حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے تو انہوں نے بھی اچھے انداز سے بات کہی اس کے بعد مقداد بن عمروؓ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا یا

رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو فرمایا ہے آپ اس پر عمل کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں خدا کی قسم ہم آپ کو وہ جواب نہیں دیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ کو دیا تھا اور کہا تھا **اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ** آپ اور آپ کا رب دونوں چلے جائیں دونوں جا کے لڑیں ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔

لیکن ہم آپ سے عرض کریں گے **اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ** آپ اپنے رب کے ساتھ چلیں آپ بھی لڑیں اور ہم بھی آپ کے ساتھ مل کے لڑیں گے۔

پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے آپ ہمیں **بَرْكَ الْغِمادُ** تک بھی لے جائیں گے تو ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑیں گے یہاں تک کہ آپ وہاں پہنچ جائیں گے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا مجھے مشورہ دو۔

اس پر حضرت سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم شاید یارسول اللہ آپ ہمیں مراد لے رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا ہاں۔

تو حضرت سعد نے عرض کیا ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی تصدیق کی ہے اور ہم نے گواہی دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ سچ ہے اور ہم آپ کو اس پر پختہ میثاق دے چکے ہیں کہ ہم آپ کی فرمانبرداری کریں گے اور اطاعت کریں گے یا رسول اللہ آپ جو چاہتے ہیں آپ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آپ ہمیں سمندر کی طرف لے جائیں اور وہاں آپ اس میں چھلانگ لگائیں گے ہم بھی آپ کے ساتھ چھلانگ لگا دیں گے ہمارے پیچھے کوئی

ایک آدمی بھی نہیں رہے گا اور ہم اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ کل ہم آپ کے ساتھ اپنے دشمن سے لڑیں ہم جنگ میں صبر کرتے ہیں اور بہت اچھے طریقے سے لڑتے ہیں امید ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سے وہ عمل دکھائیں گے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ آپ ہمیں لے کر اللہ کی برکت کے ساتھ چل پڑیں۔ تو حضور ﷺ یہ سن کر خوش ہو گئے پھر فرمایا چلو بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کیا ہے اور خدا کی قسم میں ابھی دیکھ رہا ہوں دشمنوں کی جگہ کے گرنے کو۔

بلکہ حضرت عیسیٰؑ کے صحابہ کی طرف غور کر کے دیکھیں جن کے دلوں میں حضرت عیسیٰؑ نے محبت اور حسن معاملہ وغیرہ گاڑ دیا تھا لیکن وہ بھی اس سب کے باوجود اپنے نبی کی وہ قدر نہ کر سکے جس درجہ میں کرنی چاہئے تھی انہوں نے بھی اپنے نبیؑ سے پوچھا کہ اپنے رب کی قدرت کی ہمیں دلیل بیان کرو اور اپنی نبوت کے صدق کی دلیل بیان کریں جس کے متعلق قرآن کریم نے ذکر کیا۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يَاعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِيْنَ [المائدۃ ۱۱۲ : ۱۱۳].

ترجمہ: جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تیرا رب کر سکتا ہے کہ ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے اتارے، کہا اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس پر

گواہ ہیں۔

لیکن نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے ایک دن بھی آپؐ سے سوال نہیں کیا کہ ان کے لئے آپؐ نبوت کی صداقت بیان کریں اور اللہ کی قدرت کی دلیل بیان کریں بلکہ حضرات صحابہ کرامؓ اس کو بے ادبی خیال کرتے تھے اور بے وفائی سمجھتے تھے اس طرح سے دیگر انداز سے صحابہ کرامؓ کا سابقہ انبیاء علیہ السلام کے اصحاب کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکے۔

حضورؐ کے نزدیک صحابہ کرامؓ کی شان

حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اس درجہ میں رکھا ہے کہ امت سے صحابہ کرامؓ کی توقیر کا مطالبہ کیا ہے اور ان کی وہ تعریف بیان کی ہے جس کے وہ اہل تھے اور ان کے برا بھلا کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور ان سے مذاق کرنے کو منع کیا ہے اور جو شخص صحابہ کرامؓ پر کسی قسم کا طعن کرے گا وہ ناقص الایمان ہے اور ہو سکتا ہے کہ موت کے وقت اس کو ایمان بھی نصیب نہ ہو۔

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْاَنْفَقَ اَحَدُکُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَانَصِیْفَہٗ۔ [رواہ البخاری ومسلم و الترمذی وابو داود]

ترجمہ: میرے صحابہ کو گالیاں مت دو پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے پھر بھی ان صحابہ میں سے کسی ایک کے مد یا اس کے نصف صدقہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔

اس ارشاد میں دلیل ہے اس بات کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنے بلند مرتبے پر فائز تھے کہ اگر ان کے بعد کوئی شخص بہت بڑے پہاڑ جتنا بھی عمل کرلے تو اس کا عمل صحابہ کرامؓ کے کسی عمل کے برابر نہیں ہوسکتا کیوں کہ صحبت ایک ایسی نعمت ہے جس کے مقابلے میں کوئی نعمت نہیں آسکتی۔

اور بھی حضورﷺ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں

"اَللّٰہَ اللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَاتَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا بَعْدِی، فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ أَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ، وَمَنْ آذَاھُمْ فَقَدْ آذَانِیْ، وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰہَ وَمَنْ آذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَاْخُذَہٗ".

ترجمہ: میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا پس جو آدمی ان سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض کرے گا وہ میرے ساتھ عداوت کی وجہ سے بغض کرے گا اور جو شخص ان کو اذیت دے گا وہ مجھے اذیت دے گا اور جو مجھے اذیت دے گا وہ اللہ کو اذیت دے گا اور جو اللہ کو اذیت دے گا تو قریب ہے کہ خدا اس کو پکڑلے۔

یہ بہت سخت وعید ہے ان لوگوں کے لئے جو نبی کریمﷺ کے صحابہ کرامؓ کو اپنی سخت سست تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور ان کی تنقیص کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر اللہ کا ان پر غضب اترتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینے اور برا کہنے کا حکم

صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینا یا ان کی اہانت کرنا ایک گناہ کبیرہ ہے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں جب تم کسی کو دیکھو کہ حضور ﷺ کے صحابہ کا برائی کے ساتھ ذکر کر رہا ہے تو اس کے اسلام پر تہمت لگاؤ یعنی اس کے مسلمان ہونے میں شک کرو۔

امام اسحاق بن راھویہؒ فرماتے ہیں جو شخص نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کو گالیاں دے اس کو سزا دی جائے اور جیل میں بند کر دیا جائے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کو گالیاں دے اس کو قتل کیا جائے اور جو صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے اس کو سزا دی جائے۔

قاضی ابو یعلی فرماتے ہیں وہ مسئلہ جس پر فقہاء صحابہ کرامؓ کے گالیاں دینے کے متعلق متفق ہیں وہ یہ ہے کہ اگر وہ گالیاں دینے کو حلال سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے اور اگر حلال نہیں سمجھتا تو بدکار ہے۔

محدث ابوزرعہ رازیؒ فرماتے ہیں جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کی شان میں تنقیص کر رہا ہے تو جان لو کہ وہ بے دین ہے اور وہ اس لئے کہ رسول اللہ حق ہیں اور قرآن حق ہے اور جو کچھ حضور پاک ﷺ لائے ہیں وہ بھی حق ہے اور یہ سب کچھ ہم تک صحابہ کرامؓ نے پہنچایا ہے اور یہ بے دین لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے دین کے گواہوں پر جرح کریں تا کہ کتاب وسنت کو باطل کر دیں تو خود ان بے دینوں پر جرح کرنا اولیٰ ہے۔

حافظ ابن حجر ہیثمیؒ فرماتے ہیں جان لو وہ مسئلہ جس پر اہل سنت والجماعت کا

اعتقاد ہے وہ یہ ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ کا عدالت اور سچائی کے ساتھ تزکیہ کرے اور ان کو پاک اور صاف سمجھے ان پر طعن کرنے سے رکے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی آیات میں ان کی تعریف فرمائی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کنتم خیر امة اخرجت للناس

ترجمہ: تم سب امتوں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس امت کے تمام امتوں پر افضل ہونے کو ثابت کیا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی شہادت کی برابری کر سکے کیونکہ اللہ اپنے بندوں سے زیادہ واقف ہیں اور اس کو معلوم ہے کہ خوبی کے حامل کون لوگ ہیں اللہ کے سوا اس بات کو کوئی نہیں جانتا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق تمام امتوں سے بہتر امت کی گواہی دے دی ہے تو ہر ایک پر یہ اعتقاد رکھنا لازم ہے اور اس پر ایمان لانا بھی واجب ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس خبر کو جھٹلانے والا ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جس چیز کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے بیان کیا ہو اور اس میں کوئی شخص شک کرے تو اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ.

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں برگزیدہ امت بنایا تاکہ تم اور لوگوں پر گواہ ہو۔

اور صحابہ کرامؓ اس آیت میں اور اس سے پہلے والی آیت میں اصل مخاطب ہیں تو اب غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بالکل سچا اور نیک پیدا

کیا ہے تاکہ وہ قیامت کے دن باقی امتوں پر گواہ بن سکیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو غیر عادل اور غیر نیک لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کیسے گواہی دے سکتا ہے۔

علام ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک کو گالی دے یا آپؐ کے اہل بیت وغیرہ کو تو امام احمد بن حنبلؒ نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کو خوب سزا دینی چاہئے لیکن اس کے کفر اور قتل پر توقف اختیار کیا ہے امام احمدؒ کے بیٹے عبداللہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کو گالیاں دیتے ہیں تو فرمایا کہ میری رائے ہے کہ اس کو مارنا چاہئے میں نے پوچھا کہ کیا اس پر شرعی سزا مقرر ہے فرمایا کہ اس کو مارنا چاہئے میرا خیال یہ ہے کہ وہ اسلام پر نہیں ہے میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رافضی کون ہیں تو فرمایا وہ لوگ جو حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتے ہیں اور برا کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن میسرہؒ فرماتے ہیں میں نے عمر بن عبدالعزیزؒ کو کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے کسی انسان کو پٹوایا ہو سوائے اس شخص کو جس نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کو گالی دی تو آپ نے اس کو کوڑے مروائے تھے۔

(فائدہ) امام ابن عابدین شامی مصنف فتاویٰ شامی نے ایک کتاب اس موضوع پر لکھی ہے جو رسائل ابن عابدین میں موجود ہے۔ تفصیل کے لئے اس کو ملاحظہ فرمایا جائے۔

امداداللہ انور

الروضة المستطابة

فی

من دفن بالبقیع من الصحابة

مع اضافات کثیرہ

از

امداد اللہ انور

حصہ اول

جنت البقیع میں مدفون صحابہ کرامؓ

ماخوذ از

الروضة المستطابه
فیمن دفن بالبقیع من الصحابه

مع اضافات وترجمہ

مولانا امداد اللہ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چونکہ ہمارے سردار آقا جناب نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں مدفون ہیں اس لئے سب سے پہلے بطور تبرک کے جناب نبی کریم ﷺ کا یہاں مختصر تذکرہ مبارک ذکر کیا جاتا ہے۔

سید الانبیاء والمرسلین حضرت سیّدنا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤیّ بن غالب بن فہر۔

یہ فہر قریش ہیں اور یہی قریش بن مالک بن نظر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدّ بن عدنان ہیں۔ یہاں تک عرب کے انساب منتہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت عدنان سے اوپر ارم تک کوئی سند صحیح نہیں ہے۔ جس کی طرف رجوع کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مکہ معظّمہ میں اصحاب فیل کے سال میں ہوئی تھی (جس میں ہاتھی والے کعبہ پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے) اور یہ سوموار کا دن تھا۔ اور ماہ ربیع الاول کی بارہ راتیں گذر چکی تھیں۔ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے ابابیل پرندوں کو ہاتھی والوں پر مسلط کیا تھا۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی غار حراء میں اتری تھی بعد اس کے کہ آپ کی عمر تینتالیس سال پوری ہوگئی تھی۔

آپ مکہ میں دس سال رہے لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے رہے۔ پھر اللہ تعالی نے آپ کو مکہ سے مدینے کی طرف نکلنے کا حکم دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی آپ وہاں دس سال رہے ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو سوموار کے دن اللہ نے آپ کو وفات دی۔

آپ مدینہ طیبہ میں پورے دس سال رہے ہیں۔

آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بدھ کی رات کو دفن کیا گیا۔ جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ کی قبر اطہر میں حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت فضل بن عباس اور حضرت قثم بن عباس اور حضرت شقران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اترے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۱- حضرت سیدنا ابراہیمؓ بن سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آپؓ کی والدہ کا نام ماریہ قبطیہ ہے حضرت ابراہیم کی عمر اٹھارہ ماہ کو پہنچی تھی اور ۱۰ھ میں ربیع الاول کی دس راتیں گزر چکی تھیں کہ آپ کا انتقال ہو گیا اس وقت آپ عوالی مدینہ میں شیر خوار تھے۔

جب آپ کا انتقال ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اِبْـرَاهِيْمَ ابْنِىْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِى الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ ظِئْرَيْنِ يُكَمِّلَانِ رِضَاعَهٗ فِى الْجَنَّةِ.

ابراہیم میرا بیٹا ہے اور دودھ پینے کی حالت میں فوت ہوا ہے اور اس کی دو دودھ پلانے والی ہیں جو جنت میں اس کے دودھ پلانے کو مکمل کریں گی

اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند ج ۳ ص ۱۱۲ میں اور امام مسلم نے صحیح مسلم (ج ۴ ص ۱۸۰۸) میں روایت کیا ہے اس حدیث کو مکمل طور پر مسند احمد اور مسلم میں اس طرح سے روایت کیا گیا ہے۔

کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مارایت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان ابراهیم مُسْتَرْضِعًا له فی عوالی المدینة کان ینطلق ونحن معه فیدخل البیت وانه لیدُخَنُ وکان ظِئْرُهٗ قینًا فیاخذه فیقبله، ثم یرجع. قال عمرو: فلما توفی إبراهیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ان ابراهیم ابنی وانه مات فی الثدی وان له ظئرین

يكملان رضاعه في الجنة.

ترجمہ: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ بچوں پر مہربان ہو حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؓ عوالی مدینہ میں دودھ پیتے تھے اور حضورؐ ان کو دیکھنے کے لئے جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ جاتے تھے اور آپؐ گھر میں داخل ہوتے تو وہ کھانس رہا ہوتا اور ان کو دودھ پلانے والی عورت لونڈی تھی حضورؐ اپنے اس بچے کو اٹھا کر بوسہ دیتے تھے، چومتے تھے پھر واپس لوٹ آتے تھے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیمؓ کی وفات ہوئی تو حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ابراہیم میرا بیٹا ہے اور یہ دودھ پینے کی حالت میں فوت ہوا ہے اور اس کو دو، دودھ پلانے والی ہیں جو اس کے دودھ پینے کو جنت میں مکمل کریں گی۔

۲-حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

یہ خلفاء راشدین میں تیسرے درجہ کے خلیفہ ہیں فرشتے بھی آپؓ سے حیا کرتے تھے اور ان کے اتنے فضائل ہیں کہ ان کو جمع کرنا مشکل ہے۔ یہ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے تھے قریش خاندان سے ہیں اور اموی النسب ہیں۔ عشرہ مبشرہ جن کو حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی یہ ان میں سے تیسرے درجے کے ہیں اور ذوالنورین ان کا لقب ہے اس لئے کہ یکے بعد دیگرے ان کا حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکاح ہوا تھا۔ یہ دونوں حضورؐ کی صاحبزادیاں ہیں اور نیکی میں اور عبادت میں یہ مقام تھا کہ ساری ساری رات ایک ایک رکعت میں میں قرآن پاک کی تلاوت کر کے ختم کرتے تھے اور تہجد کے نوافل پڑھتے تھے۔

ان کو جمعہ کے دن اٹھارہ ذی الحجہ کو شہید کیا گیا جب کہ ان کی عمر بیاسی سال تھی اور شہادت ۳۵ھ میں ہوئی۔

اور مدت خلافت گیارہ دن کم بارہ سال ہے آپؓ کی اولاد میں نو لڑکے اور سات لڑکیاں ہوئیں آپؓ نے جیش عسرہ میں جنگی سامان دیا اور جیش عسرہ سے مراد غزوہ تبوک ہے آپ رضی اللہ عنہ کی نرینہ اولاد میں بیٹوں کے یہ نام ہیں۔

(۱)-عبداللہ جو اصغر کے نام سے معروف ہیں آپؓ کی والدہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ ہیں بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔

(۲)-عبداللہ الاکبر ان کی والدہ کا نام فاختہ بنت غزوان ہے۔

(۳)-عمرو یہ حضرت عثمانؓ کی اولاد میں سب سے زیادہ عمر والے ہیں

اور منیٰ میں فوت ہوئے تھے۔

(۴)-ابان یہ معرکہ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک رہے اور ان کی پھر پیچھے اولاد بھی ہوئی۔

(۵)-خالد

(۶)-عمر

ان چاروں کی والدہ کا نام بنت جندب بنت ازد ہے۔

(۷)-سعید

(۸)-الولید

ان دونوں کی والدہ کا نام فاطمہ بنت ولید ہے۔

(۹)-عبدالملک ان کی والدہ کا نام ام البنین بنت عیینہ بن حصین ہے یہ بھی بچپن میں فوت ہوگئے تھے تفصیل کے لئے دیکھو الریاض النضرة (ج۳ص ۱۳۲).

آپ ﷺ کی بیٹیاں سات تھیں اور ان کے نام یہ ہیں۔

۲-مریم یہ عمرو کی ماں شریک بہن ہے۔

۱-ام سعید یہ سعید کی ماں شریک بہن ہے۔

۳-عائشہ

۴-ام ابان

۵-ام عمروان سب کی ماں رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ ہیں۔

۶-مریم ان کی والدہ کا نام نائلہ بنت فرافصہ ہے۔

۷-ام البنین ان کی ماں ام ولد تھی۔ (الریاض النضرة ۱۳۲/۴).

جیش عسرہ کی تیاری کا واقعہ ترمذی شریف میں اور مسند احمد میں بھی موجود

ہے حضرت عبدالرحمٰن بن خبابؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ حضور ﷺ جیش عسرہ کیلئے لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے تو حضرت عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ایک سو اونٹ فی سبیل اللہ بار اور پالان سمیت میرے ذمہ ہوئے پھر حضورؐ نے اس جیش کے متعلق لوگوں کو ترغیب دی پھر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے عرض کیا کہ ایک سو اونٹ فی سبیل اللہ سامان اور پالان سمیت میرے ذمہ ہوئے پھر حضور ﷺ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی پھر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میرے ذمہ تین سو اونٹ فی سبیل اللہ بمع سامان کے ہوئے تو میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ منبر سے اترے اور یہ فرما رہے تھے "**ما علی عثمان ما عمل بعد هذه ما علی عثمان ما عمل بعد هذه**" عثمان کے ذمہ کوئی گناہ نہیں جو وہ اس عمل کے بعد کرے عثمان کو کوئی نقصان نہیں جو گناہ وہ اس عمل کے بعد کرے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار اس کے بعد سفر خرچ کے لئے لے آئے جو مسافروں کے لئے ضرورت ہوتی تھی پھر اس کے بعد سات سو اوقیہ وزن سونے کا بھی لے آئے خلاصہ یہ ہے کہ آپؓ نے پورے لشکر کا تمام خرچ پیش کیا اور بڑی فضیلت کے مستحق بنے۔

۳-حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ القرشی الزھری ابواسحاق

آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے ایک ہیں قدیم سے اسلام قبول کیا تھا اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ مستجاب الدعاء تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے قبولیت کیلئے ان الفاظ میں دعا فرمائی تھی۔ "اللھم اجب دعوۃ سعد اذا دعاک" اے اللہ سعد کی دعا کو قبول کرنا جب بھی وہ دعا کرے۔ یہ حدیث صحیح ہے اس کو ترمذی نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے قصر عقیق میں فوت ہوئے اور پھر ان کو جنت البقیع میں لا کر دفن کیا جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو آپؓ نے پرانا جبہ اون کا منگوایا اور فرمایا مجھے اس میں کفن دے دینا کیونکہ میں جنگ بدر میں اسی جبہ کو پہن کر مشرکین سے لڑا تھا اور اس کو میں نے اسی دن کے لئے چھپا کر رکھا ہوا تھا آپؓ کی وفات سن ۵۵ھ میں ہوئی اس وقت آپؓ کی عمر ۷۰ برس سے کچھ زیادہ تھی آپؓ کے سترہ لڑکے اور ۷ لڑکیاں تھیں۔

لڑکوں کے نام یہ ہیں:

۱-اسحاق اکبر

۲-عمر، ان کو مختار ثقفی نے قتل کیا تھا

۳-محمد، ان کو حجاج نے قتل کیا تھا دونوں کی والدہ قیس بنت معدی کرب

تھیں۔

۴-عامر جو آپ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔

۵-اسحاق الاصغر

۶-اسماعیل ان سب کی ماں ام عامر بنت عمرو ہیں۔

۷-ابراہیم

۸-موسی

۹-عبداللہ ان تینوں کی ماں خولہ بنت عمرو ہیں۔

۱۰-عبداللہ اصغر

۱۱-بجیر ان کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

۱۲-عمیر الاکبر

۱۳-عمیر الاصغر

۱۴-عمرو

۱۵-عمران

۱۶-صالح، ان کی ماں ظبیہ بنت عامر ہیں۔

۱۷-عثمان اور ان کی ماں ام حجیر ہیں۔(الریاض النضرة ۴/۱۱۴).

بیٹیوں کے نام یہ ہیں۔

۱-ام حکم کبری یہ اسحاق اکبر کی سگی بہن ہیں۔

۲-حفصہ

۳-ام القسم

۴-کلثوم اور یہ سب عمر اور محمد کی سگی بہنیں ہیں۔

۵-ام عمران یہ اسحاق اصغر کی سگی بہن ہیں۔

۶-ام الحکم صغری

۷-ام عمرو

۸-ہند

۹-ام زبیر

۱۰-ام موسی

۱۱-حمنہ یہ بجیر کی بہن ہیں۔

۱۲-حمنہ کبری

۱۳-ام عمر

۱۴-ام ابونا

۱۵-رملہ

۱۶-عمرہ،ان کی ماں عرب کی ایک لونڈی ہے۔

۱۷-عائشہ

تفصیل کیلئے دیکھو الریاض النضرة (۱۱۴/۱).المعارف لابن قتیبة (۲۴۳).

۴۔ حضرت سعید بن زید بن نفیل القرشی

عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جن کے لئے حضورؐ نے جنت کی بشارت سنائی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے محل میں وادی عقیق میں فوت ہوئے اور کندھوں پر ان کا جنازہ اٹھا کر جنت البقیع میں لایا گیا اور دفن کیا گیا اور ان کی وفات سن ۵۰ھ میں ہوئی جب کہ عمر ۷۰ سال سے زائد تھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ رضی اللہ عنہ کو غسل دیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی جنازہ کی نماز پڑھائی اور قبر میں بھی آپ رضی اللہ عنہ نے ہی اتارا تھا۔

آپؓ بھی مستجاب الدعاء تھے اور ان کی دعا کا ایک قصہ کتب حدیث میں مشہور ہے وہ یہ ہے کہ اروٰی نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے ان کے کسی گھر میں جھگڑا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس گھر کو اور اس عورت کو یہیں چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا من اخذ شبرًا من الارض بغیر حق طوقہ فی سبع ارضین یوم القیامة:

ترجمہ۔ جس نے زمین کی ایک بالشت بھی ناحق طور پر کسی کی دبائی تو اللہ قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنائیں گے۔ اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کی قبر اس کے گھر میں ہی بنا دے حضرت محمد بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو دیکھا کہ یہ اندھی ہو گئی تھی اور دیواریں ٹٹولتی تھی اور کہتی تھی مجھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی بد دعا لگ گئی پس اس حالت میں گھر میں چل رہی تھی کہ یہ گھر کے ایک کنویں کے پاس سے گزری تو اس میں گر گئی تو یہ کنواں اس کی قبر بن گیا اور یہ واقعہ مسلم شریف

کتاب المساقاۃ باب تحریم الظلم وغصب الارض وغیرھا میں (ج ۳/ حدیث نمبر ۱۲۳۱) اور الریاض النضرۃ میں (ج ۴/ ۱۲۱) میں روایت کیا گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کے تیرہ بیٹے تھے اور اٹھارہ بیٹیاں تھیں بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱-عبداللہ اکبر
۲-عبداللہ اصغر
۳-ابراہیم اکبر
۴-ابراہیم اصغر
۵-عمر اکبر
۶-عمر اصغر
۷-اسود
۸-طلحہ
۹-محمد
۱۰-خالد
۱۱-زید
۱۲-عبدالرحمٰن اکبر
۱۳-عبدالرحمٰن اصغر

اور بیٹیوں کے نام یہ ہیں،
۱-ام الحسن الکبریٰ
۲-ام الحسن الصغریٰ
۳-ام حبیب الکبریٰ
۴-ام حبیب الصغریٰ

۵-ام زید الکبری
۶-ام زید الصغر ی
۷-عائشہ
۸-عاتکہ
۹-حفصہ
۱۰-زینب
۱۱-ام سلمہ
۱۲-ام موسیٰ
۱۳-ام سعید
۱۴-ام النعمان
۱۵-ام خالد
۱۶-رَجلہ
۱۷-ام عبد الحولاء
۱۸-ام صالح
الریاض النضرة (۴/ ۱۲۳، ۱۲۴۰)۔

۵-حضرت عبدالرحمٰن بن عوف القرشی الزھری، ابومحمدؓ

یہ ابتدائی مہاجرین میں سے ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جنگ بدر میں شریک ہوئے اور حضورؐ نے سفر میں ان کے پیچھے نماز پڑھی تھی تین ہزار غلام آزاد کئے تھے اور کثرت سے صدقہ کرتے تھے۔

۳۱ھ میں فوت ہوئے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۵ سال تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں جنازہ پڑھانے کی وصیت فرمائی تھی آپ رضی اللہ عنہ کے بیس لڑکے اور آٹھ بیٹیاں تھیں۔

(حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کاتب وحی بھی تھے)۔

تلقیح فھوم اھل الاثر ص (۱۵۷) سیر اعلام النبلاء (۹۲-۶۸/۱). صفۃ الصفوۃ (۱ / ۳۴۹) والاستیعاب (۹۲۵/۳).

٦-حضرت عباس بن عبدالمطلب ابو الفضل رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا

آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت مدد کرتے تھے جناب ابو طالب کی وفات کے بعد۔ اور آپ کی آواز بہت اونچی تھی آٹھ میل تک سنائی دیتی تھی اور دس بیٹے تھے تین بیٹیاں تھیں۔

جمعہ کے دن وفات پائی رجب کی بارھویں تاریخ کی رات میں۔ عمر ۸۸ سال تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ بن عباسؓ نے قبر میں اتارا۔

۷۔ حضرت عثمان بن مظعون القرشی ابوسائب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ بھی مہاجرین اولین میں سے ہیں جنگ بدر میں شہید ہوئے اور مہاجرین میں سے پہلے وہ شخص ہیں جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور سب سے پہلے شخص ہیں جو جنت البقیع میں دفن ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قبل الاسلام زمانہ جہالت میں بھی اپنے اوپر شراب کو حرام قرار دے دیا تھا آپ رضی اللہ عنہ حضورؐ کے رضاعی بھائی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو وفات کے بعد بوسہ دیا ہے جب کہ آپؐ کے آنسو مبارک حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے رخسار پر گر رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ جنگ بدر سے واپسی کے بعد سن دو ہجری میں فوت ہوئے۔

۸۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود الھذلی، ابوعبدالرحمٰن

قدیم سے اسلام لائے تھے حضرت عمرؓ سے بھی کچھ عرصہ پہلے بلکہ چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والے یہی صحابی تھے جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جن حضرات صحابہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی آپؓ بھی ان کے ساتھ تھے پھر مدینہ طیبہ کی طرف بھی ہجرت کی اور دونوں قبلوں کی طرف آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ بیت المقدس کی طرف بھی اور کعبہ شریف کی طرف بھی اور یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مشہور رتھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے مسواک کے بھی نعلین مبارک کے بھی اور سفر میں آپ کے وضو کے پانی کا انتظام آپؓ کے ذمہ تھا، اور حضورؐ نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

رضیت لامتی مارَضِیَ لها ابن امِّ عبد وسَخِطتُ لها مَا سخط لها ابن أمِّ عبد.

(ترجمہ): میں اپنی امت کے لئے اس چیز کے لئے راضی ہوں جس کو ابن ام عبد پسند کریں اور اپنی امت کے لئے اس چیز پر ناراض ہوں جس سے ابن ام عبد ناراض ہوں۔

ابن ام عبد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے اس حدیث سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی ہیں اور الحمد للہ فقہ حنفی کے مسائل کی اساس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فقہی اجتہادات ہیں اور فقہ حنفی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہی حضورؐ تک پہنچتی ہے۔ آپ

۳۲ھ میں فوت ہوئے تھے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ساٹھ سال سے زائد تھی۔ ابن جوزی نے آپ کی عمر تریسٹھ سال لکھی ہے۔

۹۔ حضرت حسن بن علیؓ حضورؐ کے نواسے

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ ہیں آپ رضی اللہ عنہ نصف رمضان میں ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اور حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کا ایک دنبہ کے ساتھ عقیقہ کیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا سر منڈوایا تھا اور سر کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کی تھی اور حضرت حسنؓ نے خلافت کو چھوڑ دیا تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے تخت خلافت سے اتر گئے تھے تاکہ مسلمانوں کی آپس میں خوں ریزی نہ ہو حضور ﷺ کے آپ رضی اللہ عنہ زیادہ مشابہ تھے باقی لوگوں کے حساب سے۔

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھاتے تھے جب حسن کم عمر تھے اور اٹھا کر راستے پر چلے جاتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے۔

بابی شبیہ بالنبی -لست شبیھًا بعلی:

(ترجمہ)۔ میرا باپ قربان ہو تم نبی کے مشابہ ہو تم علی کے مشابہ نہیں ہو (شکل میں)۔

آپ کو ۴۹ھ میں زہر دیا گیا تھا اور ۴۹ھ میں زہر کے اثر سے فوت ہوئے جب کہ آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۴۶ سال تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل مشہور و معروف ہیں

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیقؓ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ طائف میں شریک ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر لگا جس کی وجہ سے زخم بڑھ گیا اور آرام نہ آسکا اور اسی تکلیف میں آپ فوت ہوگئے۔ ۱۱ھ شوال میں اپنے والد کے خلافت کے پہلے سال میں انتقال فرمایا اور بہت قدیم الاسلام ہیں آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ آپ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو قبر میں اتارا حضرت عبدالرحمٰن حضرت عبداللہ کے بھائی ہیں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں رضی اللہ عنہما۔

۱۱- حضرت ابی بن کعب انصاری ابوالمنذر رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قرآن پاک کے سب سے بڑے قاری تھے جیسے حضورؐ نے اس کے متعلق اشارہ کیا آپؐ کا ارشاد ہے (اقرؤھم ابیٌّ بن کعب) صحابہ میں سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے

امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔

اِنَّ اللہ اَمَرَنِیْ ان اقرأَ عَلَیکَ القرآن.

(ترجمہ): مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھ کر کے سناؤں۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تم ''لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا'' پڑھ کر سناؤں تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے فرمایا ہاں تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ خوشی سے رو پڑے اور یہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی منقبت ہے جو صحابہ کرامؓ میں اور کسی کے لئے معروف نہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ۱۹ھ میں فوت ہوئے۔

۱۲۔ حضرت اسید بن حضیر انصاریؓ

آپ ؓ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور رسب سے بہترین خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ آپ ؓ کی بہت تکریم کرتے تھے اور آپ ؓ کے مقابلے میں کسی کو فوقیت نہیں دیتے تھے۔

آپ ۲۰ھ میں فوت ہوئے آپ ؓ کے جنازے کی چار پائی حضرت عمر ؓ نے اٹھائی تھی حتی کہ آپ ؓ کو جنت البقیع تک اٹھا کر لے گئے اور ان کا جنازہ بھی خود پڑھایا اور حضرت اسید ؓ نے حضرت عمر ؓ کو اپنے قرضے کی وصیت بھی کی تھی تو حضرت عمر ؓ نے آپ ؓ کا قرضہ کھجور کے درخت بیچ کرادا کیا تھا آپ ؓ کے قرضے کی مقدار چار ہزار دینار تھی۔

۱۳- حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ ابو محمد الحِبُّ بن الحب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام برکت، ام ایمن کنیت ہے حبشی خاتون تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں ۵۸ھ مقام جرف میں فوت ہوئے مدینہ طیبہ لائے گئے اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اُسَامَةَ لَأَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ، وَاِنِّیْ لَأَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ صَالِحِیْکُمْ، فَاسْتَوْصُوْا بِهٖ خَیْرًا.

(ترجمہ): اسامہ مجھے سب لوگوں سے محبوب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہوگا اور تم ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ اختیار کرنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو بیت المال سے جو وظیفہ دیتے تھے وہ اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حبیب کو مقدم رکھوں گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ کو پانچ ہزار درھم دیتے تھے اور اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دو ہزار درھم دیتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے مجھ پر اسامہ کو فضیلت دی ہے حالانکہ میں ایسے ایسے مقامات میں جنگوں میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہا ہوں کہ وہاں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ شریک نہیں ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس لئے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ محبوب تھے اور ان کے والد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے۔ (الاستیعاب ۱/۷۶).

۱۴- حضرت اوس بن ثابت بن المنذر الانصاری حضورؐ کے شاعر حضرت حسان کے بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔ آپؓ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے۔[الاستیعاب ۱/۱۱۷]

(فائدہ) درست بات یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ تمام جنگوں میں شریک نہیں ہوئے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اور خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وفات کا قول سوائے واقدی کے اور کسی نے نہیں کیا۔ جیسا کہ اس کی طرف امام ابن سید الناس نے اشارہ کیا ہے لیکن امام ابن عبدالبرؒ نے ان شہداء صحابہ میں آپ رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور اسی قول کو راجح قرار دیا ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھو الدرر فی اختصار المغازی والسیر لابن عبدالبر (۱۵۵) باب تسمیة من استشهد من الانصار یوم أحد.

۱۵-اوس بن خولی بن عبداللہ انصاری

حضور ﷺ نے ان کے اور شجاع بن وھب الاسدی رضی اللہ عنہ کے درمیان مؤاخات قائم کی تھی۔ جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے غسل دینے کا ارادہ کرتے تھے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے تو انہوں نے دروازے پر آواز دی اللہ اللہ ہم حضور ﷺ کے ماموں کا قبیلہ ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم جمع ہوجائیں تو ان کے لئے کہا گیا کہ تم میں سے کوئی ایک آدمی شریک ہوجائے سب انصار اس پر متفق ہوئے کہ حضرت اوس بن خولی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کے غسل میں شریک کیا جائے چنانچہ حضرت اوسؓ حضورؐ کے پاس حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کے غسل میں شریک ہوئے اور آپ ﷺ کے دفن میں بھی شریک ہوئے۔ حضرت اوسؓ غزدہ بدر میں شریک ہوئے اور باقی تمام جنگوں میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک رہے آپ رضی اللہ عنہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فوت ہوئے۔

۱۶-حضرت اسعد بن زرارہ انصاری، ابوامامہ رضی اللہ عنہ

آپ بیعت عقبہ اولی میں شریک ہوئے جب کہ یہ بیعت چھ افراد پر مشتمل تھی یا سات پر اور عقبہ ثانیہ کی بیعت میں بھی شریک ہوئے جب کہ اس وقت ان افراد کی تعداد بارہ تھی اور عقبہ ثالثہ میں بھی آپ رضی اللہ عنہ شریک ہوئے جب ان کی تعداد ستر تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ میں جب ان کے افراد تین تھے اور بارہ تھے ان حضرات میں ذمہ دار رہنما تھے۔

آپ غزوہ بدر سے پہلے ۲ھ میں فوت ہوئے تھے عقبہ اولی میں شریک ہونے والے چھ صحابہ کے نام یہ ہیں۔

۱-اسعد بن زرارہ

۲-عوف بن الحارث بن رفاعہ

۳-رافع بن مالک بن عجلان

۴-قطبہ بن عامر بن حدیدہ

۵-عقبہ بن عامر بن نابی

۶-جابر بن عبداللہ بن رئاب رضی اللہ عنہ

(الدرر فی اختصار المغازی والسیر ۶۷).

اور بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہونے والے بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان میں سے پانچ تو عقبہ اولی والے تھے جن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ شامل نہیں تھے اور باقی سات کے نام یہ ہیں۔

۱-معاذ بن حارث بن رفاعہ

۲-ذکوان بن عبد قیس الزرقی

۳-عبادہ بن صامت

۴-یزید بن ثعلبہ البلسوی

۵-عباس بن عبادہ بن نضلہ

۶-ابوالھیثم بن التیہان

۷-عویم بن ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم

اور عقبہ ثالثہ میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جن کے نام الدرر لابن عبدالبر (۷۲ ۷۳۰، ۷۴) اور سیرت ابن ھشام (۹۷/۲) ابن حزم (۱۶۷/۱) والبدایۃ والنھایۃ لابن کثیر (۱۶۶/۳) میں مذکور ہے۔

۱۷- حضرت ارقم بن ابی الارقم عبد مناف القرشی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ ساتویں نمبر پر اسلام لائے حضور ﷺ آپ کے گھر میں چھپ کر لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیتے تھے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے مہاجرین اولین میں سے ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کی وفات اس دن ہوئی جس دن سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا گھر صفا پہاڑی پر تھا آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت اسلام لائی جن کی تعداد چالیس تک پہنچتی ہے ان میں اخیر میں اسلام لانے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں اس کے بعد دعوت چھپ کر نہیں ہوئی بلکہ سر عام ہوتی تھی اور اس کا واقعہ مشہور ہے۔

۱۸-حضرت جابر بن عبداللہ ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ

آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ شریک ہوئے جبکہ آپ کی عمر چھوٹی سی تھی اور تمام جنگوں میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے سوائے غزوہ بدر کے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت سے احادیث روایت کی ہیں اخیر عمر میں آپ رضی اللہ عنہ کی بینائی چلی گئی۔آپ رضی اللہ عنہ عالم بھی تھے، فقیہ بھی تھے ،حافظ بھی تھے، محدث بھی تھے اور اپنے زمانہ میں مدینہ طیبہ کے مفتی بھی تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت میں اختلاف ہے اکثر حضرات علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ ہے آپ سن ۷۴ھ میں فوت ہوئے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۰ سال سے زائد تھی۔اور آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت ابان نے پڑھایا تھا جبکہ وہ مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔

۱۹-حضرت جبار بن صخر الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ ان ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ کی رات میں شریک ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے اور اس کے بعد کے تمام جہادی معرکوں میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے خلافت عثمانیہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۳۰ھ میں انتقال فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی حضرت مقدار بن اسود کے ساتھ مؤاخات فرمائی آپ سے حضرت شرحبیل بن سعد روایت کرتے ہیں۔

۲۰۔ حضرت جبیر بن مطعم القرشی ابو محمدؓ

آپ علماءِ قریش میں سے تھے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ طیبہ میں شال اوڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ علم انساب کے عالم تھے کنیت ابو نافع تھی ان سے ساٹھ حدیثیں صحاح ستہ میں مروی ہیں ان میں سے بخاری و مسلم نے آپ کی چھ روایتوں کی تخریج پر اتفاق کیا ہے اور ہر ایک نے ایک ایک حدیث ایسی بیان کی ہے جو دوسرے نے بیان نہیں کی۔

۵۷ھ میں حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا اور کاشف (۱۸۰/۱) میں علامہ ذھبی نے لکھا کہ آپ ۵۹ھ میں فوت ہوئے اور تقریب التھذیب میں ۵۸ھ یا ۵۹ھ ہے۔

۲۱- حضرت حارث بن خزیمہ ابوبشرؓ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں اور بعد کے غزوات میں حضوؐر کے ساتھ شریک رہے آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ۴۵ھ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے شروع میں انتقال فرمایا آپ کی عمر ۶۷ سال تھی۔(اعمار الاعیان ص ۴۵).

۲۲۔ حضرت حکیم بن حزام بن خویلدؓ حضورؐ کی پہلی اہلیہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بھتیجے

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی حالت حمل میں کعبہ شریف میں داخل ہوئیں وہیں آپ کو دردزہ ہوا اور کعبہ ہی میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جاہلیت کے زمانہ میں بھی ساٹھ سال عمر کے گزارے اور اسلام لانے کے بعد بھی ساٹھ سال عمر کے گزارے اس طرح سے آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ایک سو بیس سال بنتی ہے اور جاہلیت کے زمانہ میں یعنی قبل از اسلام بھی آپ اچھے کام کرتے تھے اور اسلام لانے کے بعد بھی اچھے کام کرتے رہے۔ آپ حج کے موقع پر عرفات میں جب پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کے سو غلام تھے جنہوں نے چاندی کے طوق پہنے ہوئے تھے جن پر یہ لکھا ہوا تھا۔ عتقاءُ اللہ عن حکیم بن حزام۔ یہ حکیم بن حزام کی طرف سے اللہ کے لئے آزاد ہیں۔ اس دن آپ نے ایک ہزار بکریاں قربان کی تھیں آپ رضی اللہ عنہ بہت سخی تھے آپ کا یہ قصہ استیعاب (۳۶۴/۱) اور سیر اعلام النبلاء (۴۷/۳) پر موجود ہے آپ عقلاء قریش اور شرفاء قریش میں سے تھے اور انساب کے بہت بڑے عالم تھے ۵۴ھ میں وفات پائی اور بعض علماء کہتے ہیں کہ ۵۴ھ کے بعد وفات ہوئی ہے۔ بہر حال اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ۱۲۰ سال کی عمر میں ہوئی اخیر عمر میں موت سے کچھ پہلے آپ رضی اللہ عنہ کی نگاہ ختم ہوگئی تھی۔

۲۳۔حضرت حسان بن ثابت انصاری ابوالولیدؓ شاعر رسول اللہ

آپ کا کامل نام حسان بن ثابت بن منذر بن حرام انصاری ہے کافر جو حضور ﷺ کی ہجو کرتے تھے آپ رضی اللہ عنہ اشعار میں ان کی ہجو کا دفاع کرتے تھے حضورؐ نے اسی موقع پر فرمایا:

یا حسان اجب عن رسول اللہ اللھم ایدہ بروح القدس،

اے حسان اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو اے اللہ اس کی روح القدس کے ساتھ تائید فرما۔

آپ رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں بھی ساٹھ سال عمر کے گزارے اور زمانہ اسلام میں بھی ساٹھ سال عمر کے گزارے آپ رضی اللہ عنہ کی عمر بھی ۱۲۰ سال ہوئی اسی طرح سے آپ رضی اللہ عنہ کے باپ کی عمر بھی ایک سو بیس سال ہوئی اور آپ کے دادا کی عمر بھی ۱۲۰ سال ہوئی اور پڑدادا کی عمر بھی ۱۲۰ سال ہوئی۔ اور نسلوں میں یہ معلوم نہیں ہوا کہ چار نسلوں تک سب کی عمریں ایک سو بیس سال ہوئی ہوں سوائے ان چار حضرات کے۔

آپ ۵۴ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں فوت ہوئے۔

۲۴- حضرت حجاج بن علاط السلمی ابو محمدؓ

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو کلاب ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو محمد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو عبداللہ ہے۔ آپ اھل مدینہ میں سے شمار ہوتے ہیں مدینہ طیبہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے رہائش کی تھی اور وہیں ایک گھر اور مسجد بنائی تھی جو آپ رضی اللہ عنہ کے نام سے معروف ہے۔

مؤرخین نے آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا قصہ اس طرح سے بیان کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے جب رات ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ ایک خوف ناک وادی میں پہنچ چکے تھے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو کلاب کھڑے ہو جاؤ اور اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے امان طلب کرو تو حضرت حجاج بن علاط کھڑے ہوئے اور ان کے اردگرد چکر لگایا اور یہ شعر کہا:

اعیذ نفسی واعیذ صحبی　　من کل جنی بھذا النقب

حتی اؤوب سالمًا ورکبی

ترجمہ: میں اپنے آپ کو بھی پناہ میں دیتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کو بھی ہر جن سے اس طرح حتی کہ میں صحیح سالم لوٹ جاؤں اور میری جماعت۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تو ایک کہنے والے سے یہ سنا جو یہ آیت پڑھ رہا تھا۔

یَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَاتَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ

(الرحمن: ۳۳).

(ترجمہ):اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ تم بغیر زور کے نہ نکل سکو گے (اور وہ ہے نہیں)۔

پھر جب آپ رضی اللہ عنہ مکہ شریف پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سنایا اور آخر میں یہ آیت بھی سنائی کہ اس طرح سے مجھے ندا دی گئی تو قریشیوں (کفار) نے کہا اے ابو کلاب خدا کی قسم تو بے دین ہو گیا ہے یہ جو تو نے کلام سنایا ہے محمد کہتا ہے کہ یہ اس پر نازل ہوا ہے حضرت حجاج بن علاط ابو کلاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم یہ کلام میں نے بھی سنا ہے اور یہ جو میرے ساتھ سات ساتھی تھے انہوں نے بھی سنا ہے اس کے بعد حضرت حجاج رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور اچھے طریقے سے اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے رخصت دی تھی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہل مکہ کے نزدیک جو چاہیں کہہ سکتے ہیں اپنے مال اور اپنی اولاد کی حفاظت کے لئے یہاں تک کہ جب انہوں نے اس طریقے سے اپنے مال کو جمع کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہ مکہ سے نکل کر ہجرت کر گئے۔

الاستیعاب (۱/۳۲۵).

۲۵- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اللخمی ابو عبد اللہؓ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں اور حدیبیہ کے مقام میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک تھے حدیبیہ سے مراد بیعت رضوان ہے اور ۳۰ھ میں انتقال فرمایا جب کہ عمر ۶۵ سال تھی اعمار الاعیان لابن جوزی (۴۴). اور آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اسی سے علماء نے استدلال کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ایمان کی گواہی دی چنانچہ ارشاد فرمایا۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ (الممتحنة: ۱).

ترجمہ: اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اور واقعہ اس کا یہ ہوا کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے مکہ والوں کی طرف خفیہ طور پر یہ اطلاع بھجوائی تھی جب کہ حضور ﷺ مکہ کی طرف فتح مکہ کے لئے نکلنا چاہ رہے تھے۔ حضرت حاطبؓ نے حضور ﷺ کے کچھ بعض ارادے کیف اطلاع بھجوا دی کہ آپ ان کے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں اور یہ اطلاع ایک عورت کے ہاتھ بھیجی تو حضرت جبرائیلؑ حضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور اس واقعہ کی اطلاع فرمائی تو حضور ﷺ نے اس عورت کی تلاشی میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا تو ان دونوں حضرات نے اس عورت کو پکڑا اور وہ خط وصول

کرلیا پھر حضور ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے عذر پیش کیا اور کہا کہ میں نے اپنے دین سے پھرنے کی وجہ سے ایسا نہیں کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو ابھی گزری ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ میں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو قتل کردوں تو ان کو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "انه شهد بدرًا" یہ وہ ہے جس نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مقبول الاسلام ہیں اور صحیح الاسلام ہیں صحابی ہیں اور ان کا قتل جائز نہیں ہے۔ سیر اعلام النبلاء (۲ /۴۵). مستدرک حاکم (۳/۳۰۰) والاستیعاب (۱/۳۱۲).

۲۶- حضرت حویطب بن عبد العزی القرشیؓ

آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے جب اسلام قبول کیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۰ سال تھی آپ رضی اللہ عنہ غزوہ حنین میں بھی شریک ہوئے اور غزوہ طائف میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو جناب نبی کریمؐ نے غزوہ حنین کے مال غنیمت میں سے سو اونٹ دیئے تھے آپ رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ میں فوت ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ (اعمار الاعیان لابن جوزی (۹۵).

آپ کو ایک دن مروان بن حکم نے کہا اے بڈھے تو دیر سے اسلام لایا حتی کہ چھوٹی چھوٹی عمر کے لڑکے تجھ سے اسلام لانے میں سبقت لے گئے تو حضرت حویطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مدد اللہ کے پاس ہے باقی میں نے کئی دفعہ اسلام لانے کا ارادہ کیا لیکن ہر دفعہ تیرا باپ مجھے اسلام لانے سے روکتا رہا۔ کہتا تھا کہ تو اپنے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دے گا ایسے دین کے لئے جو نیا پیدا شدہ ہے تو اس کا پیروکار بنے گا تو یہ جواب سن کر مروان دم بخود رہ گیا اور شرمندہ ہوا اس پر پھر حضرت حویطب نے فرمایا تجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نہیں بتایا تھا کہ جب تیرا باپ اسلام لایا تو اس نے حضرت عثمان پر کیا ستم ڈھائے تھے اس پر مروان کو اور زیادہ غم لاحق ہوا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حویطب بن عبد العزیؓ اسلام لانے میں بہترین تھے ۔ سیر اعلام النبلاء (۲/ ۵۴۰) تہذیب الکمال (۷/ ۱۷۰) الاستیعاب (۱/ ۳۹۹).

۲۷۔ حضرت خباب مولیٰ عتبہ بن غزوان ابو یحییٰ رضی اللہ عنہم

آپ ۱۳ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے آپ رضی اللہ عنہ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے جب آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے تو آپ کی عمر ۵۰ سال تھی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ الاستیعاب (۴۳۹/۲)۔

۲۸-حضرت خُاف بن ایمن الغفاریؓ

آپ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے باپ دادا سب صحابی ہیں آپ رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ میں بھی شریک ہوئے اور بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے اشارہ فرمایا ہے۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْیُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (الفتح:۱۸)

ترجمہ: بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔

حضرت خفاف رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے آپ رضی اللہ عنہ بنوغفار کے امام بھی تھے اور ان کے خطیب بھی تھے۔

۲۹-حضرت خویلد بن عمرو ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ

آپ اپنی کنیت ابو شریح کے ساتھ مشہور ہیں آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور ۶۸ھ میں انتقال فرمایا۔ الاستیعاب (۲/۲۵۵)۔

۳۰۔ حضرت خوات بن جبیر ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانباز شاہسوار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے آپ رضی اللہ عنہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے ۴۰ ھ میں فوت ہوئے اور عمر ۹۴ سال ہوئی آپ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی کا نام عبداللہ بن جبیر ہے اور ابن اسحاق نے اپنی مغازی میں لکھا ہے کہ حضرت خوات بدر میں شریک نہیں ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں شریک صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے لئے بھی حصہ نکالا تھا۔

سیر اعلام النبلاء (۳۲۹/۲) تهذیب الکمال (۳۴۷/۸) والاستیعاب (۴۵۵/۲). وانظر الدرر فی اختصار المغازی والسیر لابن عبدالبر فصل فیمن شهد بدرًا.

۳۱- حضرت زید بن خالد الجہنی ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن قبیلہ جہینہ کے علم بردار تھے سن ۶۸ھ میں فوت ہوئے اور عمر ۸۵ سال ہوئی آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت میں مؤرخین نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن ہے اور بعض ابو طلحہ اور بعض ابو زرعہ کہتے ہیں۔

اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کی وفات میں بھی اختلاف ہے بعض حضرات ۶۸ھ بتاتے ہیں جب کہ آپ کی عمر ۸۵ سال تھی اور بعض کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ مصر میں فوت ہوئے ۵۰ھ میں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے اخیر میں کوفہ میں انتقال فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم الاستیعاب (۵۴۹/۲).

۳۲- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو غزوہ خندق میں ابن عرقہ نے تیر مارا تھا جس سے آپ شدید زخمی ہوئے جس سے آپ رضی اللہ عنہ ایک مہینہ زندہ رہے پھر آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تھی۔ جب ابن عرقہ نے تیر مارا تھا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خطاب کر کے کہا یہ لو مجھے جان لو میں ابن عرقہ ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عرق الله وجهه في النار" اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو بھی دوزخ میں اسی طرح نچوڑ دیں گے۔ الاستیعاب (۱/ ۳۰۲).

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے اللہ کا عرش بھی کانپ گیا تھا اور آپ کی یہ وفات ۵ھ میں ہوئی آپ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت فرمائی اور یہ وہ فرشتے تھے جو اس سے پہلے زمین پر نہیں اترے تھے۔ (مسلم شریف کتاب فضائل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ۱۹۱۵)۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عقبہ اولی اور عقبہ ثانیہ کے درمیان حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا آپ رضی اللہ عنہ قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ بلکہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تین صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے جو حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میں نے یقین کرلیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب بھی میں کسی نماز میں ہوتا ہوں تو میں اپنے نفس کو نماز کے علاوہ کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں کرتا جب تک میں اس نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا۔

تیسری خوبی یہ بیان فرمائی کہ جس جنازے میں ہوتا ہوں تو میں جو دعا کر رہا ہوتا ہوں اس کے خلاف میں اپنی توجہ کو تقسیم نہیں کرتا حتی کہ میں اس سے سلام پھیرتا ہوں۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ خصلتیں ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ کسی میں نہیں پائی جاسکتیں مگر کسی نبی میں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۳۷ سال تھی یہ ابن عرقہ جو قاتل ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا اس کا نام حبان بن عبد مناف بن منقذ ہے اور یہ اپنی ماں قلابہ بنت سعید بن سہم کی طرف منسوب ہے جس کو لوگ عرقہ کہتے تھے۔ صاف ستھرا ہونے اور خوشبو لگانے کی وجہ سے۔

اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے عرش کانپ جانے کے متعلق جو آیا ہے مسلم شریف کتاب فضائل الصحابۃ میں باب فضل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (ج ۴ حدیث نمبر ۱۹۱۵) میں مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "**اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ**" رحمٰن کا عرش حضرت سعد بن معاذ کی موت سے کانپ گیا ہے۔

تشریح: علماء کرام نے اس حدیث کی تشریح میں اختلاف کیا ہے ایک جماعت اس کو ظاہر معنی پر محمول کرتی ہے اور کہتی ہے کہ عرش کا کانپنا یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روح کے آنے کی خوشی میں تھا اور عرش کو بھی اس کی تمیز حاصل ہے اس تمیز میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوسکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وان منها لما يهبط من خشية الله** بعض پتھر ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ جمادات میں بھی شعور ہے یہ تشریح تو ظاہر حدیث کے مطابق ہے اور یہی مختار ہے۔

اور دوسرے علماء یہ فرماتے ہیں کہ عرش کے کانپنے کا مطلب یہ ہے کہ عرش اٹھانے والے کانپ گئے اور عرش اٹھانے والے فرشتے ہی تھے یہاں اهتزاز العرش میں مراد اهتزاز اهل العرش ہے اور اهل کا لفظ محذوف ہے اور یہ کانپنا بطور خوش خبری اور قبول کے لئے اور بطور استقبال کے ہے تفصیل کے لئے دیکھو (نووی شرح مسلم).

۲۳۳-حضرت سعد بن مالک ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی اور یہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جنہوں نے حضورؐ کی کثرت سے احادیث یاد کیں۔

آپ رضی اللہ عنہ سے صحابہ اور تابعین کی بہت سی جماعت نے حدیث کے علم کی روایت کی ہے آپ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن ۶۴ھ میں فوت ہوئے جب کہ آپ کی عمر ۹۴ سال تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار فقہاء مدینہ میں ہوتا ہے اپنی کنیت ابوسعید خدری کے ساتھ معروف و مشہور ہیں اور نجباء انصار میں سے تھے اور انصار کے علماء و فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔

سیرا علام النبلاء (۱۶۸/۳) تهذیب الکمال (۲۹۴/۱۰) والاستیعاب (۲۰۲/۲).

۳۴۔ حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش انصاری ابوعوفؓ

آپ ﷺ ان ستر صحابہ کرام ﷺ میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے تھے اور آپ ﷺ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے اور باقی تمام غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک رہے آپ ﷺ کو حضرت عمر ﷺ نے یمامہ کا ذمہ دار اور حکمران بنا کر بھیجا تھا آپ ۴۵ھ میں فوت ہوئے جبکہ عمر ۷۰ سال تھی۔ آپ ﷺ فضلاء صحابہ کرامؓ میں سے تھے اور جہاد فی سبیل اللہ میں بڑی محنت کی تھی اور حضورؐ کے ساتھ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں فتوحات میں آپ ﷺ شریک رہے اور اس پر بھی مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ بیعت عقبہ اولیٰ میں بھی شریک ہوئے اور ان سات حضرات میں سے ایک تھے۔

سیر اعلام النبلاء (۳۵۵/۳) طبقات لابن سعد (۴۳۹/۳) مستدرک حاکم (۴۱۷/۳) والاستیعاب (۶۴۱/۲).

۳۵-حضرت سلمہ بن اکوع ابو مسلمؓ

آپ رضی اللہ عنہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے بیعت رضوان میں درخت کے نیچے حضورؐ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور حضورؐ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہے آپ رضی اللہ عنہ بہادر تھے، نیک سیرت تھے، تیر انداز تھے، فاضل تھے۔ ۷۴ھ میں وفات پائی اور عمر ۸۰ سال ہوئی۔

اعمار الاعیان لابن جوزی (۵۹) والاستیعاب (۶۴۰/۲).

آپ رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں شرکت کا واقعہ اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ ہم دوپہر کو آرام کر رہے تھے کہ ایک منادی نے آواز دی اے لوگوں بیعت کرلو تو ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ درخت کے نیچے موجود تھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
۔

لقد رضی اللہ عن المومنین اذیبایعونک تحت الشجرة فعلم ما فی قلوبھم (الفتح:۱۸)

ترجمہ: بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پھر اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔

۳۶- حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے مکہ میں اپنے اسلام کو ظاہر کر دیا تھا آپ سہیل اور صفوان کے بھائی ہیں اور اپنی ماں بیضاء کی طرف منسوب ہیں جس کا نام دعد بنت جحدم بن امیہ تھا اور ان کے والد کا نام وھب بن ربیعہ بن عامر تھا حضرت سہل بن بیضاء مکہ میں اسلام لائے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے آپ رضی اللہ عنہ کو قریش اپنے ساتھ حضورؐ کے ساتھ لڑنے کے لئے جنگ بدر میں لائے تو آپ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ قید کر لئے گئے پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے گواہی دی تھی کہ میں نے ان کو مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو ان کو رہا کر دیا گیا۔ الاستیعاب (۶۵۹/۲).

آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی وفات پا گئے تھے اور مسجد نبوی میں آپ کا نماز جنازہ پڑھایا گیا تھا۔

۳۷-حضرت سھل بن سعد الساعدی الانصاری ابوعباسؓ

حضور ﷺ کا جب انتقال ہوا تو ان کی عمر پندرہ سال تھی ان کا نام حزن تھا حزن کا معنی ہے غم تو آپ ﷺ نے ان کا نام سھل رکھ دیا سھل کا معنی ہے آسان آپ ۸۸ھ میں فوت ہوئے جبکہ ان کی عمر ۹۶ سال تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اصحاب رسول اللہ میں یہ آخری صحابی ہیں جو باقی رہ گئے تھے۔

اسد الغابة (۲/۴۷۲)تھذیب الکمال(۱۲/ ۱۸۸) سیرا علام النبلاء (۳/ ۴۲۲) استیعاب (۲/۶۶۴).

۳۸۔ حضرت سہل بن ابی خثمہ ابوعبدالرحمٰنؓ

آپ ۳ھ میں پیدا ہوئے اور جب حضورؐ کا انتقال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کی عمر آٹھ سال تھی لیکن حضورؐ کی احادیث کو آپؐ سے سنا اور اچھی طرح سے یاد کیا اور آگے روایت کیا آپ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں فوت ہوئے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبید اللہ ذکر کیا ہے اور بعض نے عامر ذکر کیا ہے اور آپ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت رضوان میں بیعت کی تھی۔ اور جنگ احد میں حضور رضی اللہ عنہ کو راستہ دکھانے والے تھے ابو حاتم رازی اسی طرح سے نقل کرتے ہیں لیکن واقدیؒ نے لکھا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو اس وقت حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی عمر ۸ سال تھی اور یہی قول زیادہ مضبوط ہے اور ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں اور یہیں ان کی وفات ہوئی۔ استیعاب (۶۶۱/۲)۔

۳۹۔ حضرت سائب بن یزید الکنانی رضی اللہ عنہ

آپ ۲ھ میں پیدا ہوئے حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا پھر آپ نے وضو فرمایا تو انہوں نے حضور ﷺ کے بچے ہوئے پانی کو پیا پھر نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضورؐ کی مہر نبوت کو آپؐ کے کندھوں کے درمیان دیکھا گویا کہ وہ پردے کی گھنڈی ہے آپ سن ۸۰ھ میں فوت ہوئے عمر ۹۰ سال تھی آپ رضی اللہ عنہ کے والد یزید نامی صحابی تھی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ۸۶ھ میں آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ ۹۱ھ میں انتقال ہوا۔

۴۰- حضرت سہیل بن بیضاء القرشی ابوامیہؓ

یہ حضرت سھل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے یہ بھی اپنے بھائی کی طرح ماں کی طرف منسوب تھے اور کہا جاتا ہے کہ یہ بدری صحابی ہیں حضرت سفیان بن عیینہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ عمر والے ابوبکر اور سہیل بن بیضاء تھے الاستیعاب (۲/۶٦٧) والاصابة (۳/۲۰۹). آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ کا اسلام معروف اور مشہور ہوا پھر آپ رضی اللہ عنہ مکہ واپس آئے اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور دونوں ہجرتوں کی فضیلت حاصل ہوئی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ۹ھ میں انتقال فرمایا تھا اور جنازہ کی نماز مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اسی طرح سے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر حلف بھی اٹھایا تھا جب آپ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ اعمار الاعیان لابن جوزی (ص ۳۰)۔

۴۱۔ حضرت صہیب بن سنان الرومیؓ

آپ رضی اللہ عنہ کو رومی اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کو رومیوں نے کم عمری میں قید کرلیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے رومیوں کی زبان سیکھ لی تھی اس لئے ان کو صہیب رومی کہتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ قدیم سے اسلام لائے تھے غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے اور حضرت علیؓ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ رہے حضورؐ کا ارشاد ہے۔ **من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیحب صهیبًا حب الوالدة لولدها**: ترجمہ: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ صہیب سے ایسی محبت کرے جیسے والدہ اپنے بچے سے کرتی ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل صہیب)۔

آپ رضی اللہ عنہ ۳۳ھ میں فوت ہوئے جب کہ عمر ۷۳ سال تھی آپ رضی اللہ عنہ کے والد سنان بن مالک یا آپ کے چچا ابلہ شہر پر کسری روم کے افسر تھے اور ان کے مکانات موصل کی زمین میں تھے۔ دریائے فرات کے کنارے پر ایک بستی میں رومیوں نے حملہ کیا اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو چھوٹی عمر میں قید کرلیا تو یہ رومیوں کے غلام بن کر رہے پھر بنو کلب نے رومیوں سے آپ رضی اللہ عنہ کو خریدا اور مکہ مکرمہ لے آئے پھر بنو کلب سے عبداللہ بن جدعان تیمی نے خریدا اور آزاد کردیا پھر یہ مکہ میں ابن جدعان کے ساتھ رہے حتی کہ ابن جدعان بھی فوت ہوگیا اور حضورؐ کو جب نبی بنا کر مبعوث کیا گیا تو پھر یہ حضورؐ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے مسلمان ہوگئے۔ استیعاب (۲/۲۶۷) سیرا علام النبلاء (۲/۲۶)۔

۴۲- حضرت صخر بن حرب، ابو معاویہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور غزوہ حنین میں حالت اسلام میں شریک ہوئے اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور غزوہ حنین میں حالت اسلام میں شریک ہوئے۔ حضرت صخر رضی اللہ عنہ کو غزوہ طائف میں ایک تیر لگا تھا جس سے آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھ پھوٹ گئی تھی اور دوسری آنکھ غزوہ یرموک میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں پھوٹی تھی آپ کا ایک غلام تھا جو ان کو نابینا ہونے کے بعد لاتا، لے جاتا تھا۔ آپ ۳۰ھ میں فوت ہوئے جب کہ عمر ۸۸ سال تھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۹۳ سال تھی۔

حضرت صخر بن حرب رضی اللہ عنہ کا معروف نام ابوسفیان ہے آپ امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں اور اپنے وقت میں قریش کے سردار تھے حضورؐ نے جب مکہ فتح کیا تو اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا ومن دخل دار ابی سفیان فھو آمن: ترجمہ: اور جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اس کو بھی پناہ ہے الاستیعاب (۲/ ۱۴/ ۷) تقریب التہذیب (۱/ ۳۶۵) والکاشف (۲/ ۲۶).

آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی تھی۔

۴۳۔ حضرت عبداللہ بن بحینہؓ

آپ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کی طرف منسوب ہیں۔ جن کا نام بحینہ تھا اور یہ حضرت حارث بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں اور حضرت عبداللہ بہت بڑے عبادت گزار تھے اور سارا سال روزہ رکھتے تھے قریشی خاندان سے تھے آپ کے والد کا نام مالک ہے اور یہ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے تھے حضرت عبداللہ ۵۰ھ سے کچھ زائد میں فوت ہوئے ہیں آپ ہی اس حدیث کے راوی ہیں جس میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر بھول کر سلام پھیر لیا تھا پھر آپ ﷺ نے نماز کے آخر میں دو سجدے سہو کے کئے تھے۔

۴۴-حضرت عبداللہ بن ثابت انصاری، ابوالربیعؓ

آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر جنگ میں لڑنے کے لئے تیاری کی تھی لیکن جہاد میں نکلنے سے پہلے ہی انتقال کر گئے تو حضورؐ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا

" ان اللہ قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اجر ان کی نیت کے بقدر ثابت کر دیا ہے۔

حضور ﷺ نے خود حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا تھا اور جب حضرت جبیر بن عتیک رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو ان پر رونے سے منع کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

"دعھن یا ابا عبدالرحمن فلیبکین ابا الربیع مادام بینھن"

ترجمہ: اے عبدالرحمٰن ان کو کچھ نہ کہو یہ ابو ربیع پر رولیں جب تک کہ ابو ربیع ان کے پاس ہیں۔

(فائدہ) رونا غم کے آنسو بہانے سے ہوتا ہے یہ شریعت میں جائز ہے لیکن اگر کوئی بین کرے اور گریبان پھاڑے منہ پر طمانچے مارے اس طرح کے کام اسلام میں منع ہیں۔

۴۵- حضرت عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب قرشی ابوجعفرؓ

آپؓ کی پیدائش حبشہ میں ہوئی تھی اور یہ حبشہ میں پہلے بچے ہیں جو اسلام کے ظاہر ہونے کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ ۸۰ھ میں وفات پائی اس وقت آپؓ کی عمر ۸۰ سال تھی اور ابن جوزی نے اعمار الاعیان میں لکھا ہے کہ آپؓ کی عمر ۹۰ سال تھی آپؓ کریم، حلیم، جواد، ظریف اور عفیف اور سخی تھے اور آپ کو بحر الجود کہا جاتا تھا سخاوت کے دریا تھے اہل اسلام میں آپ سے زیادہ کوئی سخی نہیں ہوا اسی صفت کے ساتھ آپؓ مسلمانوں میں مشہور تھے اور آپؓ کو قطب الرخاء زمی کا محور بھی کہا جاتا تھا۔

الاستیعاب(۳/۸۸۰) والمستدرک (۳/۵٦٦)اسد الغابة (۳/۱۹۸)والاصابة (۲/ ۲۸۹)والتاریخ الصغیر(۱/۱۹۷) سیرا علام النبلاء(۳/۴۵٦).

۴۶- حضرت عبداللہ بن غسیل، ابو حنظلہؓ

حضور ﷺ کے زمانہ نبوت میں پیدا ہوئے اور جب آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر سات سال کی تھی انہوں نے حضور ﷺ سے احادیث بھی روایت کی ہیں پھر مدینہ طیبہ میں جنگ حرہ کے دن شہید کئے گئے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ انصار کے امیر تھے وفات ۶۳ھ ہے اور عمر ۵۶ سال یا ۵۷ سال ہے۔

(فائدہ) آپ کو ابن غسیل اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔

اور جنگ کا واقعہ جس کا ذکر آیا ہے یہ جنگ مدینہ طیبہ میں ہوئی تھی۔ یزید نے ایک لشکر مدینہ طیبہ میں بھیجا تھا اس لشکر نے مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے تھے اور تین دن تک مسجد نبوی میں نماز اور اذان نہیں ہوئی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ یزید کے لشکر کی جنگ ہوئی اور پھر یزید کے لشکر نے ان حضرات کو چھوڑا تھا جنہوں نے اس شرط پر بیعت کی تھی کہ ہم یزید کے غلام بن کر رہیں گے اور بہت سے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کو اس جنگ میں شہید کیا گیا وجہ اس جنگ کی یہ تھی کہ یزید کی بداعمالیوں کی وجہ سے حضرت حسینؓ نے مکہ سے کوفہ کی طرف سفر کیا تو کربلا کے میدان میں حضرت حسینؓ کو شہید کر دیا گیا اس واقعہ فاجعہ اور یزید کی سیاہ کاریوں کی وجہ سے مدینہ اور مکہ کے اور دیگر بہت سے علاقوں کے لوگ یزید کے بالکل مخالف ہو گئے اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ خلیفہ رہے تو یزید نے بجائے اس کے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو سزا دیتا اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سرکوبی کے لئے مدینہ طیبہ میں

مسلم بن عقبہ کی سرکردگی میں ایک بڑا لشکر بھیجا تھا اور پھر وہاں سینکڑوں صحابہ ؓ اور پھر اکابر تابعینؒ کو شہید کیا گیا اور بچوں کو قتل کیا گیا اور صحابہ کرام ؓ کے گھر لوٹے گئے اور عورتوں کی عزتیں پامال کی گئیں اس کے بعد یزید کے اسی لشکر نے یزید کے حکم سے مکہ کی طرف کوچ کیا اور وہاں بھی کعبہ شریف پر جبل ابوقبیس پر منجنیق رکھ کر پتھر برسائے اور کعبہ کی دیواریں گریں اور پردوں کو آگ لگی اور بیت اللہ کی حرمت پامال کی گئی ابھی اللہ تعالیٰ نے اسی اثناء میں یزید کو مہلت نہ دی اور ابھی کعبہ شریف میں جنگ ہو رہی تھی کہ اسی وقت اطلاع پہنچی کہ یزید ہلاک ہو گیا ہے تو پھر اس کے جرنیل نے جنگ روک دی۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن ابو حنظلہ ؓ ان کا ذکر اس ۴۶ نمبر میں آیا ہے یہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم یزید کے خلاف نہ نکلتے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوتی۔ جو حضرات صحابہ ؓ اور تابعین مدینہ میں واقع حرہ میں شہید ہوئے تھے ان کے نام اور تفصیل تاریخ خلیفہ بن خیاط میں موجود ہے وہاں دیکھی جا سکتی ہے۔

۴۷۔حضرت عبداللہ بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے اور باقی تمام غزوات میں بھی حضورؐ کے ساتھ شریک رہے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور ۳۰ھ میں انتقال فرمایا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے قاریوں میں سے تھے اور حضورؐ کے اموال غنیمت کے نگرانی کرتے تھے۔

۴۸- حضرت عمرو بن ابی سرح القرشی ابوسعید رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ شروع میں اسلام لائے تھے اور حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی اور غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے اور تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔

۴۹۔ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ جنگ احد کے سال میں ۳ھ میں اسلام لائے تھے ۳ھ آپ کنیت ابوامیہ ہے حضورؐ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے کاموں میں بھیجا کرتے تھے اور اسی طرح سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے اہم کاموں میں ان کو کہیں بھیجا کرتے تھے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حمص (شام کے شہر) میں فوت ہوئے تھے اس کی کوئی اصل نہیں ہے آپ کا مکمل نام حضرت عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس ہے۔ بنوضمرہ بن بکر قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔

۵۰۔ حضرت عمرو بن حزم بن زید رضیؓ

آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق سے جنگی معرکوں میں شرکت فرمائی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نجران کا حکمران بنا کر بھیجا تھا جب کہ آپ رضی اللہ عنہ کی عمر سترہ سال تھی اور ۵۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا جب کہ آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۰ سال سے زائد تھی آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالضحاک ہے جب آپ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر پندرہ سال تھی اور مدینہ منورہ میں حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران میں بھیجا تھا تا کہ ان کو دین کی تعلیم دیں اور قرآن پاک پڑھائیں اور ان سے صدقات وصول کریں اور یہ ۱۰ھ کی بات ہے اس سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا جس کی وجہ سے یہ لوگ مسلمان ہوئے تھے اور ان کے لئے آپؐ نے ایک کتاب بھی لکھی تھی جس میں فرائض، سنتیں، صدقات اور دیات کے احکام موجود تھے۔

۵۱-حضرت عقبہ بن عمرو، ابو مسعود البدری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ انصاری صحابی ہیں بیعت عقبہ میں سب سے کم عمر شریک تھے اور غزوہ احد میں اور اس کے بعد تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے ۴۱ یا ۴۲ھ میں انتقال فرمایا امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے اس وجہ سے آپ کو انہوں نے بدری صحابہ میں شریک کیا ہے اگر چہ جنگ بدر میں اکثر علماء کے نزدیک ان کا شریک ہونا صحیح طور پر ثابت نہیں ہے پھر آپ کوفہ چلے گئے اور وہیں رہنے لگے اس کے بعد مدینہ طیبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلافت کے ایام میں واپس ہوئے اور یہیں پر انتقال کیا۔

۵۲- حضرت عقبہ بن مسعود الھذلی ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ آغاز زمانہ اسلام میں اسلام لائے تھے، اور حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی پھر ہجرت سے واپس ہوئے۔ پھر غزوہ احد میں اور اس کے بعد غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی اور آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

۵۳- حضرت علقمہ بن وقاص اللیثی رضی اللہ عنہ

آپ حضور ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور عبدالملک بن مروان بن حکم کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے واقدی نے آپ رضی اللہ عنہ کو صحابہ میں لکھا ہے ان کی کنیت ابوعمرو ہے لیکن حبان البستی نے افاضل تابعین میں شمار کیا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار نہیں کیا اسی طرح سے علامہ سیوطیؒ نے بھی طبقات الحفاظ میں تابعین میں شمار کیا ہے اور ابن حجر عسقلانیؒ نے تقریب التہذیب میں بھی تابعین میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جن لوگوں نے آپ کو صحابی کہا ہے ان سے خطاء ہوئی ہے آپ ثقہ اور ثبت تابعین میں سے ہیں۔ طبقات الحفاظ (۲۴) تقریب التہذیب (۳۱/۲) تذکرۃ الحفاظ (۵۳/۱) تہذیب الکمال (۶۲۹) طبقات ابن سعد (۴۳/۵) استیعاب (۱۰۸۸/۳)۔

۵۴- قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری، ابو الفضل رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ خود بھی صحابی ہیں اور والد بھی صحابی ہیں ان کے دادا بھی صحابی ہیں اور حضورؐ کے بڑے شان والے صحابہ میں آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ہوتا ہے اور اصحاب الرای میں سے تھے اور جنگ میں خوب چال چلنے والے آدمی تھے اپنی قوم میں بغیر کسی مقابلے کے سرداری کے مرتبہ پر فائز تھے مدینہ منورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد رہ گئے تھے حتی کہ ۶۰ھ میں حضرت معاویہؓ کے خلافت کے آخری دور میں وہیں فوت ہوئے۔

(فائدہ) ابوعمرو بن عبدالبر فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر فضلاء میں سے تھے اور عقل میں عرب کی بلاؤں میں شمار ہوتے تھے اور اہل رای اور اہل مکر تھے جنگوں میں ساتھ ساتھ یہ بھی کہ سخی اور کریم تھے اپنی قوم کے سردار تھے خود اور والد اور دادا اور بھائی سعید صحابہ رضی اللہ عنہم تھے سفیان بن عیینہؒ نے عمرو بن دینار سے روایت کیا ہے کہ قیس بن سعدؓ نے فرمایا **لو لا الاسلام لمکرت مکرًا لا تطیقه العرب**: ترجمہ۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو میں ایسا مکر کرتا کہ عرب اس کی تاب نہ لا سکتے تھے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ عرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں لڑتے تھے تو یہ مکر میں اسلام کی پیروی کر کے جتنا اسلام اجازت دیتا تھا کر سکتے تھے اس سے زیادہ کے لئے فرمایا کہ میں بڑا مکر کر سکتا ہوں لیکن اسلام اسکی اجازت نہیں دیتا اس لئے میں اس کا مکر نہیں کرتا اگر میں مکر کرتا تو عرب اس کی تاب نہ لا سکتے۔

الاستیعاب (۱۲۸۹/۳) طبقات ابن سعد (۵۲/۶) سیر

اعلام النبلاء (۱۰۲/۳) مروج الذهب(۲۰۵/۳) والثقات (۳۳۹/۳) اسدالغابة(۲۱۵/۴) والاصابة (۲۴۹/۳).

۵۵- حضرت قتادہ بن نعمان انصاری ابوعمرو رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں بھی اور اس کے بعد تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے غزوہ احد میں آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھ کو تکلیف پہنچی اور آنکھ باہر نکل آئی تو حضور ﷺ نے آپ کی آنکھ کو اس کی جگہ پہ رکھ دیا تو پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگئی۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے یہ دو شعر پڑھے۔

اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُهٗ

فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَحْسَنَ الرَّدِّ

فَیَا حُسْنَ مَا عَیْنٍ وَیَا حُسْنَ مَارُدَّ

ترجمہ:

(۱) میں اس شخصیت کا بیٹا ہوں جس کی آنکھ اس کے رخسار پر بہہ پڑی تھی تو حضور ﷺ کے ہاتھ نے اس کو خوبصورت طریقے سے واپس جوڑ دیا۔

(۲) پھر وہ ایسے ہوگئی جیسے پہلے تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ حسین ہوگئی تھی اور کتنا حسین طریقہ سے اس کو دوبارہ جوڑا گیا تھا۔

تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے یہ جواب سن کر کے یہ شعر ارشاد فرمایا

تِلْکَ الْمَکَارِمُ لَا قَعْبَانَ مِنْ لَبَنٍ
شِیْبًا بِمَاءٍ فَعَادَتْ بَعْدُ أَبْوَالاً

ترجمہ:

اور ایک کتاب میں میں نے پڑھا تھا اس میں اس شعر کے بجائے یہ ہے کہ "ایسے ہی لوگوں کو میرے پاس آنا چاہئے"۔

آپ ۲۳ھ میں فوت ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اس وقت آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔

۵۶-حضرت کعب بن مالک انصاری ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ عقبہ ثانیہ کی بیعت میں شریک ہوئے اور حضور ﷺ کے ان شعراء میں سے تھے جو مشرکین کی اذیت کو حضور ﷺ سے اپنے اشعار کے ذریعے سے دور کرتے تھے اور ان مشرکین کو تلوار کے انتقام سے ڈراتے تھے آپ رضی اللہ عنہ ان تین انصار صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں ان کی توبہ کی قبولیت کا اظہار و اعلان فرمایا۔

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ. الاية (التوبة: ١١٨).

ترجمہ: اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے تنگ ہوگئی۔

آپ ۵۰ھ میں فوت ہوئے اور بعض کہتے ہیں اس سے پہلے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے بعد فوت ہوئے تھے۔

(فائدہ) مشہور تابعی حضرت محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ مسلمان شعراء میں سے تھے مسلمان شعراء کے نام یہ ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبداللہ ابن رواحہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی شاعری انساب کی طرف متوجہ تھی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کافروں کو کفر سے عار دلاتے تھے اور حضرت کعب بن مالک

رضی اللہ عنہ ان کو جنگوں سے ڈراتے تھے اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ عبارت اور رد کے اعتبار سے ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم سے اچھے اشعار کے حامل تھے۔

الاستیعاب (۱۳۲۳/۳) اسد الغابة (۴۸۷/۴) الاصابة (۳/ ۱۱۵) ثقات (۳۵۰/۳) خلاصة تهذيب الكمال (۳۲۱) سير اعلام النبلاء (۵۲۳/۲) مستدرک حاکم (۴۳۳/۳).

(فائدہ دوم) وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جو غزوہ تبوک میں شرکت سے رہ گئے تھے ان کے نام یہ ہیں حضرت کعب بن مالک حضرت ہلال بن امیہ حضرت مرارہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہم ان کے پیچھے رہنے کا قصہ سورہ توبہ آیت نمبر ۱۱۸ کے تحت کتب تفسیر میں دیکھا جا سکتا ہے۔

۵۷-حضرت کعب بن عجرہ بن امیہ انصاری حلفاً رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کی شرکت حالت اسلام میں بیعت الرضوان میں ہوئی تھی یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے حضورؐ سے سوال کیا تھا کہ ہمیں سلام عرض کرنے کا تو معلوم ہوگیا لیکن آپ ہمیں یہ ارشاد فرمائیں کہ ہم آپ پر درود کیسے پیش کریں تو حضورؐ نے فرمایا یوں کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید،

اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید.

ترجمہ: اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جس طرح سے آپ نے رحمت بھیجی ہے حضرت ابراہیم پر بے شک آپ حمد والے اور بزرگی والے ہیں، اے اللہ برکت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جس طرح سے آپ نے برکت بھیجی ہے حضرت ابراہیم پر بے شک آپ حمد والے بزرگی والے ہیں۔ (صحیح مسلم فی کتاب الصلوۃ باب صلوۃ النبیؐ بعد التشھد ۳۰۵/۱)۔

علامہ واقدیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ انصار کے حلیف نہیں تھے بلکہ انصار ہی میں سے تھے پہلے کوفہ میں رہائش اختیار کی پھر مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے اور وہیں انتقال ہوا ۵۳ھ میں فوت ہوئے جب کہ آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۵ سال تھی۔

الاستیعاب(۱۳۲۱/۳) اسد الغابة(۲۴۳/۴) والبداية والنهاية لابن كثير(۶۰/۸)خلاصة تهذيب الكمال (۲۷۶) الاصابة(۲۹۷/۳)سیرا علام النبلاء (۵۲/۳).

۵۸۔ حضرت کلیب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کو ابولؤلؤ نصرانی نے قتل (شہید) کیا تھا یہ ابولؤلؤ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اسی نے حضرت عمر بن خطابؓ کو بھی شہید کیا تھا۔

امام عبدالرزاق امام معمر سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے امام زھری سے سنا کہ ابولؤلؤ نے بارہ آدمیوں کو زخمی کیا تھا ان میں سے چھ حضرات فوت ہو گئے تھے جن میں سے حضرت عمرؓ اور حضرت کلیب رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور حضرت عمرؓ کو نزع کی حالت میں حضرت کلیب رضی اللہ عنہ کے قتل کا علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے رحمت اور خیر کی دعا کی تھی۔ **الاستیعاب** (۳/ ۱۳۲۹).

۵۹- حضرت محمد بن مسلمہ انصاری، ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور باقی بھی تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے آپ رضی اللہ عنہ نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا جو حضورؐ کا سخت دشمن تھا اس کے قتل کا ایک طویل واقعہ ہے۔

آپ ماہ صفر ۴۳ھ میں فوت ہوئے عمر ۷۷ سال تھی جنازہ مروان بن حکم نے پڑھایا تھا جب کہ وہ اس وقت مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔

آپ عبادت اور خلوت میں رہتے تھے فتنوں کے دنوں میں فتنوں سے دور رہے۔

(فائدہ) کعب بن اشرف کے قتل کا قصہ اس طرح سے ہوا کہ جب اس کی اور اس کے ساتھی یہودیوں کی اذیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت ہوئی تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول کیا اس کو قتل کر دوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ہاں تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس چلے گئے راستے میں سلکان بن سلامہ سے ملاقات ہوئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آرہے تھے ان سے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کعب بن اشرف کے قتل کا حکم دیا ہے اور تم اس کے زمانہ جہالت کے دوست ہو وہ تمہارے سوا کسی پر اعتبار نہیں کرے گا تم میرے ساتھ چلو تاکہ میں اس کو قتل کردوں۔ تو حضرت سلکان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیں گے تو میں ایسا کروں گا پھر وہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سلکان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ آپ

نے کعب بن اشرف کے قتل کا حکم دیا ہے فرمایا ہاں۔

سلکان نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے حلال کر دیں اس بات کے متعلق کہ میں جو کچھ بھی کعب بن اشرف سے کہوں کہہ سکوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھے حلال ہے تو سلکان اور محمد بن مسلمہ، عباد بن بشر بن وقش، سلمہ بن ثابت بن وقش اور ابو عبس بن جبر رضی اللہ عنہ یہ سب نکلے چاندنی رات میں کعب بن اشرف کے پاس پہنچے اور کھجوروں کے جھنڈ میں چھپ گئے اور سلکان رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر چیخ کر پکارا اے کعب تو اس کو کعب نے کہا کون ہو کہا سلکان اے ابو لیلی اے ابو نائلہ یعنی اس نام کے ساتھ کعب بن اشرف کو پکارتے رہے کعب بن اشرف یہودی کو اس کی بیوی نے کہا کہ اے ابو نائلہ تم اپنے محل سے باہر نہ نکلو یہ تیرا قاتل ہے اس نے کہا کہ میرا بھائی خیر کے علاوہ کسی صورت میں یہاں نہیں آیا اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچی ہے تو میں اس کا جواب دوں گا تو کعب بن اشرف جب نکلا تو یہ سب کے سب جو چھپے ہوئے تھے انہوں اس پر حملہ کیا اور اس کو اپنی تلواروں سے مار ڈالا تفصیل کے لئے دیکھو۔ طبقات ابن سعد (۲/ ۳۱) تاریخ طبری (۲/ ۴۸۷) الدرر فی اختصار المغازی والسیر (۱۴۳) البدایة والنہایة (۴/ ۵) سیرة ابن ھشام (۲/ ۴۳۰).

٦٠- حضرت محمد بن ابی جهم بن حذیفه رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور یوم حرہ میں ۶۳ھ شہید ہوئے اور عمر بھی آپ رضی اللہ عنہ کی ۶۳ سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے کہا کہ آپ اکابر تابعین میں سے ہیں اور بعض نے کہا کہ نہیں صحابی ہیں۔ الاستیعاب (۱۳۶۸/۳).

۶۱۔ حضرت محمد بن عمرو بن حزم الانصاری ابو عبد الملک رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ بھی حرہ کی جنگ میں شہید کیے گئے آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۵۳ سال تھی ۱۰ھ میں نجران میں پیدا ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے والد حضور ﷺ کی طرف سے اس علاقے کے عامل تھے اور ان کی پیدائش حضور ﷺ کی وفات سے دو سال پہلے ہوئی ان کی کنیت ابو سلیمان تھی یہ سب کچھ لکھ کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں ان کے والد نے بھیجا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا نام محمد رکھ لو اور اس کی کنیت ابو عبد الملک رکھ دو تو ان کے والد نے ایسا ہی کیا تو عمرو بن حزم کی اولاد میں جتنے بھی بچے پیدا ہوتے رہے سب کا نام محمد رکھا جاتا رہا اور ان کی کنیت ابو عبد الملک رکھی جاتی رہی حضرت محمد بن عمرو بن حزم فقیہ تھے بہت بڑے عالم تھے۔ الاستیعاب (۳/ ۱۳۷۴).

۶۲- حضرت محمد بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما

آپ کے والد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قرآن کریم کے سب سے بڑے قاری تھے آپ رضی اللہ عنہ کو بھی جنگ حرہ میں شہید کیا گیا ۶۳ھ میں اور آپ کی عمر بھی اتنا ہی تھی۔ واقعہ حرہ کی تفصیل تو پیچھے گزر چکی ہے ابن حنظلہ غسیل ملائکہ کے ترجمہ میں وہاں دیکھ لیں۔

٦٣ - حضرت معاذ بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے اور جنگ حرہ میں مدینہ میں شہید کئے گئے ٦٣ھ میں۔

۶۴- حضرت مالک بن عمرو بن عتیک ابن عمرو بن مبذول رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ ۳ھ میں جمعہ کے دن فوت ہوئے جب حضور ﷺ غزوہ احد کی طرف جا رہے تھے حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۶۵- حضرت مالک بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر اور باقی تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے ۶۰ھ میں انتقال ہوا وفات سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کی نگاہ بیٹھ گئی تھی آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۵ سال تھی۔ آپ کی وفات کی تاریخ میں اختلاف ہے۔

٦٦- حضرت مغیرہ بن اخنس الثقفی رضی اللہ عنہ

جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف فتنہ کھڑا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو آپ رضی اللہ عنہ بھی ان کے دفاع میں شہید کیے گئے۔

۶۷-حضرت معقل بن سنان اشجعی، ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

آپ بہت فاضل اور متقی انسان تھے آپ رضی اللہ عنہ بھی جنگ حرہ میں شہید کئے گئے اور فتح مکہ میں حضورؐ کے ساتھ لشکر میں شریک تھے پہلے کوفہ میں رہائش رکھی پھر مدینہ آ گئے یہیں آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

۶۸- حضرت مخرمہ بن نوفل قرشی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو صفوان ہے علم الانساب کے عالم تھے آپ رضی اللہ عنہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے ۵۴ھ میں فوت ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کی بھی نگاہ بیٹھ گئی تھی وفات حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی اور عمر ۱۱۴ سال تھی۔

الاستیعاب (۱۳۸۰/۳) اسد الغابة (۱۲۵/۵) والاصابة (۳۹۰/۳) سیر اعلام النبلاء (۵۴۲/۲) والعبر للذهبی (۶۰/۱) والمستدرک (۳۸۹/۳) نکت الهمیان للصفدی (۲۸۷) اعمار الاعیان لابن جوزی (۹۴).

۶۹-حضرت مقداد بن اسود الحضرمی تبنیا ابو معبد رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ قدیم سے اسلام لائے تھے غزوہ بدر میں شریک ہوئے جن سات حضرات نے شروع میں مکہ شریف میں اسلام کو ظاہر کیا تھا ان میں سے ایک آپ رضی اللہ عنہ ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں ہجرتیں کی ہیں حبشہ کی طرف بھی اور مدینہ طیبہ کی طرف بھی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے بیت المقدس کی طرف بھی اور کعبہ شریف کی طرف بھی اور حضور ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے جنگ بدر میں ثابت قدم ہو کر لڑے اور خوب کوشش کی۔

آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۳ھ میں جرف مقام میں ہوا تھا۔وہاں سے آپ رضی اللہ عنہ کو لوگ اپنے کندھوں پر مدینہ طیبہ لے آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔آپ نے فتح مصر میں بھی شمولیت اختیار کی تھی۔

۷۰- حضرت ماموراالخصی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کو مقوقس بادشاہ جو اسکندریہ کا بادشاہ تھا اس نے حضرت ماریہ قبطیہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور ہدیہ بھیجا تھا حضرت ماریہ قطبیہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم کی والدہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ زمانہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے اور بہت سے لوگوں نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔

اے- حضرت نوفل بن معاویہ دیلی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ نے ساٹھ سال عمر کے حالت اسلام میں گزارے اور ساٹھ سال حالت جاہلیت میں گزارے تھے سب سے پہلے آپ نے فتح مکہ میں شرکت کی اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ۹ھ میں پھر حضور ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں ۱۰ھ میں شریک ہوئے اور ۶۱ھ میں یا اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا آپ کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ اعمار الاعیان (۹۶)۔

۷۲- حضرت هند بن حارثہ الاسلمی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ حجازی ہیں بیعت الرضوان میں آپ سات بھائیوں کے ساتھ شریک ہوئے اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال ہوا۔

۷۳۔ حضرت ابو شریح الکعبی الخزاعی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عمرو ہے آپ اپنی قوم کے فتح مکہ کے دن علمبردار تھے ۶۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۴۷- حضرت ابو ہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے صحیح قول کے مطابق جب کہ آپ کے نام کے اور متعلق اور آپ کے باپ کے نام کے متعلق ۳۰ سے زائد قول ہیں۔ اور اس اختلاف کا سبب یہ ہوا کہ آپ کی کنیت زیادہ مشہور ہوگئی اور نام مشہور نہ ہو سکا۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیث کے یاد کرنے والے تھے باوجود اس کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری سالوں میں اسلام لائے تھے آپ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانے کا سال ۷ھ ہے غزوہ خیبر کے موقع پر۔ آپ رضی اللہ عنہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین نے روایت کی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے آٹھ سو سے زائد حضرات ہیں آپ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں ۵۷ھ میں فوت ہوئے جنت البقیع میں دفن کیے گئے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ آپ کی قبر عسقلان میں ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے وہاں ایک اور صحابی مدفون ہیں جن کا نام جندرہ ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۸ سال ہوئی ہے **اعمار الاعیان لابن جوزی (۵۵)**.

(فائدہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی تھے اور حافظ حدیث اور معتمد ائمہ حفظ میں سے تھے آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دنیا میں جتنے بھی لوگ حدیث کی روایت کرنے والے ہیں ان سب سے بڑے حافظ تھے آپ رضی اللہ عنہ کبار ائمہ فتوی میں سے تھے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ جلیل القدر تھے اور عبادت گزار تھے اور تواضع کرنے والے تھے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو سے زائد افراد

نے حدیث کی روایت کی ہے ان میں سے سب سے زیادہ ہدایت کے ائمہ میں سے حضرت سعید بن المسیب ، حضرت بشیر بن نہیک وغیرہ ہیں۔

حضرت ابوعثمان نہدیؒ فرماتے ہیں کہ میں سات مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مہمان ہوا آپ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے خادم رات کو تین حصوں میں بانٹتے تھے اور ہر ایک ثلث میں ایک ایک نماز پڑھتا تھا اور جب اس کا وقت پورا ہوتا تو وہ دوسرے کو اٹھاتا تھا اور وہ نماز پڑھتا تھا اسی طرح سے دوسرا تیسرے کو اٹھاتا تھا۔ آپ کے فضائل شمار سے باہر ہیں اور مناقب کی گنتی نہیں ہو سکتی آپ سے ۵۳۷۴ حدیثیں روایت کی گئیں ہیں۔

۷۵- حضرت ابوالیسر انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام کعب ہے آپ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں بھی اور آپ کے والد کا نام عمرو ہے آپ رضی اللہ عنہ ۵۵ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

انہوں نے ہی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو جنگ بدر میں قید کیا تھا اور پھر جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ معرکے میں شریک رہے آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور آپ نقباء اور شعراء میں سے تھے اور جوانی میں خوب ہمت وتوانائی کے مالک تھے۔ الاستیعاب (۴/۱۷۷۶) والثقات (۳/۳۵۲) اسد الغابة (۴/۲۴۵) سیرا علام النبلاء (۲/۵۳۷) والاصابة (۱/۴۵۷).

یہاں تک مرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو جنت البقیع میں دفن ہوئے ان کا تذکرہ ختم ہوا اور آگے دوسرے حصہ میں خواتین صحابہ رضی اللہ عنہن کا تذکرہ ہوتا ہے۔

حصہ دوم

جنت البقیع میں مدفون سیدات صحابیاتؓ
کا پاکیزہ تذکرہ

مع اضافات کثیرہ

از

امداد اللہ انور

جنت البقیع میں مدفون خواتین صحابیاتؓ

حضور ﷺ کی صاحبزادیاں

۷۶۔ سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراء سیدۃ نساء العالمین رضی اللہ عنہا

آپؓ کی والدہ ماجدہ کا نام خدیجۃ الکبریٰ ہے آپؓ نبی کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں اور حضرت علیؓ کی زوجہ محترمہ ہیں اور حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ ہیں ۱۱ھ میں حضور ﷺ کے چھ مہینے بعد وفات پائی آپؓ کی عمر ۲۹ سال تھی۔

(فائدہ) آپؓ جب پیدا ہوئیں تو حضورؐ کی عمر ۴۱ سال تھی حضور ﷺ نے ان کا نکاح حضرت علیؓ کے ساتھ کر دیا تھا غزوہ احد سے فارغ ہونے کے بعد۔ آپؓ کی عمر شادی کے وقت پندرہ سال پانچ مہینے تھی اور حضرت علیؓ کی عمر ۲۱ سال اور پانچ مہینے تھی حضرت علیؓ نے آپؓ کا بہت لحاظ اور خیال رکھا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بہت سی احادیث میں آئے ہیں ان میں سے ایک حدیث مسلم شریف میں فضائل الصحابہؓ (حدیث نمبر ۱۹۰۲) میں حضرت مسور بن مخرمہؓ سے مروی ہے۔ فرماتے

ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

انما فاطمة بضعة مني يوذيني ما آذاها.

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے وہ مجھے ایذا دے گا جو ان کو ایذا دے گا۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات جمع ہوئیں کوئی بھی غیر موجود نہیں تھی اس حالت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں ان کی چال ایسی تھی جیسے حضور ﷺ چلتے تھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مرحبا بابنتی میری بیٹی کے لئے خوش آمدید پھر ان کو اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا پھر ایک بات خفیہ طور پر آپ رضی اللہ عنہا سے کہی جس کو سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں پھر حضور ﷺ نے ان سے ایک بات خفیہ طور پر کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ کیوں روئی تھیں فرمایا میں حضور ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کر سکتی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس دن کی طرح کوئی خوشی کا دن نہیں دیکھا جو غم کے قریب قریب تھا پھر میں نے ان سے پوچھا جب وہ روئی تھیں کہ تمہیں حضور ﷺ نے ایسی بات کہی ہے جو ہمارے سامنے نہیں کہی لیکن تم پھر بھی روئی ہو تو میں نے پھر ان سے پوچھا کہ حضور ﷺ نے آپ کو کیا کہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی حتی کہ جب حضور ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ نے بیان کیا تھا کہ جبرائیلؑ ہر سال ایک دفعہ قرآن پاک سناتے تھے لیکن اس سال دو دفعہ قرآن پاک سنایا ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ میری وفات کا وقت

قریب آ گیا ہے اور تم سب سے پہلے مجھے ملو گی یعنی میرے بعد قریب میں تمہارا انتقال ہوگا اور تم میرے پیچھے بہترین آنے والی ہوگی تو میں اس بات کو سن کر رو پڑی اور پھر مجھے حضور ﷺ نے خوش کرنے کے لئے فرمایا:

الاترضین ان تکونی سیدة نساء المومنین او سیدة نساء هـــذه الامة کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتی ہو کہ تم مومنین کی عورتوں کی سردار بنو یا اس امت کی عورتوں کی سردار بنو۔ اس بات میں ہنس پڑی۔

۷۷۔ حضرت سیدہ زینبؓ بنت مصطفیٰ رضی اللہ عنہا

آپ حضور ﷺ کی سب سے بڑی بیٹی ہیں حضور ﷺ کی تیس سال کی جب عمر تھی تو آپ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئی تھیں آپ رضی اللہ عنہا کے خاوند کا نام ابو العاص بن ربیع ہے آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ ہے آپؓ ۸ ھ میں فوت ہوئیں آپؓ کی عمر اس وقت ۳۱ سال تھی۔

(فائدہ) حضور ﷺ آپ سے بہت محبت کرتے تھے آپ رضی اللہ عنہا نے شروع ہی میں اسلام قبول فرمایا ہجرت فرمائی جب آپؓ کے خاوند ابو العاص ابن الربیع نے اسلام لانے سے انکار کیا پھر ان کے خاوند کو بعض غزوات میں قید کیا گیا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنا ہار فدیہ کے طور پر دیکر آپ کو چھڑ والیا آپ ان کے حقوق کی پوری نگہبانی کرتی تھی حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خاوند کو اسلام کی ہدایت دے دی، ان سے آپ کا ایک بیٹا پیدا ہوا جن کا نام علی تھا اور ایک بیٹی بھی پید ہوئی جن کا نام امامہ تھا جس کو حضور ﷺ اپنی نماز کی حالت میں بھی اٹھا لیتے تھے جب آپ قیام میں جاتے تھے تو وہ اوپر چمٹی رہتی تھی۔ اور جب آپ سجدہ میں جاتے تھے تو اس کو اتار دیتے تھے جیسا کہ اس کی تفصیل مسلم شریف کے باب جواز حمل الأطفال فی الصلاۃ میں موجود ہے اور آپؓ کے خاوند ابوالعاصؓ بھی ان کے ساتھ محبت کرتے تھے۔

حضرت زینبؓ حضور ﷺ کی زندگی میں ۸ ھ میں فوت ہوئیں ان کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ جب آپ مکہ سے حضور ﷺ کی طرف سفر کر رہی تھیں تو

ھبار بن اسود اور ایک اور آدمی نے ان کا پیچھا کیا ان میں سے ایک نے آپ کو دھکا دیا جس سے آپ رضی اللہ عنہا گر پڑیں اور آپؓ کا بہت خون ضائع ہوا اسی بیماری میں آپ رہیں حتی کہ آپؓ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. الاستیعاب (۱۸۵۳/۴).

۷۸-حضرت سیدہ رقیہ بنت محمد مصطفیٰ ﷺ

آپ رضی اللہ عنہا کے خاوند کا نام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہے آپ کی والدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں آپؓ نے اپنے خاوند حضرت عثمانؓ کے ساتھ مکہ کی طرف ہجرت کی تھی پھر ان کے ساتھ مدینہ طیبہ بھی ہجرت کی تھی جب آپؓ فوت ہوئیں تو حضور ﷺ غزوہ بدر میں مصروف تھے اور جب ان کی وفات کی خبر پہنچی تو اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ بدر میں اللہ کی نصرت کی بشارت بھی پہنچ گئی تھی۔ آپؓ کی عمر ۲۱ سال سے کچھ زائد تھی۔

آپ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں حضرت عبداللہ پیدا ہوئے اور چھ سال کی عمر میں وفات پا گئے حضور ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھایا تھا آپ کے فضائل بھی بے شمار ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔

۷۹۔ حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہؐ

یہ بھی حضرت عثمان ؓ کے عقد میں آئی تھیں جب کہ ان کی ہمشیرہ حضرت رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تھا آپ کی والدہ بھی حضرت خدیجہؓ الکبری ہیں۔ حضرت عثمان ؓ نے آپ سے ۳ھ میں نکاح کیا تھا اسی وجہ سے آپ کا لقب ذوالنورین تھا کیونکہ آپ حضور ﷺ کی دو بیٹیوں کے خاوند تھے اور حضرت عثمان ؓ کے علاوہ اور کسی شخص کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہوئی جو کسی نبی کی دو بیٹیوں کا خاوند ہوا ہو۔ لیکن ان کی حضرت عثمان ؓ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی آپ ؓ ۹ھ میں فوت ہوئیں اور آپ کی نماز جنازہ حضور ﷺ نے پڑھائی تھیں۔

(فائدہ) حضرت اسامہ بن زید اور حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم نے حضورؐ کو دیکھا کہ آپ ان کی قبر پر تشریف فرما تھے اور میں نے آپ کی آنکھوں کو دیکھا کہ آنسو بہا رہی تھی۔

آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کے مناقب دیکھنے کے لئے کتاب السمط الثمین فی مناقب امہات المؤمنین میں اس فصل کا مطالعہ فرمائیں جو حضور ﷺ کی بنات کے ساتھ مخصوص ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات

۸۵- حضرت سیدہ عائشۃ الصدیقہ بنت الصدیق حبیبہ بنت ابی بکر الحبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ رضی اللہ عنہا حضور کی اہلیہ محترمہ ہیں آپؓ کا نکاح سن ۱۰ ؁ میں مکہ شریف میں تین سال ہجرت سے پہلے ہوا تھا اس وقت آپؓ کی عمر سات سال تھی اور رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۹ سال کی تھی اور حضورؐ کی جب وفات ہوئی تو آپؓ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی آپ کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ نے چالیس سال کی عمر گزاری حضورؐ نے آپؓ کے علاوہ کسی کنواری خاتون سے نکاح نہیں کیا۔

آپؓ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہہ سب سے زیادہ عالم، سب سے بہترین رائے رکھتی تھیں آپؓ منگل کی رات رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو فوت ہوئیں وفات کا سن ۵۷ھ ہے اور آپؓ نے حکم دیا تھا کہ آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے چنانچہ آپؓ کو وتروں کی نماز کے بعد دفن کیا گیا اور آپؓ کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی آپؓ کی عمر ۶۵ سال تھی۔

(فائدہ) آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ کا نام ام رومان ہے جن کے حالات آگے آرہے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں محبت

کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب ترتھیں آپ رضی اللہ عنہا کے فضائل حادیث میں کثرت سے آئے ہیں قرآن کریم نے بھی آپ کا دفاع کیا ہے اور تہمت سے آپ کی براءت کا اعلان کیا ہے اوران احادیث میں سے جن سے آپ ﷺ فضیلت ثابت ہوتی ہے، ایک یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، **فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام**: ترجمہ۔عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر اور ایک حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے ان سے ایک دن فرمایا **یا عائشة :هذا جبرائيل يقرأ عليك السلام**: ترجمہ۔اے عائشہ یہ جبرائیلؑ ہیں اور آپ کوسلام کہہ رہے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا **وعليه السلام ورحمة الله** کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں اور میں ان کو نہیں دیکھ رہی ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ڈھونڈتے رہتے تھے اور فرماتے تھے "**این انا اليوم؟ این انا اليوم؟ این انا غدا ؟** میں آج کہاں ہوں میں آج کہاں ہوں میں صبح کہاں ہوں گا یہ آپ اس لئے فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں دیر ہو جاتی تھی تو اس وجہ سے ان کی باری کا انتظار رہتا تھا۔پھر جب میری باری آئی تو اس میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس دنیا سے اٹھایا اور ایک حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا "**انی لا علم اذا كنت عنی راضية، واذا كنت علی غضبى، فقلت: ومن این تعرف ذلک؟ قال: اما اذا كنت عنی راضية فانک تقولين: لا ورب محمدواذا كنت غضبى، قلت: لاورب**

ابـراهیـم"قـالـت: قـلـت: اجـل والله یـا رسول الله!ما اهجر الا اسمک.

ترجمہ: میں جانتا ہوں جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے اور جب تو ناراض ہوتی ہے میں نے عرض کیا آپ کو کیسے معلوم ہوتا تو فرمایا جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے تو کہتی ہے لاورب محمد رب محمد کی قسم اور جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو تو کہتی ہے لاورب ابراهیم رب ابراہیم کی قسم۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا خدا کی قسم یارسول اللہ یہ بات نہیں میں آپ کا صرف نام ہی چھوڑتی ہوں۔ (صحیح مسلم فی کتاب الفضائل باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا (۱۸۸۹/۴)۔

۸۱- حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ

آپؓ بھی حضور ﷺ کی اہلیہ ہیں آپؐ نے ان کے ساتھ ۳ھ میں نکاح کیا تھا پھران کوایک طلاق دی تھی تو حضرت جبرائیلؑ حضورؐ کے پاس تشریف لائے اورآپ ﷺ سے عرض کیا **یارسول اللّٰہ ان اللہ یامرک ان تراجع حفصة، فانها صوامة قوامة، وهي زوجتک في الجنة.**

ترجمہ۔ یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کوحکم دیتے ہیں کہ آپ حفصہ کی طرف رجوع کریں کیونکہ وہ روزہ رکھنے والی ہیں اور رات کوعبادت کرنے والی ہیں اور یہ جنت میں آپ کی بیوی ہوں گی۔

آپ شعبان میں ۴۵ھ میں فوت ہوئیں اورآپ کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی آپ رضی اللہ عنہا کے جنازے کی چار پائی مروان اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اٹھائی آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ صحابیات میں اور کوئی نہیں ہے جن کا نام حفصہ ہو۔

(فائدہ) حضرت حفصہ ام المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں آپ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے پہلے خنیس بن حذافہ بن قیس اسھمی سے نکاح کیا تھا اور یہ پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے اوران لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی پھر یہ حضرت خنیس رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے اور بہت خوب محنت کے ساتھ قتال کیا اور بڑے بہادروں کی طرح جنگ لڑی حتی کہ ان کے جسم کو تیروں نے چھلنی کردیا اور یہ اسی حالت میں گر

کر شہید ہو گئے حضرت خنیس رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے تو حضرت حفصہ نوجوان تھیں ۲۰ سال سے عمر زائد نہ تھی آپؓ کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے متعلق فکر ہوئی جیسا کہ عرب کی عادت ہے انہوں نے آپؓ کے لئے خاوند کے متعلق سوچا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا آپ سے نکاح کر دوں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بارے میں سوچوں گا پھر کچھ راتیں گزر گئیں تو یہی جواب دیا کہ میں نے یہی سوچا ہے کہ میں نکاح نہ کروں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی بات کی جیسی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہی تھی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی خاموش ہو گئے کیونکہ آپ کو علم تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تین سال بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا آپؓ کی طبیعت میں کچھ تیزی تھی اور غصہ بھی جلدی آ جاتا تھا جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو ایک طلاق دے دی لیکن حضرت جبرائیلؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم لے کر کے آئے کہ آپ اس طلاق میں حضرت حفصہ رضی للہ عنہا کی طرف رجوع کر لیں کیونکہ وہ نیک ہیں صائم وقائم ہیں اور یہ بھی کہ آپ کی جنت میں بیوی ہوں گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رجوع فرمالیا۔

۸۲- حضرت سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما

آپ حضورﷺ کی اہلیہ محترمہ ہیں اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان کے خاوند کا نام عبداللہ بن جحش تھا وہ عیسائی ہو گئے دنیا کی رغبت اور لالچ میں آ کر اپنا مذہب تبدیل کیا اور اسی حالت میں ہلاک ہوئے لیکن ام حبیبہ اسلام پر قائم رہیں پھر نجاشی حبشہ کے بادشاہ نے ان کا نکاح حضورﷺ کے ساتھ کر دیا اور نجاشی بادشاہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کو ۶ھ میں حضورﷺ کی طرف بھیج دیا۔

آپ ۴۴ھ میں فوت ہوئیں حضرت معاویہؓ کی ہمشیرہ تھیں اور آپؓ کی عمر ۷۰ سال سے کچھ زائد ہوئی۔

آپؓ کا نام رملہ بنت ابوسفیان ہے اور جو کہتے ہیں آپ کا نام ھند تھا، خطاء ہے تفصیل کے لئے دیکھو استیعاب (۱۹۲۹/۴)۔

(فائدہ) آپ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا تفصیلی واقعہ اس طرح سے ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے ان مہاجر مسلمانوں کے سامنے حبشہ میں حضرت ام حبیبہؓ کا خطبہ نکاح پڑھا جبکہ وہاں نجاشی بادشاہ بھی موجود تھا آپ کے خطبہ اور حضرت ام حبیبہؓ کا نکاح دینے اور حق مہر کے الفاظ یہ تھے۔

الحمد لله الملک القدوس السلام المومن المهيمن العزيز، اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدارسول الله وانه الذی بشربه عيسى ابن مريم اما بعد...فان رسول الله كتب الیّ ان ازوجه ام حبيبة بنت ابی سفيان فاجبت الى ما دعا اليه

رسول الله ﷺ وقد اصدقتها اربع مائة دينار .

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو مالک ہے قدوس ہے مؤمن ہے مہیمن ہے عزیز ہے میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہی ہیں جن کے متعلق حضرت عیسیٰ ابن مریم نے آنے کی بشارت دی تھی اس خطبے کے بعد میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ نے میری طرف یہ حکم لکھا ہے کہ میں ان کا نکاح ام حبیبہ بنت ابو سفیان کے ساتھ کر دوں تو میں نے اس بات کو قبول کیا جس کی حضور ﷺ نے خواہش فرمائی ہے، اور میں حضرت ام حبیبہ کا حق مہر چار سو دینار مقرر کرتا ہوں پھر انہوں نے وہ دینار حاضرین کے سامنے پلٹ دیئے۔

پھر حضرت خالد بن سعیدؓ نے گفتگو کرتے ہوئے درج ذیل خطبہ پڑھا، اور حضرت ام حبیبہ کے نکاح کو حضور ﷺ کی طرف سے قبول فرمایا اور ان کے حق مہر کو وصول کیا:

الحمدُ لله أحمدهُ وأستعينهُ، وأشهدُ أن لا إله إلا الله وحدهُ لا شريكَ له، وأشهد أن محمداً عبدهُ ورسوله أرسلهُ بالهدى و دين الحق ليظهرهُ على الدين كله، ولو كره المشركون... أما بعد- فقد أجبتُ إلى ما دعا إليه رسول الله - ﷺ - وزَوَّجتُه أم حبيبة بنت أبي سفيان، فبارك الله لرسوله - ﷺ.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں میں اس کی تعریف بھی کرتا ہوں اور اس سے مدد بھی چاہتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں ان کو اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا

کہ تمام ادیان پر اس کو غالب کر دے اگرچہ مشرکین اس کو ناپسند کریں اس خطبہ کے بعد میں اس پیغام کو قبول کرتا ہوں جو حضور ﷺ نے بھیجا ہے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا نکاح کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کے اس نکاح میں برکت دیں۔

پھر حضرت جعفر بن ابی طالب کے دیئے ہوئے دینار نجاشی بادشاہ نے خالد بن سعید کو دیدیئے اور حضرت خالد بن سعید نے وہ دینار اپنے قبضے میں لے لئے۔اس کے بعد جب یہ حضرات اٹھنا چاہتے تھے تو نجاشی بادشاہ نے ان سے کہا کہ انبیاء کرامؑ کی سنت یہ ہے کہ جب وہ نکاح کرتے ہیں تو ان کے نکاح پر کھانا کھلایا جاتا ہے پھر اس نے کھانا منگوایا تو تمام حضرات نے کھانا کھایا پھر چلے گئے۔

۸۳۔حضرت سیدہ ہند بنت ابی امیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ۶۰ ھ میں ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور یہ امھات المومنین میں سب سے اخیر میں وفات پانے والی ہیں آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۹۰ سال تھی۔

(فائدہ) حضور ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے آپ کا نکاح ابوسلمہ بن عبدالاسد بن ھلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا۔اوران سے آپ نے عمر، سلمہ، درہ اور زینب اولاد پیدا کی اور یہ اوران کے خاوند ابوسلمہ حبشہ کی طرف سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں میں سے تھے جب ان کا انتقال ہوگیا تو حضور ﷺ نے ان کے ساتھ نکاح کیا ان کے بھی بہت سارے مناقب ہیں ان میں سے ایک یہ ہے جس کو مسلم شریف ج احدیث نمبر ۱۹۰۶ میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے فرماتے ہیں کہ:

ان جبرائيل عليه السلام اتى النبى صلى الله عليه وسلم وعنده ام سلمة: قال. فجعل يتحدث ثم قام،فقال نبى الله صلى الله عليه وسلم لام سلمة: "من هذا" او كما قال. قالت هذا دحية قال فقالت ام سلمة: ايمُ الله!ما حسبته الا اياه.حتى سمعت خطبة النبى صلى الله عليه وسلم يخبرنا خبر جبرائيلؑ عليه السلام.

ترجمہ: حضرت جبرائیلؑ نبی کریمؐ کے پاس تشریف لائے حضور ﷺ اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے حضرت جبرائیلؑ حضور ﷺ کے ساتھ

گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ یہ کون تھے یا کوئی اور لفظ فرمائے تو حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا یہ دحیہ تھے ۔(حضرت جبرائیلؑ چونکہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے اس لئے حضرت ام سلمہؓ نے یہی خیال کیا کہ یہ دحیہ ہوں گے)۔راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت ام سلمہؓ نے یہ بھی فرمایا خدا کی قسم میرا خیال تو یہی تھا کہ یہ دحیہ ہی ہوں گے حتی کہ میں نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے) نبی کریم ﷺ کا خطبہ سنا جس میں وہ بیان کر رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے (اس وقت میں نے سمجھا کہ یہ جبرائیلؑ تھے۔

۸۴- حضرت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضور ﷺ کی اہلیہ محترمہ ہیں اور آپ ﷺ کی پھوپھی حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں۔ان کا پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح تھا پھر انہوں نے آپؓ کو طلاق دے دی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح نبی کریم ﷺ کے ساتھ آسمان میں کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کا ذکر کیا ہے۔**فلما قضی زید منها وطرًا زوجنا کها (الاحزاب :۳۷)**۔

ترجمہ: جب زید نے اپنی ضرورت اپنی جانب سے پوری کر لی تو ہم نے زینب سے آپ کا نکاح کر دیا اور حضرت زینبؓ بھی اس بات پر فخر کیا کرتی تھیں۔اور یہ نبی کریم ﷺ کی سب سے پہلی اہلیہ ہیں جو آپ ﷺ کے وفات کے بعد فوت ہوئی ہیں آپؓ کی وفات ۲۰ھ میں ہوئی ہے۔اور حضرت عمرؓ نے آپ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی کیونکہ آپؓ ہی اس وقت خلیفہ تھے اور حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کے حق میں فرمایا تھا" **انها لاواهة**" آپ بہت خشوع،تضرع اور انکساری کرنے والی ہیں آپ بہت صاف لہجے والی تھیں صلہ رحمی کرتی تھیں کثرت سے رشتہ داروں اور مساکین پر صدقہ خیرات فرماتی تھیں۔

(فائدہ) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب ہے حضور ﷺ نے آپؓ کے ساتھ ۵ھ میں نکاح کیا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۳ھ میں نکاح کیا تھا اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے

کہ اس سے پہلے آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں فضائل و مناقب بہت ہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

لم یکن احدٌ یسامینی فی حسن المنزلة من نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنده غیر زینب بنت جحش.

ترجمہ: حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بیویوں میں سے حسن منزلت کے اعتبار سے میرے مقابلے میں سوائے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کے اور کوئی نہیں تھی جو میرا مقابلہ کر سکتی۔

اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَسْرعُکُنَّ لحاقابی، اطولکن یدًا. ترجمہ: تم میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی وہ بیوی ہوگی جو تم میں سے لمبے ہاتھ والی ہوگی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے ہاتھ کی پیمائش کرتی تھیں کہ کس کا ہاتھ لمبا ہے لیکن حضرت زینبؓ کا ہاتھ ہم سب سے لمبا تھا کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں اور صدقہ کر دیتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بھی لمبے ہاتھ ہونے سے یہی تھی کہ جو صدقہ خیرات زیادہ کرتی ہوگی تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اہلیہ فوت ہوئیں تب ازواج مطہرات کو اس بات کا علم ہوا کہ اس کا معنی یہ تھا۔

۸۵۔حضرت سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں ان کی کنیت ام المساکین تھی کیونکہ آپؓ ان کے ساتھ بہت شفقت کرتی تھیں اور ان پر صدقہ کرتی تھیں حضور ﷺ نے ان کے خاوند کے شہید ہونے کے بعد ان سے نکاح کیا تھا ان کے خاوند کا نام عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ تھا اور آپ رضی اللہ عنہ احد کی جنگ میں شہید ہوئے تھے اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ طفیل بن حارث بن عبدالمطلب کی اہلیہ تھیں تو یہ شاذ قول ہے آپؓ حضور ﷺ کے نکاح میں تین مہینے رہیں اور پھر آپ کا انتقال ہو گیا اور خود حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۳۰ سال تھی۔

۸۶- حضرت سیدہ صفیہ بنت حیی الاسرائیلیہؓ

یہ حضرت موسی علیہ السلام کے بھائی ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سے تھیں حضور ﷺ نے ان کو اپنے لئے پسند فرمایا تھا اور ۷ھ میں آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس وقت آپؓ کی عمر ۱۷ سال تھی آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال رمضان المبارک ۵۰ھ میں ہوا اور عمر ۶۷ سال تھی۔

(فائدہ) آپ ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے ان کا نکاح سلام بن مشکم یہودی کے ساتھ تھا اور یہ شاعر تھا پھر اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں گئیں اور یہ بھی خیبر کی جنگ میں قتل ہوا پھر حضور ﷺ نے آپؓ سے نکاح کیا جب یہ گرفتار ہوئیں تو حضور ﷺ نے ان کو اختیار دیا تھا کہ چاہے تم اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹ جاؤ اور چاہے اپنے نفس کے لئے امان حاصل کرلو تو انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔

۸۷-حضرت سیدہ جویریہ بنت الحارث الخزاعیہ رضی اللہ عنہا

آپؓ بھی حضور ﷺ کی زوجو محترمہ ہیں صحیح قول یہی ہے کہ آپ حضور ﷺ کی اہلیہ ہیں حضور ﷺ کی لونڈی نہیں ہیں ۵۶ھ میں اور ایک قول کے مطابق ۵۰ھ میں آپؓ کا انتقال ہوا ہے آپؓ کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی تھی اور آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۷۰ سال تھی۔

(فائدہ) حضور ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح مشافع بن صفوان المصطلقی کے ساتھ تھا پھر جب غزوہ بنی مصطلق ہوا تو یہ مال غنیمت میں ثابت بن قیس بن شماس کے حصے میں آئیں ان کا نام برہ تھا پھر حضور ﷺ نے ان سے نکاح کیا اور ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا اور یہ بہت خوش شکل خاتون تھیں ابن ہشام کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے خریدا تھا اور پھر آزاد کیا تھا اور ان کا چار سو درہم مہر مقرر کیا تھا پھر ان سے نکاح کیا تھا جب ان کے نکاح میں آنے کا واقعہ معروف ہوا تو جتنے بھی ان کے رشتہ داروں میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس لوگ قیدی ہوئے تھے اور غلام بن رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سب کو آزاد کر دیا اور یہی کہا کہ یہ حضور ﷺ کا سسرالی خاندان ہے ہم ان کو غلام نہیں رکھ سکتے تو یہ ایسی خاتون ہوئیں کہ ان کی وجہ سے ان کی قوم آزاد ہوئی اور یہ اپنی قوم کے لئے بابرکت ہوئیں چنانچہ ان کے بنی مصطلق کے لوگوں میں سے سو آدمیوں کو غلامی سے آزاد کیا گیا۔

آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال ربیع الاول میں ہوا بعض ۵۰ھ کہتے ہیں

بعض ۵٦ھ کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھوالاستیعاب وصفة الصفوة لابن جوزی.

۸۸-حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب ام زبیر رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی پھوپھی ہیں عوّام کی اہلیہ ہیں اور زبیر بن عوّام کی والدہ ہیں آپؓ نے بڑی طویل عمر پائی تھی اور ۲۰ھ میں انتقال فرمایا اور حضور ﷺ کی پھوپھیوں میں سے ان کے علاوہ اور کوئی مسلمان نہیں ہوئیں تھیں آپؓ کو جنت البقیع میں مغیرہ بن شعبہؓ کے گھر کے صحن میں دفن کیا گیا خلافت عمرؓ کا زمانہ تھا ان کی عمر ۷۳ سال ہوئی ہے۔

۸۹- حضرت ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا

آپ حضور ﷺ کی لونڈی ہیں ۱۰ھ میں آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا جب حضور ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے تھے۔

(فائدہ) آپ رضی اللہ عنہا بنو قریظہ کے حکم نامی آدمی کے نکاح میں تھیں پھ[illegible]ب [illegible] قریظہ گرفتار ہوئے تو حضرت ریحانہؓ کو حضور ﷺ کے لئے گرفتار کیا گیا۔ تو [illegible] ﷺ نے ان کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا اور حضور ﷺ کی زوجیت ہی میں آپ کا انتقال ہوا اور یہ بھی کہا گیا کہ آپ بنو نضیر قبیلہ کی تھیں لیکن پہلی بات زیادہ معتبر ہے۔

۹۰۔ حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

آپؓ حضور ﷺ کی لونڈی تھیں اور آپؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی والدہ تھیں آپ رضی اللہ عنہا کو مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندریہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں محرم ۱۵ھ میں انتقال ہوا لوگ بڑی کثرت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازہ میں شریک ہوئے۔

(فائدہ) مقوقس بادشاہ نے آپؓ کو ۷ھ میں آپ کی بہن سیرین کے ساتھ ایک ہزار مثقال سونا دے کر کے بھیجا تھا اور ۲۰ کپڑے نفیس اور دلدل نامی ایک خچر اور یعفور نامی گدھا روانہ کیا تھا اور یہ سب حضور ﷺ کے پیغام رساں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ روانہ کیا تو حضرت حاطب نے حضرت ماریہؓ کو اسلام پیش کیا تو وہ مسلمان ہوگئیں اسی طرح سے ان کی بہن کو بھی اسلام کی ترغیب دی تو وہ بھی مسلمان ہوگئیں آپ ﷺ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو بہت پسند کرتے تھے آپ کی مدینہ میں ایک جگہ تھی عاریہ اس میں ٹھہرایا تھا۔ آج اس کا نام مشربہ ام ابراہیم ہے حضور ﷺ اپنے گھر سے ان کے ہاں جایا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے ان کو پردہ دے دیا تھا لیکن نکاح نہیں کیا تھا چونکہ آپؓ ملک یمین کی لونڈی تھیں حضور ﷺ سے آپ کو امید ہوئی تو وہیں بچہ ہوا حضور ﷺ کی لونڈی حضرت سلمٰی نے ان کو اٹھایا پھر سلمٰی کے خاوند رافع حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور حضرت ابراہیم کی پیدائش کی مبارک دی تو حضور ﷺ نے حضرت سلمٰی کے خاوند کو

ایک غلام بطور ہدیہ عطا فرمایا اور یہ واقعہ ۸ھ کا ہے ذوالحج کے مہینے کا اور انصار صحابہ کرام ﷺ حضرت ابراہیم کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے اور وہ سب چاہتے تھے کہ حضرت ماریہؓ کو ہم حضور ﷺ کی خدمت کے لئے فارغ چھوڑ دیں اور ان کے بچے کی خدمت ہم خود کریں۔

دیگر صحابیات

۹۱-حضرت سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا

آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ ہیں اور حضرت صدیقہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں حضور ﷺ کے زمانہ میں آپؓ کا انتقال ہوا اور حضور ﷺ نے آپؓ کو قبر میں اتارا اور ان کے لئے استغفار کیا مغفرت کی دعا مانگی اور یہ فرمایا۔

"مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَنْظُرَ الی امرأة من الحور العین فلینظر الی ام رومان"

ترجمہ: جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ حورعین میں سے کسی عورت کو دیکھے تو وہ ام رومان کو دیکھ لے۔

۹۲۔حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا نام سھلہ ہے آپؓ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں حضور ﷺ کثرت سے ان کے گھر دو پہر کو جا کر آرام کرتے تھے یہی خاتون ہیں جنہوں نے حضور ﷺ سے مسئلہ پوچھا اور کہا ان اللہ لا یستحیی من الحق ھل علی المرأۃ من غسل اذا ھی احتلمت قال نعم اذا رات الماء ".

ترجمہ: اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتے آپ یہ فرمائیں کہ اگر عورت کو بد خوابی ہو جائے تو کیا اس پر غسل ہوگا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھ لے۔ (صحیح مسلم کتاب الحیض باب وجوب الغسل علی المراۃ جلد ا حدیث نمبر۔۲۵-۲۵۱)

۹۳-حضرت سبیعہ بنت الحارث الاسلمیہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں آپ سے فقہاء مدینہ اور کوفہ نے حدیث کی روایت کی ہے اور یہ حدیث بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہ نے ہی روایت کی ہے۔ **اذا وضعت المرأة حملها فقد مضت عدتها** . ترجمہ: جب عورت بچہ جن دے تو اس کی عدت ختم ہو جاتی ہے۔

یہ حدیث اس عورت کے متعلق ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور وہ حالت حمل میں ہو۔

حصہ سوم

ماخوذ از

مشاہیر علماء الامصار

امام ابن حبان البستیؒ

ترجمہ

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور

دامت برکاتہم

وضاحت

امام ابن حبان مصنف صحیح ابن حبان نے اپنی کتاب مشاهیر علماء الامصار میں سولہ سو سے زائد اکابر صحابہ، تابعین، تبع تابعین کا تذکرہ کیا ہے الحمدللہ ہم نے اس پوری کتاب کا ترجمہ لکھ دیا ہے اس کتاب میں مدینہ طیبہ میں جن صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے مدفون ہونے کا ذکر آیا ہے ان کو ہم نے اس کتاب کی زینت بنا دیا ہے۔

ناچیز نے مشاهیر علماء الامصار کا ترجمہ سیدی حضرت نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس کی اشاعت بھی آپ خود ہی فرما رہے ہیں۔

حصہ سوم میں اور اس کے بعد جو نام آرہے ہیں ان کے شروع میں ہم نے وہ مسلسل نمبر ذکر کر دیئے ہیں جو شروع کتاب سے چلے آرہے ہیں، سلیش کے بعد کے جو چیدہ چیدہ نمبر ہیں وہ مشاهیر علماء الامصار کے ترجمہ نمبر ہیں انہیں سلیش کے بعد والے نمبروں کو مشاهیر علماء الامصار کا حوالہ نمبر سمجھ لیں اگر اصل کتاب کی طرف مراجعت کی ضرورت ہو تو یہی نمبر مشاهیر علماء الامصار میں تلاش کر کے اس صاحب ترجمہ کے حالات آپ دیکھ سکتے ہیں۔

اس حصہ سوم میں حصہ اول کی مناسبت سے کئی صحابہ کرامؓ کے نام دوبارہ بھی آگئے ہیں جن کو ہم نے اس لئے دوبارہ ذکر کر دیا ہے تا کہ ان کے حالات میں جو ہماری ان دونوں کتابوں میں مضامین کا فرق، تفصیل اور اضافات ہیں وہ قارئین کے سامنے آجائیں۔

امداد اللہ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿۱/۹۴﴾

چونکہ اس حصے کے مضامین امام ابن حبان کی کتاب مشاہیر علماء الامصار میں سے ترجمہ کر کے لئے گئے ہیں امام ابن حبان نے مدینہ طیبہ کے حضرات کا ذکر جناب محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرہ مبارک سے شروع کیا تھا بعد میں مدینہ کے صحابہ کا ذکر کیا تھا ہم نے آپ کا نام مبارک یہاں صحابہ کے تذکرے میں سے اٹھا کر کتاب کے بالکل شروع میں ذکر کیا ہے تا کہ کوئی آپ کا نام پڑھ کر صحابہ کے ذکر میں آپ کو نہ ملا دے۔ (امداداللہ انور)

﴿۲/۹۵﴾

حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ الصدیق رضی اللہ عنہ

ہیں آپ کا نام عبداللہ ہے لقب عتیق ہے۔ آپ کے والد حضرت قحافہ کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر ہے یہ قریش بن مالک بن نضر ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والدہ ام خیر بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہیں۔ آپ اسی دن خلیفہ ہوئے جس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دوسرے دن خطبہ دیا جس دن آپ کی بیعت ہوئی۔ جب صحابہ کرامؓ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ کی عام بیعت کی اور آپ کو

خلیفہ رسول اللہ کا نام دیا اور آپ کا معاملہ ظاہر اور پوشیدہ ہر حالت میں مستقیم ہو گیا سوائے حضرت علی بن ابی طالبؓ اور ان کے ساتھ ہو ہاشم کی ایک جماعت کے یہ حضرات حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے پیچھے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ ماہ بعد فوت ہوئیں اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور ان حضرات نے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تھی۔ جیسا کہ ہم نے اس بات کو کتاب الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلتے رہے۔ اپنے نفس اور مال کو دین کے غالب کرنے میں خرچ کیا اور دین میں حرام چیزوں سے روکا اور جو چیزیں دین لازم کرتا ہے ان کو قائم کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات سوموار کی رات سترہ جمادی الثانی کو ہوئی۔ آپ کی خلافت دو سال تین ماہ بائیس دن رہی آپ کی عمر جس دن آپ فوت ہوئے باسٹھ سال تھی۔ آپ کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں رات کے وقت دفن کیا گیا۔ آپ کو قبر میں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبداللہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم اجمعین نے اتارا اور آپ کے والد حضرت ابو قحافہ کو آپ کی وراثت میں سے چھٹا حصہ دیا گیا تھا۔

﴿۳/۹۶﴾

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی

بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک ابوحفص العدوی۔

حضرت عمرؓ کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ھشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا جو ابوجہل کی بہن تھیں آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں خلیفہ بنایا تھا۔اس عہد کے ساتھ جس کو آپ نے اپنی اس بیماری میں لکھا تھا جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔

چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔انہوں نے اللہ کے دین کا دفاع کیا۔اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طریقوں کو غالب کرنے کی بھرپور کوشش کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں بہت سے شہر فتح کروائے۔اور آپ کی طرف اموال سمٹ آئے تھے۔بغیر اس کے کہ آپ نے اس میں اس بے رحم اور زائل ہونے والی دنیا کی کسی چیز میں اپنے آپ کو ملوث نہ کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوئی۔

آپ کو ابولؤلؤہ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اس نے خنجر سے قتل کیا یہ بدھ کے دن آیا جب کہ ذوالحج مہینے کی چار راتیں باقی تھیں اور فجر کی نماز میں آپ پر اور کیا آپ پر پیچھے سے تین اور کیے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات جب ہوئی تھی تو آپ کی عمر پچپن سال تھی۔آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور چار راتیں رہی۔آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا اور آپ کو حضرت عثمان بن عفانؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے قبر میں اتارا تھا۔

﴿۴/۹۷﴾

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب

آپ کی تین کنیتیں تھیں۔ ابو عمرو، ابو عبداللہ، ابو لیلیٰ

حضرت عثمان کی والدہ کا نام اروٰی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس تھا۔ آپ کی والدہ کی والدہ کا نام بیضاء ام حکیم بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف تھا۔ آپ چھ حضرات کے مشورے سے خلیفہ بنائے گئے۔ وہ چھ حضرات یہ ہیں۔ حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت زبیر بن عوام اور ان حضرات میں چھٹے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خود تھے۔ جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے اپنی کتاب کتاب الخلفاء کے اندر ذکر کیا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دین صحیح کے ساتھ اپنے آپ کو چمٹائے رہے۔ اگرچہ لوگوں نے آپ کو آپ کی زندگی میں ملوث کرنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے محفوظ رکھا یہاں تک کہ جمعہ کے دن ذی قعدہ کی رات میں آپ کا محاصرہ کیا گیا اور آپ اس حصار میں انچاس دن تک رہے۔

حضرت علی بن ابی طالبؓ بنو ہاشم میں آپ کا دفاع کرتے رہے اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی حضرت عثمان کے ان حضرات میں سے تھے جو قریش میں حضرت عثمان کی اطاعت کرتے تھے یہاں تک کہ سودان بن

حمزان مرادی نے رات کو چوڑے پھل کے ساتھ حملہ کیا اور اس نے آپ کو اسی چوڑے پھل سے مارا جب کہ آپ سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور سب سے پہلا قطرہ آپ کے خون کا اللہ کے ارشاد فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ پر گرا۔

آپ کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال رہی آپ کو مغرب اور عشاء کے درمیان دفن کیا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ یہ ہفتے کی رات تھی۔ ابھی ذوالحج کی آخری بارہ راتیں رہتی تھیں۔ اور آپ کو قبر میں آپ کی بیوی حضرت نائلہ اور ام البنین نے اتارا تھا۔

﴿٦/٩٨﴾

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں آپکی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کو زہر دیا گیا۔ حتی کہ وہ زہر آپ کے جگر تک چلا گیا۔ آپ نے اپنے معاملات حضرت حسین کی طرف سپرد کرنے کی وصیت فرمائی۔ آپ مدینہ طیبہ میں ربیع الاول کے مہینے میں ۵۱ ھ میں فوت ہوئے۔ جب کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارات کے دس سال گذر چکے تھے آپؓ کی نماز جنازہ حضرت سعید بن العاصؓ نے پڑھائی تھی۔ آپ کو بقیع غرقد (جنت البقیع) کے قبرستان میں دفن کیا گیا تھا۔

﴿٧/٩٩﴾

حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ بھی حضرت فاطمۃ الزاہرء رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے۔ آپ کی

کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کے اور حضرت حسن کے درمیان صرف ایک طُہر کا فاصلہ ہے۔ اس کے بعد حضرت فاطمۃ الزاہراء رضی اللہ عنہا کو آپ کا حمل ہوا تھا۔ آپ دس محرم کو کربلا میں ہفتے کے دن ۶۱ ھ میں قتل کیا گیا جب کہ آپ پیاسے تھے یزید بن معاویہ کی حکومت تھی آپ کے سر کو شام کی طرف لے جایا گیا آپ کے سر کے دفن ہونے کی جگہ کے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ کا سر دمشق میں باب فرادیس کی فصیل کے تیسرے برج میں دفن ہے۔ اور بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ کا سر جامع مسجد دمشق میں ستون کی جڑ میں قبلہ کی دائیں طرف قبہ ءخضراء کے پہلو میں ہے۔ میں نے بھی یہ ستون دیکھا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ کا سر مبارک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر میں میں دفن ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یزید بن معاویہ نے آپ کے سر کو اپنے والد کی قبر میں دفن کیا تھا کہ میں حضرت حسین کی وفات کے بعد آپ کی حفاظت کروں گا اور آپ کے جثہ کے متعلق کوئی شک نہیں ہے کہ وہ کربلا میں ہی ہے۔

﴿۱۰/۱۰۰﴾

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کے والد کا نام مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب ہے۔

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ آپ اپنے قصرِ عقیق میں فوت ہوئے تھے۔ اور آپ کے جنازے کو لوگوں کے کندھوں پر مدینہ طیبہ میں ۵۵ ھ میں لایا گیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۵۸ ھ میں لایا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ مروان

بن حکم نے پڑھائی تھی۔ یہ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کے گورنر تھے۔ جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی عمر چونسٹھ سال تھی۔

﴿۱۰۱/۱۱﴾

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

ابن عمر بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی بن غالب۔

آپ کی کنیت ابوالأعور تھی آپ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ آپ کو اور حضرت طلحہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قافلے کی جاسوسی کے لیے بھیجا تھا۔ یہ حوران سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ بدر سے فارغ ہونے کے بعد واپس ہوئے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے مال غنیمت سے ان کے حصے نکالے تھے اور ان کو اجر میں شریک کیا تھا۔ حضرت سعید مدینہ طیبہ میں ۵۱ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر ۷۰ سال سے زیادہ تھی۔ آپ کو حضرت سعد بن وقاص اور حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب نے قبر میں اتارا تھا۔

﴿۱۰۲/۱۲﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

ابن عبد عوف بن الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کا نام قبل از اسلام عبد عمرو تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ آپ حضرت

عثمان کے خلافت کے ابھی چھ سال باقی تھے کہ آپ فوت ہوئے۔ آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔ آپ بھی جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

﴿۱۵/۱۰۳﴾

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت اور جعفر ہے آپ کی والدہ کا نام حضرت اسماء بنت عمیس بن کعب بن ربیعہ الخشعمی ہے حضرت اسماء نے آپ کو حبشہ کے ملک میں ہجرت کے سالوں میں سے پہلے سال میں جنا تھا۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ طیار کو سخاوت کا قطب کہا جاتا تھا۔ آپ ۸۰ ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے جس سال جحاف کا سیلاب آیا تھا جو مکہ میں حجاج کو بہا کر لے گیا تھا آپ اپنی داڑھی کو مہندی لگایا کرتے تھے۔

﴿۱۶/۱۰۴﴾

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے کنیت ابوالفضل تھی۔ آپ کی والدہ جناب بن کلب بن مالک بن النمر بن قاسط کی بیٹی تھیں۔ آپ کی پیدائش ہاتھی والوں کے واقعہ سے تین سال پہلے ہوئی تھی۔ اور ۳۲ ھ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ رنہ کی خلافت کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے۔ آپ کی عمر ۸۸ سال تھی۔ مدینہ طیبہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔

﴿۲۴/۱۰۵﴾

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور آپ کے محبوب کے بیٹے تھے آپ کی کنیت ابو یزید ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابو محمد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو زید ہے آپ حضرت عثمان بن عفانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے آپ کی انگوٹھی کا نقش حِبُّ رَسُوْلِ اللہ تھا۔

﴿۲۵/۱۰۶﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو آپ بنو جشم بن خزرج قبیلے سے تعلق رکھتے تھے آپ ان حضرات صحابہ کرامؓ میں سے تھے جو اپنے والد کے ساتھ دونوں عقبہ کی جنگوں (عقبہ اولی اور ثانیہ) میں شریک ہوئے تھے پھر جنگ بدر میں شریک ہوئے اور انہیں غزوات میں آپ شریک رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلتہ البصیر میں آپ کے لیے پچیس مرتبہ دعا کی تھی آپ کی کنیت ابو عبداللہ تھی آپ کے والدان حضرات میں سے تھے جو احد میں شہید ہوئے تھے۔ حضرت جابر مدینہ میں فوت ہوئے اس سے پہلے آپ نابینا ہوگئے تھے وفات کا ۷۸ھ ہے آپ مہندی لگاتے تھے آپ کی وفات کے دن چونسٹھ سال عمر تھی۔

﴿۱۰۷/۲۶﴾

حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام سعد بن مالک بن سنان الخزرجی ہے۔ آپ سادات انصار میں سے تھے آپ کے والدان حضرات میں سے تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ آپ مدینہ طیبہ میں واقعہ حرہ کے بعد ۶۴ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۱۰۸/۲۹﴾

حضرت رافع بن خدیج بن رافع انصاری حارثی رضی اللہ عنہ

آپ کی دو کنیتیں ہیں ابوعبداللہ ابوخدیج آپ مدینہ طیبہ میں ۷۳ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۱۰۹/۳۰﴾

حضرت حکیم بن حزام بن خویلد القرشی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوخالد ہے آپ کی پیدائش مکہ میں ہاتھی والوں کے واقعہ سے تین سال پہلے ہوئی تھی آپ کی والدہ کعبہ میں داخل ہوئیں وہیں آپ کو دردزہ شروع ہوا اور حضرت حکیم بن حزام کعبے کے اندر پیدا ہوئے اور قبل از اسلام میں ساٹھ سال کی عمر گذاری اور زمانہ اسلام میں بھی ساٹھ سال کی عمر گذاری اور جب آپ فوت ہوئے تو ایک سو بیس سال کی عمر تھی ۵۴ میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔

﴿۳۴/۱۱۰﴾

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار آپ اس قوم میں سے تھے جن کو بنو مغالہ کہا جاتا تھا اور مغالہ عدی بن مالک بن نجار کی والدہ کا نام ہے۔

آپ کی کنیت ابوالولید ہے آپ ان حضرات میں سے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع اپنے ہاتھوں سے اور اپنی تلواروں سے اور اپنی زبان کی مدد سے کیا کرتے تھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دشمنوں کی مذمت کرو جبرائیل بھی تمہارے ساتھ ہیں پھر فرمایا اے اللہ ان کی روح القدس کے ساتھ تائید فرما۔

آپ حضرت علی بن ابی طالب کے زمانہء قتل میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ آپ کی اور آپ کے والد کی اور آپ کے دادا کی عمر برابر تھی۔

﴿۳۵/۱۱۱﴾

حضرت جبیر بن مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ

ابن نوفل بن عبد مناف القرشی آپ کی کنیت ابوسعید ہے آپ ان حضرات میں سے ہیں جن کی زمانہء جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں عظمت تھی کہا گیا ہے کہ آپ کی کنیت ابومحمد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو عدی ہے آپ ۴۹ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ حضرت رافع بن خدیج کے ساتھ ایک ہی دن میں ۷۳ھ میں فوت

ہوئے اور حضرت رافع بن خدیج آپ سے عمر میں زیادہ تھے۔

﴿۳۶/۱۱۲﴾

حضرت اسید بن حضیر بن سماک الاشہلی رضی اللہ عنہ

آپ سادات انصار میں سے تھے اور ان صحابہ کرام میں سے تھے جو جنگ عقبہ اولی اور ثانیہ اور جنگ بدر اور تمام جنگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے آپ کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے ابو عتیق ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے ابو حضیر ہے آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۲۰ ھ میں فوت ہوئے اور آپ کی نماز جنازہ بھی حضرت عمر بن خطاب نے پڑھائی تھی آپ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

﴿۳۹/۱۱۳﴾

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حارث بن ربعی بن رافع الانصاری السلمی ہے آپ بنو سلمہ بن سعد قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کا نام نعمان بن ربعی تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عمرو بن ربعی تھا آپ مساوات انصار میں سے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کے زمانہ میں شہسواروں میں سے تھے مدینہ طیبہ میں ۵۴ ھ میں فوت ہوئے آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۴۲/۱۱۴﴾

حضرت طفیل بن حارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ

آپ سادات قریش میں سے تھے آپ اور حضرت سفیان بن حارث جو آپ کے بھائی تھے ۳۰ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۴۴/۱۱۵﴾

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام زید بن سہل بن اسود ہے آپ حضرت انس بن مالک کی والدہ کے خاوند تھے اوران حضرات صحابہ کرام میں سے تھے جو جنگ بدر میں اور تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے آپ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار فوجیوں میں سے تھے آپ مدینہ طیبہ میں سنہ ۳۴ھ میں فوت ہوئے۔آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان بن عفان نے پڑھائی تھی آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۴۶/۱۱۶﴾

حضرت ابوہریرۃ الدوسی رضی اللہ عنہ

آپ کے نام میں اختلاف کیا ہے بعض علماء کا خیال ہے آپ کا نام عمیر بن عامر بن عبد ہے اور بعض کہتے ہیں سکین بن عمرو ہے اور بعض کہتے ہیں عبداللہ بن عمر ہے اور بعض کہتے ہیں عبدالرحمٰن بن صخر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کا نام عبدشمس ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ آپ کا نام عبدنہم ہے اور بعض کا قول ہے کہ عبد عمرو ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کا نام جاہلیت

میں عبد نہم تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا اور یہ اشبہ ہے آپ ۷ھ میں خیبر کے سال میں اسلام لائے تھے آپ ان حفاظ صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت صحبت میں رہے تھے اور فقر وفاقہ کو برداشت کرتے رہے تھے آپ کی دعا یہ تھی اے اللہ مجھے ۶۰ تک زندہ نہ رکھنا چنانچہ آپ ۵۸ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہو گئے تھے۔

۴۷/۱۱۷

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ اَسدی رضی اللہ عنہ

آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند احادیث مروی ہیں کیونکہ آپ عبادت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور علم کی بات بہت کم ذکر کرتے تھے صرف ضرورت کے وقت' آپ سے اہل مدینہ نے روایت کی ہے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا ہے۔

۵۲/۱۱۸

حضرت عبداللہ بن سلام بن حارث الخزرجی رضی اللہ عنہ

آپ بنی قینقاع قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے آپ کی کنیت ابو یوسف تھی آپ اسلام لانے سے پہلے بھی بڑے عالم تھے آپ کا نام اسلام سے پہلے حصین تھا پھر آپ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا تھا۔ آپ فقہاء صحابہ میں سے تھے اور کتابوں کے علماء صحابہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا آپ کی دفات مدینہ طیبہ میں ۴۳ھ میں ہوئی تھی۔

﴿۵۳/۱۱۹﴾

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم الاعمی القرشی رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عبداللہ بن عمرو بن شریح ہیں آپ کا نام اسلام لانے سے پہلے حصین تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۵۴/۱۲۰﴾

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے آپ مدینہ طیبہ میں ۷۸ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۵۶/۱۲۱﴾

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ

آپ کا نام بشیر بن عبدالمنذر بن زبیر ہے آپ جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور وہ اس لیے کہ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنا جانشین مقرر کیا تھا جب آپ جنگ بدر کی طرف گئے تھے اور آپ کا بھی حصہ نکالا تھا اور آپ کو بھی اس جنگ کے ثواب میں شریک کیا تھا آپ تین بھائی تھے۔ ابولبابہ، مبشر اور رفاعہ یہ تینوں عبدالمنذر کے بیٹے تھے حضرت ابولبابہ مدینہ میں حضرت علی بن ابی طالبؓ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔

﴿۱۲۲/۵۷﴾

حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ ان حضرات میں سے ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے اور ان حضرات میں سے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس غار کی راتوں میں آتے جاتے تھے یہ رات کے وقت حضرت ابوبکرؓ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور جو خبر ہوتی تھی ان تک پہنچاتے تھے اور کفار مکہ کے مکروفریب سے آگاہ کرتے تھے پھر راتوں رات مکہ کی طرف لوٹ آتے تھے اور صبح اس حالت میں کرتے تھے جیسا کہ آپ رات کو مکہ میں ہی رہے ہیں آپ مدینہ طیبہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات سے پہلے فوت ہوئے تھے اللہ تعالیٰ ان سے اور تمام مؤمنین سے راضی ہو۔

﴿۱۲۳/۵۸﴾

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس انصاری

آپ ان حضرات صحابہ میں سے تھے جو بدر میں شریک ہوئے تھے اور زمانہ خلافت حضرت عثمان بن عفان میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور یہی صحابی ہیں جن کے بارے میں روایت کیا جاتا ہے کہ آپ نے وفات کے بعد بھی کلام کیا تھا آپ کو غشی ہوگئی تھی لوگوں نے سمجھا کہ آپ فوت ہوگئے ہیں پھر جب افاقہ ہوا تو آپ نے کچھ کلمات کہے پھر آپ وفات پا گئے۔

﴿۵۹/۱۲۴﴾

حضرت انیس بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ

حضرت ابومرثد کا نام کناز بن حصین ہے آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے جنگ حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر لڑے تھے۔ آپ کی کنیت ابویزید تھی مدینہ طیبہ میں ربیع الاول ۲۰ ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۶۰/۱۲۵﴾

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعة العنزی العدوی رضی اللہ عنہ

آپ یمن کے قبیلہ عنزہ میں سے تھے یہ قبیلہ بنوعدی کا حلیف تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قبیلے میں تشریف لے گئے جب کہ حضرت عبداللہ بن عامر لڑکے تھے آپ نے خود صحابہ کرامؓ سے کثرت سے احادیث روایت کی ہیں ۸۹ ھ میں مدینہ میں فوت ہوئے۔

﴿۶۱/۱۲۶﴾

حضرت ابوعیاش الزرقی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام زید بن نعمان ہے آپ بنی زریق قبیلہ سے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار صحابہ میں شمار ہوتے تھے اور مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۶۲/۱۲۷﴾

حضرت اوس بن صامت بن قیس رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں جنگ بدر میں اور بڑے بڑے معرکوں میں حضور کے ساتھ شریک ہوئے اور مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے آپ کی عمر ۸۵ سال تھی۔

﴿۶۳/۱۲۸﴾

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

ابن ابی کعب بن القین بن کعب انصاری السلمی

آپ بنوسلمہ بن سعد قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اوران حضرات صحابہ میں شامل تھے جو جنگ عقبہ میں اور جنگ بدر میں سوائے تبوک کے باقی تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے آپ نقباء اور شعراء صحابہ میں شمار ہوئے تھے اوران لوگوں میں سے تھے جن کا جوانی میں دبدبہ تھا اوراونچی شہرت تھی آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے مدینہ طیبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دنوں میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۶۴/۱۲۹﴾

حضرت ثابت بن قیس بن زید بن نعمان الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوزید ہے یہ وہ صحابی نہیں ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن پاک یاد کرلیا تھا آپ مدینہ طیبہ میں حضرت عثمان کے شروع خلافت میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۶۵/۱۳۰﴾

حضرت زید بن جاریہ بن عامر العمری الاَوسی رضی اللہ عنہ

آپ حضرت مجمّع بن جاریہ کے بھائی تھے قبیلہ بنوعمرو بن عوف انصار سے تعلق رکھتے تھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۶۶/۱۳۱﴾

حضرت ابولیلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام اوس بن خولیٰ بن عبداللہ ہے آپ جنگ بدر میں اور بڑے بڑے معرکوں میں حضور کے ساتھ شریک رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے وقت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت قثم اور شقران کے ساتھ شریک تھے آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۶۸/۱۳۲﴾

حضرت خوّات بن جبیر بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ

آپ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں شامل تھے آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابوصالح ہے مدینہ طیبہ میں ۴۰ھ میں فوت ہوئے آپ کی عمر ۷۴ سال تھی۔

﴿۱۳۳/۶۹﴾

حضرت ابو الیَسَر رضی اللہ عنہ

آپ کا نام کعب بن عمرو بن عباد انصاری السلمی ہے آپ مدینہ طیبہ میں ۵۵ھ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ ولایت میں فوت ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ وہ آخری صحابی ہیں جو اہل بدر میں سے اخیر میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۴/۷۱﴾

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ

آپ بنو دینار بن نجار قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے حضرت عمرو بن یحییٰ المازنی کے دادا ہیں آپ جنگ حرہ میں ۶۳ھ میں ذی الحجہ میں مدینہ طیبہ میں شہید کیے گئے۔

جنگ حرہ کو جنگ حرہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یزید بن معاویہ نے مدینہ طیبہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تھا اور صحر بن ابو جھم کو امیر مقرر کیا تھا وہ لشکر کے مدینہ کی طرف چلنے سے پہلے مر گیا پھر یزید بن معاویہ نے اس لشکر پر اس کے بعد مسلم بن عقبہ المری کو امیر بنایا جو اس لشکر کو لے کر چل پڑا حتی کہ مدینہ طیبہ اس نے اپنے لشکر کو پہنچایا اور اہل مدینہ کے ساتھ لڑا اور ان کو شکست دی اور مدینہ طیبہ کو تین دن تک لوٹ مار کے لیے اور قتل و غارت کے لیے مباح قرار دیا یہ واقعہ ذی الحج کے آخری دنوں میں ہوا تھا ۶۳ھ تھا اسی وجہ سے اس کا نام واقعہ حرہ پڑ گیا۔

﴿۷۲/۱۳۵﴾

حضرت عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ وہ صحابی ہیں جن کو اذان کا خواب دکھایا گیا تھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے آپ ان صحابہ میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جنگ عقبہ میں بھی آپ مدینہ طیبہ میں ۳۲ھ میں فوت ہوئے عمر ۶۴ سال تھی آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان بن عفان نے پڑھائی تھی۔

﴿۷۴/۱۳۶﴾

حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش الأشہلی الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ کے بھائی تھے آپ کی کنیت ابوعوف تھی آپ عقبہ ثانیہ اور جنگ بدر میں شریک ہوئے مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کے زمانہ ولایت میں فوت ہوئے آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۷۶/۱۳۷﴾

حضرت صہیب بن سنان بن مالک رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عبداللہ بن جدعان التیمی کے آزاد کردہ غلام تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ان کے حلیف تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے کنیت ابو یحیٰ ہے آپ صالحین اور قراء میں شمار ہوئے ہیں مدینہ طیبہ میں شوال کے مہینے میں ۳۸ھ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے تھے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

﴿۱۳۸/۷۷﴾

حضرت ابو حُمید الساعِدی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن (زید بن) منذر ہے بنو ساعدہ بن کعب بن خزرج قبیلہ سے تعلق ہے آپ انصار کے صالح اور قراء حضرات میں سے تھے اور ان حضرات میں سے تھے جو حفظ نماز کی پابندی کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے طرز کے مطابق نماز ادا کرتے تھے دین کے بالکل پابند تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۹/۷۸﴾

حضرت کعب بن عجرۃ السالمی الأنصاری المدنی رضی اللہ عنہ

آپ بنو دینار بن نجار قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے آپ کی کنیت ابو محمد ہے ۵۲ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے عمر ۷۵ سال تھی۔

﴿۱۴۰/۷۹﴾

حضرت ابو ہند الاسلمی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حضرت اسماء بن حارثہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسماء بن خارجہ ہے آپ مدینہ طیبہ میں ۶۶ھ میں فوت ہوئے عمر ۸۰ سال تھی۔

﴿۱۴۱/۸۰﴾

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ

آپ کا نام سلمہ بن عمرو بن اکوع ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اکوع آپ کا لقب ہے اور کنیت ابو عامر ہے آپ لوگوں میں بہت بڑے دلیر تھے اور

دل کے اعتبار سے بڑے بہادر تھے اور دوڑنے میں سب سے زیادہ قوی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو غزوہ ذات قرد میں پیدل اور سوار دونوں کا حصہ دیا تھا مدینہ طیبہ میں ۷۴ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۸۲/۱۴۲﴾

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بن اردب بن حرملۃ رضی اللہ عنہ

کنیت ابومحمد ہے آپ دین میں اہل فضیلت حضرات میں سے تھے آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۳۰ھ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوئی آپ کی نماز جنازہ بھی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔

﴿۸۴/۱۴۳﴾

حضرت ابوالسنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حبہ بن بعکک بن حارث بن حزن بن سبّاق ہے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۸۶/۱۴۴﴾

حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ وہی صحابی ہیں جن کو رفاعہ بن عفراء کہا جاتا ہے آپ جنگ بدر میں اور حضور کے ساتھ مل کر لڑی جانے والی تمام جنگوں میں شریک صحابہ کرامؓ میں سے تھے آپ مدینہ طیبہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۸۸/۱۴۵﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی کے بیٹے تھے آپ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ اختلاف میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۸۹/۱۴۶﴾

حضرت جبر بن عتیک بن حارث بن قیس رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ انصاری ہے جنگ بدر میں شریک ہوئے اور تمام جنگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور مدینہ طیبہ میں ۶۱ھ میں فوت ہوئے عمر ۷۱ سال تھی۔

﴿۹۰/۱۴۷﴾

حضرت عتبان بن مالک بن عمرو رضی اللہ عنہ

آپ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں تشریف لے گئے اور وہاں نماز پڑھائی آپ مدینہ طیبہ میں یزید بن معاویہ کے زمانہ ولایت میں فوت ہوئے۔

﴿۹۱/۱۴۸﴾

حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں مل کر لڑے تھے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھامی تھی جب لوگ اپنی کثرت

میں آ کر کہ آپ کو چھوڑ گئے تھے مدینہ طیبہ میں ۲۰ھ میں فوت ہوئے آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔

﴿۹۲/۱۴۹﴾

حضرت قدامہ بن مظعون بن حبیب رضی اللہ عنہ

آپ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔قریش کے سرداروں میں آپ کا شمار تھا مدینہ طیبہ میں ۳۶ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ۵۶ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۹۴/۱۵۰﴾

حضرت ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام مالک بن ربیعہ بن بدّن ہے آپ بنو ساعدہ قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جنگ بدر میں دیگر صحابہ کے ساتھ شریک ہوئے مدینہ طیبہ میں ۳۰ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۹۶/۱۵۱﴾

حضرت عمرو بن حزم بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوضحاک ہے آپ جنگ خندق میں شریک ہوئے اس وقت پندرہ سال کے تھے مدینہ طیبہ میں ۵۱ھ میں حضرت معاویہ کے زمانہ امارت میں فوت ہوئے۔

﴿۹۷/۱۵۲﴾

حضرت حزن بن ابی وہب بن عمرو المخزومی القرشی رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے دادا ہیں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۲/۱۵۳﴾

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش بن رئاب الاسدی رضی اللہ عنہ

آپ نے اور آپ کے والد نے اور آپ کے چچا ابواحمد بن جحش نے ہجرت کی تھی یہ سب بنو عبد شمس کے حلیف تھے آپ کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے اور خود مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۵/۱۵۴﴾

حضرت مقداد بن عمرو بن ثعلبہ الکندی البہرانی رضی اللہ عنہ

کنیت ابومعبد ہے آپ وہی ہیں جن کا نام مقداد بن اسود ہے آپ اسود بن عبد یغوث کی گود میں تھے اس لیے اس کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ عمرو بن ثعلبہ مقداد کے والد کندہ قبیلے کے حلیف تھے اسی لیے مقداد بن عمرو کندی کہا جاتا ہے آپ مقام جرف میں ۳۳ھ میں فوت ہوئے پھر ان کو لوگوں کے کندھوں پر مدینہ طیبہ میں لایا گیا اور حضرت عثمان بن عفان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس دن فوت ہوئے آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۱۰۶/۱۵۵﴾

حضرت جابر بن عتیک بن نعمان الاشہلی الأنصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے آپ مساوات انصار میں سے اور بنو عبدالاشہل کے بڑوں میں سے شمار ہوتے تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۸/۱۵۶﴾

حضرت ابورمثہ البلوی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حبیب بن حماز بن عامر ہے آپ مدینہ کے بڑے بحری اور بری جنگجو حضرات میں شمار ہوتے تھے آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۰۹/۱۵۷﴾

حضرت جبار بن صخر بن امیہ بن خنساء السلمی الأنصاری رضی اللہ عنہ

آپ شرکاء بدر میں سے تھے اور تمام جنگوں میں حضور کے ساتھ شریک رہے تھے اور مدینہ طیبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔

﴿۱۱۰/۱۵۸﴾

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ

آپ حضرت جابر بن عتیک کے بھائی تھے اور بڑے انصار میں سے تھے اور اوس قبیلے کے مشائخ میں سے تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۱۱/۱۵۹﴾

حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حارث بن عوف ہے ان صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۶۸ھ میں ہوئی عمر ۷۰ سال تھی۔

﴿۱۱۲/۱۶۰﴾

حضرت حباب بن منذر بن جموح الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوعمرو ہے آپ بھی ان حضرات میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے آپ کی عمر ۳۳ سال ہوئی، آپ انصار کے خطیب تھے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے یہ وہی ہیں جنہوں نے جنگ سقیفہ میں فرمایا تھا:

اَنَا جُذَیْلُهَا الْمُحَکَّکُ وَعُذَیْقُهَا الْمُرَجَّبُ۔

﴿۱۱۳/۱۶۱﴾

حضرت سہل بن سعد بن مالک الساعدی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حزن (غم) تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام سہل (آسانی) رکھا آپ کی کنیت ابوالعباس ہے مدینہ طیبہ میں ۶۱ھ میں فوت ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے ۸۸ھ میں فوت ہوئے یہ وہ آخری صحابی ہیں جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۱۱۵/۱۶۲﴾

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن جبر بن عمرو ہے آپ ان صحابہ میں سے ہیں جو بدر میں شریک ہوئے نام معبد تھا تو حضور علیہ السلام نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا آپ مدینہ طیبہ میں ۳۴ھ میں فوت ہوئے آپ کی عمر اس وقت ۷۰ سال تھی۔

﴿۱۱۸/۱۶۳﴾

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ

آپ کا نام ہانی بن نیار بن عقبہ ہے آپ بھی ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے آپ حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۱۹/۱۶۴﴾

حضرت عثمان بن حنیف بن واہب الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت عباد بن حنیف کے بھائی ہیں اور حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف کے چچا ہیں آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے عراق کے والی تھے آپ مدینہ طیبہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں فوت ہوئے۔

۱۶۵/۱۲۰

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام خالد بن زید بن کلیب ہے آپ بنو حارث بن خزرج سے تعلق رکھتے ہیں آپ ان صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جن کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ آنے کی صبح کو مہمان ہوئے تھے ۵۲ھ میں فوت ہوئے۔

۱۶۶/۱۲۲

حضرت قیس بن ابی صعصعہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عمرو بن زید ہے آپ ان حضرات میں سے ہیں جو جنگ عقبہ اولی میں شریک ہوئے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے ساقہ پر نگران مقرر تھے جب آپ بدر کی طرف جہاد کے لیے جا رہے تھے' مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے اور انصار کے سرداروں میں سے تھے۔

۱۶۷/۱۲۳

حضرت عبداللہ بن سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو خیثمہ ہے اوسی انصاری قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں آپ ان صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے اور عقبہ اولی میں بھی اور تمام جنگی معرکوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے آپ مشہور و معروف قراء میں شمار ہوتے تھے مدینہ میں انتقال ہوا۔

﴿۱۲۵/۱۶۸﴾

حضرت عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

آپ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے اور تمام جنگی معرکوں میں شریک رہے آپ مدینہ طیبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔

﴿۱۲۶/۱۶۹﴾

حضرت قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے آپ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے بھائی ہیں آپ کی جنگ احد میں ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی آپ مدینہ طیبہ میں ۲۳ھ میں فوت ہوئے آپ کی عمر ۶۵ سال تھی آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر بن خطابؓ نے پڑھائی تھی۔

﴿۱۲۹/۱۷۰﴾

حضرت ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام خویلد بن عمرو ہے آپ اکابر صحابہ اور قراء صحابہ میں سے تھے وفات مدینہ طیبہ میں ۶۸ھ میں ہوئی۔

﴿۱۳۰/۱۷۱﴾

حضرت عثمان بن طلحہ بن ابوطلحہ الحجبی القرشی رضی اللہ عنہ

آپ مدینہ طیبہ کی طرف منتقل ہوگئے تھے اور وہیں ۴۲ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۳/۱۷۲﴾

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ

آپ بنو ماذن بن النجار قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اکابر انصار میں سے تھے یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے معراج کی حدیث کو اس کے طول کے ساتھ یاد کیا تھا آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۴/۱۷۳﴾

حضرت ہشام بن حکیم بن حزام القرشی رضی اللہ عنہ

آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل ہے مدینہ طیبہ میں مقیم رہے اور شام کی طرف جنگ کے لیے نکل جاتے تھے آپ کی حدیث اہل مصر کے پاس موجود ہے مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۱۳۵/۱۷۴﴾

حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ الدوسی رضی اللہ عنہ

آپ اکابر صحابہ میں سے تھے ۴۰ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۶/۱۷۵﴾

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

ابوطلحہ کا نام زید بن سہل ہے حضرت ابوطلحہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے جب یہ پیدا ہوئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی تھی یہ حضرت اسحاق بن عبداللہ کے والد ہیں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۳۹/۱۷۶﴾

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام اسعد رکھا تھا۔ آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۴۰/۱۷۷﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر بن عبدعوف رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوجبیرہ ہے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں واقعہ حرہ سے کچھ مہینے پہلے آپ کا انتقال ہوا۔

﴿۱۴۱/۱۷۸﴾

حضرت سائب بن یزید الکندی رضی اللہ عنہ

آپ نمر کی بہن کے بیٹے تھے نمر نے حضرت سائب کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تھا جب کہ حضرت سائب کی عمر سات سال کی تھی ۹۱ھ میں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

یہ چھ حضرات وہ صحابہ ہیں جن سے کثرت سے روایت کی گئی ہے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی حاصل ہے ملاقات بھی اور علم وشان میں عزت بھی اور دین میں مقام بھی۔

مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ غلام بھی تھے جن کو آپ کی صحبت حاصل تھی ان میں سے گیارہ نفوس نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کی ہے ان میں سے۔

﴿۱۷۹/۱۵۲﴾

حضرت عبید رضی اللہ عنہ

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام

امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ آخری نام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابہ کرام میں سے جو مدینہ طیبہ میں تھے ہم نے اشارۃً ان کے نام سب ذکر کر دیئے ہیں اور ان کے مدینہ کے وطن بنانے کو معتبر سمجھا ہے اگرچہ ان کی وفات مدینہ کے علاوہ کسی اور جگہ بھی ہوئی ہے۔ اور جو حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فوت ہوئے یا شہید ہوئے ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

حصہ چہارم

مدینہ طیبہ میں مدفون تابعین کرام

ماخوذ از

مشاہیر علماء الامصار

امام ابن حبان

انتخاب و ترجمہ

مولانا امداد اللہ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینہ طیبہ کے مشہور تابعینؒ کا ذکر

﴿۱۸۰/۴۲۰﴾

حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؒ

آپؒ حضرت جعفر بن محمد صادق کے والد ہیں آپؒ ابو جعفر کے ساتھ کنیت رکھتے تھے افاضل اہل بیت اور قراء اہل بیت میں سے تھے ۱۱۴ھ میں وفات ہوئی ۶۳ سال کی عمر پائی وسمہ کے ساتھ خضاب کرتے تھے۔

﴿۱۸۱/۴۳۳﴾

حضرت قبیصہ بن ذؤیب الخزاعی الکعبی ابو سعیدؒ

آپؒ فقہائے اہل مدینہ اور عباد اہل مدینہ میں سے تھے کثرت سے شام کی طرف تجارت کے لئے اور جہاد کے لئے سفر کیا آپؒ کی حدیث اہل شام اور اہل مدینہ میں روایت کی جاتی ہے آپؒ کی پیدائش فتح مکہ کے سال میں ہوئی تھی مدینہ طیبہ میں ۸۶ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۱۸۲/۴۵۶﴾

حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ الانصاریؒ

آپؒ اہل مدینہ کے حفاظ حدیث میں سے تھے مدینہ میں ۱۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۴۶۱/۱۸۳﴾

حضرت مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف ابوزرارہؒ

آپؒ عابدین قریش میں سے تھے ایک مدت تک مکہ کے قاضی رہے مدینہ میں جنگ حرہ میں ۶۳ھ میں شہید کئے گئے۔

﴿۴۸۵/۱۸۴﴾

حضرت حمید بن نافع بن صفوانؒ

حضرت صفوان بن خالد کے غلام تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابوایوب انصاریؓ کے غلام تھے اور انہی کو حمید صغیر کہا جاتا ہے کنیت ابوافلح تھی مدینہ میں فوت ہوئے۔

﴿۵۰/۱۸۵﴾

حضرت ابوالحبابؒ

آپؒ کا نام سعید بن یسار ہے حضرت ابومزردؒ کے بھائی تھے شقران مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت حسن بن علیؓ کے غلام تھے اور ابومزرد کا نام عبدالرحمٰن ہے یہ اہل مدینہ کے سمجھ دار حضرات میں سے تھے مدینہ میں ۱۱۷ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۵۳۷/۱۸۶﴾

حضرت عمرو بن سلیم الانصاریؒ

جس دن حضرت عمر بن خطابؓ کو شہید کیا گیا یہ قریب البلوغ تھے یہی ہیں جن کو ابن خلدہ کہا جاتا ہے مدینہ میں فوت ہوئے اور اہل مدینہ میں

متقنین حضرات میں سے تھے۔

﴿۵۵۱/۱۸۷﴾

حضرت داود بن فراہیج رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ بنو قیس بن حارث کے غلام تھے اہل مدینہ میں سے تھے بصرہ آئے تھے ان کی حدیث سناتے تھے عراقیین نے بھی آپؒ سے احادیث سنی ہیں مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے حافظہ بے کار تھا۔

﴿۵۷۳/۱۸۸﴾

حضرت بعجہ بن عبداللہ بن بدر الجہنی رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ ایک مدت تک بستیوں میں سکونت پذیر رہے اور ایک مدت تک مدینہ میں پھر مدینہ طیبہ میں ۱۰۰ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۵۷۶/۱۸۹﴾

حضرت ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر بن حزم الانصاری رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ خیار اہل مدینہ میں سے تھے مدینہ میں فوت ہوئے حافظہ ردی تھا۔

﴿۶۲۴/۱۹۰﴾

حضرت ہشام بن یحییٰ بن عاص بن ہشام المخزومی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے چچا زاد تھے حدیث افلاس ان سے روایت ہے مکہ میں ایک مدت تک اقامت پذیر

ہوتے تھے اور مدینہ میں بھی اقامت پذیر ہوتے تھے مدینہ میں وفات پائی۔

﴿۸۶۲/۱۹۱﴾

حضرت عروہ بن رویم اللخمیؒ

آپؒ متقنین شام میں سے تھے ذی خشب مقام میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی تھی پھر آپؒ کے جنازے کو اٹھا کر مدینہ طیبہ میں دفن کیا گیا تھا۔

﴿۹۹۴/۱۹۲﴾

حضرت عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب الہاشمیؒ

آپؒ حضرت حسن بن محمد کے بھائی تھے کنیت ابو ہاشم تھی اہل مدینہ کے عباد اور اہل بیت کے قراء میں سے تھے مدینہ میں انتقال فرمایا تھا۔

﴿۹۹۵/۱۹۳﴾

حضرت ابراھیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالبؒ

حضرت عبداللہ الھاشمی کے بھائی ہیں اہل مدینہ کے سادات اور اکابر اہل بیت میں سے تھے مدینہ میں وفات پائی تھی۔

﴿۹۹۶/۱۹۴﴾

حضرت حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؒ

آپؒ حضرت عمر اور حضرت محمد کے بھائی ہیں اکابر اہل بیت اور سادات اہل مدینہ میں سے تھے مدینہ میں انتقال فرمایا تھا۔

﴿۹۹۸/۱۹۵﴾

حضرت عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن الخطابؒ

آپؒ واقد اور عاصم اور یزید اور ابوبکر کے بھائی تھے یہ سب محمد بن زید کے بیٹے تھے اخیار اہل مدینہ میں سے تھے مدینہ میں وفات پائی۔

﴿۹۹۹/۱۹۶﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؒ

آپؒ سادات اہل مدینہ اور متقنین اہل مدینہ میں سے تھے قریش کے عابدین اور صالحین حضرات میں سے تھے مدینہ طیبہ میں ۱۲۶ھ میں وفات پائی۔

﴿۱۰۰۰/۱۹۷﴾

حضرت عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطابؒ

آپؒ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمر کے والد تھے اہل مدینہ کے حفظ و اتقان ورع اور فضل کے اعتبار سے سادات میں سے تھے مدینہ میں وفات پائی تھی۔

﴿۱۰۳۲/۱۹۸﴾

حضرت خالد بن ابی صلتؒ

آپؒ متقنین اہل مدینہ میں سے تھے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے مدینہ میں انتقال فرمایا۔

﴿۱۹۹/۱۰۴۶﴾

حضرت ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن بن حارثہ الانصاریؒ

آپؒ کو ابوالرجال اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ ان کے دس بیٹے تھے اس لئے آپؒ کا عرف ابوالرجال بن گیا تھا آپؒ مدینہ میں فوت ہوئے۔

﴿۲۰۰/۱۰۴۷﴾

حضرت محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیثیؒ

کنیت ابوالحسن تھی۔ اہل مدینہ کے بڑے اور متقنین میں سے تھے ۱۴۴ھ یا ۱۴۵ھ میں فوت ہوئے۔

﴿۲۰۱/۱۰۸۰﴾

حضرت عمر بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطابؒ

آپؒ قریش کے بڑے حضرات میں سے تھے ایک مدت تک مدینہ میں قیام کیا اور ایک مدت تک کوفہ میں۔ آپؒ کی حدیث دونوں شہر کے حضرات روایت کرتے ہیں مدینہ میں وفات پائی تھی۔

﴿۲۰۲/۱۰۸۵﴾

حضرت عبداللہ بن ابی لبیدؒ

آپؒ اخنس بن شریق کے غلام تھے اہل مدینہ کے عابدین میں سے تھے کوفہ میں تشریف لائے ان کو احادیث پڑھائیں ان کی حدیث دونوں شہر

کے علماء کے پاس ہے آپؒ مدینہ میں فوت ہوئے حضرت صفوان بن سلیم آپؒ کے جنازے میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ ان کو منکرین تقدیر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

۲۰۳/۱۱۱۴

حضرت موسیٰ بن یعقوب بن عبداللہ بن وھب بن زمعہ القرشیؒ

یہی ہیں جن کو زمعی بھی کہتے ہیں اہل مدینہ کے بڑے حضرات میں سے تھے آپؒ کی کنیت ابو محمد الاسدی تھی مدینہ میں فوت ہوئے غریب روایات بھی بیان کر دیتے تھے۔

۲۰۴/۱۱۲۳

حضرت ابوعلقمہ الفرویؒ

نام عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابی فروہ ہے آل عثمان بن عفانؓ کے غلام تھے مدینہ میں محرم ۱۹۰ھ میں وفات پائی۔

شیخ امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ مدینہ کے مشہور اتباع تابعین کا آخری حصہ ہے جن کو ہم نے اشارۃً ان کے اسباب کے اعتبار سے ذکر کیا ہے ہم نے ان کے نام کے بیان کرنے میں موت کے تقدم اور تاخر کا اعتبار نہیں کیا اور نہ ہی جلالت انسان کا اعتبار کیا ہے اور نہ اس کی قدر کا اور نہ وسعت علم کا اور نہ وفور فقہ کا اعتبار کیا ہے بلکہ ہم نے ان کے اسماء میں ان کی ملاقات کا اعتبار کیا ہے پس ہر وہ شخص جس کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دو آدمیوں کا تعداد کے اعتبار سے فاصلہ ہے ہم نے ان کو اس طبقے میں شامل کیا ہے کیونکہ ان کی ملاقات تابعین کو حاصل ہوئی چاہے ان

کی وفات تابعی سے پہلے ہوئی یا بعد میں ہوئی اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ اگر چہ ان کا اسلام لانا مؤخر ہوا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا اسلام لانا پہلے ہوا تھا ہم نے حضرت ابوالطفیل کو صحابہ کرام کی صف سے نہیں نکالا کیونکہ ان دونوں حضرات کو حضور علیہ السلام سے ملاقات حاصل ہے اگر چہ اللہ کے نزدیک حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان زیادہ ہے کیونکہ یہ اسلام کے سوابق میں سے ہیں اور دین کی فضیلت ان کو زیادہ حاصل ہوئی اور حضور علیہ السلام کی کثرت صحبت بھی ان کو حاصل ہوئی انہوں نے حضور علیہ السلام کے لئے مال اور نفس کو بھی خرچ کیا تھا اسی طرح سے ہم نے ان تابعین کا بھی اعتبار کیا ہے جن کے ہم نے نام اس کتاب میں لکھے ہیں چاہے ان کی وفات پہلے ہوئی یا بعد میں ہوئی بس ان کا صحابہ کرام سے لقاء ثابت ہوا چاہے انہوں نے صحابہ کی جماعت کو دیکھا یا کسی ایک صحابی کو ان میں سے دیکھا ان کے ناموں کی تخریج طبقات کے اعتبار سے درست نہیں ہے سوائے ملاقات کے اعتبار سے جس پر ہم نے اس کتاب کی تاسیس کی ہے کیونکہ ان کے ناموں کو ذکر کرنا مراد ہے موت کا ذکر کرنا مراد نہیں ہے کیونکہ ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ ایک جماعت تابعین کی ایک میں فوت ہوئی ہے اگر چہ ان میں معمولی سا اتفاق ہوتا ہے علم کی اقدار اور عمر کی نسبتوں اور علم کی عنایات اور حلم کی دیانات میں فرق ہوتا ہے جب ہم نے ان حضرات کے ناموں کے منظم کرنے کا ارادہ کیا تو سب حضرات دین میں اور فقہ میں اور علم میں اور عمر میں ایک حالت پر نہیں تھے ہم نے ان حضرات کے لئے ملاقات کو مدنظر رکھا پس جس نے صحابی کو دیکھا اور اس سے سماع حدیث کیا ہم نے اس کو تابعین میں داخل کیا جیسا کہ جس آدمی

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اگر چہ اس کا اسلام فتح مکہ کے بعد تک مؤخر رہا وہ صحابہ کرام میں شامل تھا اسی طرح سے ہر وہ شخص جس نے ثقہ تابعی کو دیکھا یا کئی تابعین کو دیکھا تو ہم نے اس کو اتباع تابعین کے مجموعے میں شامل کیا ہے کیونکہ ملاقات کا لفظ ان سب کو شامل ہے۔

﴿۱۸۰/۲۰۵﴾

حضرت سہیل بن عمرو القرشی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو یزید ہے آپ ابو جندل کے والد ہیں جاہلیت اور اسلام میں آپ خیر ہی سے معروف تھے اہل مکہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔

مدینہ میں مدفون تبع تابعینؒ

ماخوذ از

مشاہیر علماء الامصار

امام ابن حبان بستی

ترجمہ از

مولانا امداد اللہ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿۲۰۶/۱۵۰۷﴾

حضرت بکیر بن عبداللہ بن الاَشجؒ

آپؒ اشج کے آزاد کردہ غلام تھے مصر کے ثقات اور قراء میں سے تھے آپؒ نے ایک مدت تک مدینہ میں قیام کیا اور ایک زمانہ تک مصر میں پھر مدینہ میں ۱۲۲ھ میں فوت ہوئے۔

حصہ ششم

جنت البقیع میں مدفون اکابرین امت

اہل بیت، تابعین، محدثین

مفسرین، فقہاء امت،

اولیاء عظام اور علماء کرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذیل میں ان اکابر امت کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جو مدینہ طیبہ کے معروف اور بابرکت قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں اور بعض ایسے نام بھی آگئے ہیں جو جنت البقیع میں مدفون نہیں ہیں جیسے ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ وغیرہ۔

(۱) حضرت سید ابو صالح مدنی ۱۸ شعبان ۶۹۹ھ

(۲) حضرت شیخ ابوداود ۱۳ رمضان ۴۰۰ھ

(۳) حضرت ابوبکر مواردی ۲۲ ربیع الثانی ۴۳۲ھ

(۴) حضرت شیخ ابوالعباس ۲۲ ذوالحجہ ۲۰۱ھ

(۵) حضرت امام ابوالقاسم ۲۷ شوال ۲۴۷ھ

(۶) حضرت ابوعبدالرحمٰن ۱۴ شوال ۱۰۵ھ

(۷) حضرت شیخ ابوعبداللہ ۱۴ شعبان ۲۰۹ھ

(۸) حضرت ابومصعب احمد زہری ۲۴ رمضان ۲۴۲ھ

(۹) حضرت شیخ احمد نوریزی ۱۶ ذوالحجہ ۲۴۴ھ

(۱۰) حضرت شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد بدوی ۱۳ ربیع الاول ۶۷۵ھ

(۱۱) حضرت شیخ احمد سجادہ ۱۶ جمادی الثانیہ ۸۲۲ھ

(۱۲) حضرت حضرت سید آدم بنوری ۱۳ شوال ۱۰۵۳ھ

(۱۳) حضرت اسحاق ابن عمر ۱۱ رمضان ۵۳۰ھ

(۱۴) حضرت امام حسن مثنیٰ ۱۷ رجب ۱۶۳ھ

(۱۵) حضرت میر حسینی ۸۱۷ھ

(۱۶) حضرت شیخ حفص مدنی ۱۱ شعبان ۳۲۷ھ

(۱۷) حضرت شیخ ابوالحسن سمنون بن محب ۳۰ ربیع الاول ۲۹۸ھ

(۱۸) حضرت سید صبغۃ اللہ بروچی ۱۰۱۵ھ

(۱۹) حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق عبداللہ عتیق ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ بروز جمعہ

(۲۰) حضرت امیر المومنین سیدنا ابو الحفص عمر بن خطاب ۲۸ ذوالحج ۲۳ھ بروز جمعرات۔

(۲۱) حضرت امیر المومنین سیدنا ابوعبداللہ عثمانی غنی ذوالنورین ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ۔

(۲۲) حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین ۱۸ محرم ۹۴ھ بروز جمعرات۔

(۲۳) حضرت ابونصر عبدالوہاب ۲۲۹ھ بروز جمعہ۔

(۲۴) حضرت شیخ عبدالوہاب متقی شاذلی ۱۰۰۱ھ استاد شیخ عبدالحق محدث دہلوی واستاد حضرت علی متقی مصنف کنز العمال۔

(۲۵) حضرت عبدالقادر مکی ۲۲ شعبان ۹۵۸ھ

(۲۶) حضرت سید عبدالعزیز تابعی ۱۴ شعبان ۹۴۱ھ

(۲۷) حضرت شیخ عبدالحق ماہر حقیقت ۱۱ جمادیٰ اولی ۹۷ھ

(۲۸) حضرت عبدالرحیم مغربی عاشق النبی ۲۷ صفر ۵۹۰ھ

(۲۹) حضرت عبداللہ محض ۱۸ رمضان ۱۳۷ھ

(۳۰) حضرت عبدالغنی بن عثمان ۱۲ ربیع الاول ۵۷۱ھ

(۳۱) حضرت شیخ سید علاء الدین مرتبۃ العباد ۱۶ شعبان ۶۹۹ھ

(۳۲) حضرت ابوالحسن دمشقی ۲۸ محرم ۳۸۷ھ

(۳۳) حضرت عمر اشبقی بن داود قریشی ۱۷ رجب ۱۸۷ھ

(۳۴) حضرت سید ابو عبداللہ عمارہ المعروف ابومحمد بن خزیمہ انصاری ۱۰۵ھ

(۳۵) حضرت شیخ عمویہ ۳۷۳ھ

(۳۶) حضرت ابومحمد عمویہ ۶۰۳ھ

(۳۷) حضرت قاسم بن محمد بن سیدنا ابوبکر صدیق ۲۴ جمادیٰ اولی ۱۰۷ھ بروز منگل

(۳۸) حضرت قطب الدین سید کبیر ۱۲ شوال ۶۱۹ھ

(۳۹) حضرت قطب الدین عرف حاجی قدرت اللہ ۱۳ صفر ۱۲۱۷ھ

(۴۰) حضرت امام ابوجعفر محمد باقر بن امام زین العابدین ۷ ذوالحجہ ۱۱۷ھ جمعرات

(۴۱) حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر ۱۵ رجب ۱۴۸ھ سوموار

(۴۲) حضرت حضرت سیدنا مالک ابن دینار ۱۴ صفر ۱۳۷ھ سوموار

(۴۳) حضرت امام مالک ۷ ربیع الثانی ۱۷۹ھ اتوار

(۴۴) حضرت سید محمد مورث ۱۷ ربیع الاول ۴۱۵ھ

(۴۵) حضرت ابوبکر محمد سلمی ۷ رمضان ۳۲۷ھ

(۴۶) حضرت خواجہ ابوبکر محمد خطیب یکم محرم ۳۸۷ھ

(۴۷) حضرت خواجہ محمد عرف عمر پارسا ۲۴ ذوالحجہ ۸۲۲ھ

(۴۸) حضرت شیخ محمود اسفراری ۱۴ رجب ۶۹۸ھ

(۴۹) حضرت سید محمد عبید مدنی ۱۴ شوال ۸۹۳ھ

(۵۰) حضرت سید محمد محی الدین جوز البطعی ۱۴ ذوالحجہ ۷۴۵ھ

(۵۱) حضرت محبّ اللہ شامی ۱۸ ذوالحجہ ۱۱۰۳ھ

(۵۲) حضرت ابو یحییٰ معن بن عیسیٰ راوی موطا امام مالک ۱۷ شوال ۱۹۸ھ

(۵۳) امام الجرح والتعدیل حضرت یحییٰ بن معین ۲۳۳ھ

(۵۴) حضرت شیخ یحییٰ گجراتی ۲۷ صفر ۱۰۷۵ھ

(۵۵) حضرت خواجہ یحییٰ مدنی چشتی ۲۷ صفر ۱۱۴۱ھ

(یہ سب نام اور ان کی تاریخ وفات وفیات الاخیار از مولانا محمد احسن چشتی صابری سے جمع کر کے لئے گئے ہیں جس کی تالیف میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے امداد لی گئی تھی)۔

حصہ ہفتم

جنت البقیع میں مدفون علماء دیو بند

حضرت اقدس سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے حکم سے اس حصہ میں اکابر علماء دیو بند کے نام درج کیے جا رہے ہیں حضرت نے اس کے لئے بعض حضرات کے نام بھی ارشاد فرمائے تھے جن کو یہاں درج کر دیا گیا ہے اور اکثر نام حضرت مولانا عبد القادر دامت برکاتہم مہاجر مدینہ طیبہ سے ٹیلی فون کر کے حاصل کیے گئے ہیں حضرت نے یہ نام بڑی محنت سے جمع کر کے دیے ہیں ان کو اور ہمارے محترم بزرگ جناب قاری عبد اللہ مہاجر مدینہ نگران شعبہ تدریسِ قرآن مسجد نبوی شریف کو اور اس راقم الحروف کو جنت البقیع کے قبرستان میں دفن ہونا نصیب فرمائے۔ اور مدینہ منورہ کے دیگر علماء کرام اور دنیا بھر کے مسلمان جو بھی مدینہ طیبہ میں دفن ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اللہ ان کو اس شرف سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

از

امداد اللہ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ اکابر اور اصاغر علمائے دیو بند جن کو اللہ تعالی نے جنت البقیع کے مبارک قبرستان میں دفن ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے ان میں سے بعض کے نام جو ہمیں حضرت مولانا عبدالقادر احمد پوری مہاجر مدنی خادم خاص حضرت قاری فتح محمد جالندھریؒ کے ذریعہ سے معلوم ہو سکے ہیں ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب فرمائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین.

(۱) حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلویؒ تاریخ وفات ۲۹ محرم ۱۲۹۶ھ

(۲) حضرت مولانا عبدالکریم مجددی نواسہ شاہ عبدالغنی مجددی

(ان کی والدہ بھی عالمہ تھیں جن سے علامہ محمد یوسف بنوری نے سند حدیث کی اجازت لی تھی)۔

(۳) نواب قطب دین شارح مشکوٰۃ (مظاہرِ حق)

(۴) حضرت مولانا مفتی مظفر حسین کاندھلویؒ

(۵) حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ مصنف بذل المجھود شرح سنن ابوداود (۲۰ جلد)

(۶) حضرت مولانا محمد اسماعیل برماویؒ شاگرد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ

(۷) جناب میر جمیل صاحب بہاولپوریؒ از متوسلین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ

(۸) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ شارح مصنف اوجز المسالک (۱۵ جلد)، مصنف فضائل اعمال اور شارح کتب حدیث۔

(۹) حضرت مولانا صوفی محمد اقبالؒ خلیفہ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ
(۱۰) حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھیؒ مؤلف فیض الباری شرح بخاری تلمیذ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ
(۱۱) حضرت مولانا آفتاب عالمؒ بن حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھیؒ
(۱۲) حضرت مولانا عبداللہ نو مسلمؒ فاضل دار العلوم دیو بند
(۱۳) حضرت مولانا سراج الدین برماویؒ فاضل دار العلوم دیو بند
(۱۴) حضرت مولانا محمد قاسم برماویؒ فاضل دار العلوم دیو بند
(۱۵) حضرت مولانا حافظ غلام محمدؒ فاضل ڈھابھیل ہندوستان
(۱۶) حضرت مولانا قاری فتح محمد جالندھریؒ
(۱۷) حضرت مولانا انعام کریمؒ نواسہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیو بندیؒ
(۱۸) حضرت مولانا شیر محمد سندھیؒ خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانویؒ
(۱۹) حضرت مولانا عبدالقدوس بنگالیؒ فاضل دار العلوم دیو بند مجاز حضرت تھانویؒ
(۲۰) حضرت مولانا محمد موسیٰؒ ڈیرہ غازی خانی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانویؒ
(۲۱) حضرت مولانا صوفی محمد اسلمؒ خلیفہ حضرت مولانا فقیر محمد پشاوری خلیفہ حضرت تھانویؒ
(۲۲) حضرت مولانا محمود مدنیؒ برادر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ
(۲۳) حضرت مولانا رشید الدین مراد آبادی داماد شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ
(۲۴) حضرت مولانا محمد حبیبؒ برادر زاد شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ

(۲۵) حضرت مولانا محمد ہاشم بخاری مدرس دار العلوم دیو بند
(۲۶) مولانا قاری عبدالملک مراد آبادی نگران شعبہ تحفیظ القرآن مسجد نبوی
(۲۷) حافظ محمد یامین ہندی مدرس حرم نبویؒ
(۲۸) جناب قاری عبدالرحمٰن تونسوی مدرس تحفیظ القرآن مسجد نبوی
(۲۹) حافظ غلام رسول تونسوی مدرس مدینہ طیبہ
(۳۰) حضرت مولانا محمود چراغی بخاریؒ فاضل دار العلوم دیو بند
(۳۱) جناب قاری عبدالرشید پوتا قاری نور محمد نورانی قاعدہ والے
(۳۲) حضرت مولانا عبدالشکور دیو بندی مہاجر مدنی
(۳۳) منشی نور محمد بنگالی نو مسلم مہاجر بہاولپوری ثم مہاجر مدنیؒ
(۳۴) قاری اسلام احمد بنگالی نو مسلم مہاجر مدنیؒ
(۳۵) شیخ عبدالقدوس مہاجر مدنیؒ
(۳۶) حضرت مولانا عبدالغفور عباسیؒ مہاجر مدنی مجاز حضرت پیر فضل علی شاہؒ
(۳۷) حضرت مولانا عبدالحق عباسیؒ بن حضرت مولانا عبدالغفور عباسیؒ
(۳۸) حضرت مولانا لطف اللہ عباسیؒ بن حضرت مولانا عبدالغفور عباسیؒ
(۳۹) حضرت مولانا عبدالرحمٰن عباسیؒ بن حضرت مولانا عبدالغفور عباسیؒ
(۴۰) حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ مصنف کتب کثیرہ
(۴۱) حضرت مولانا ڈاکٹر حفیظ اللہ سکھرویؒ خلیفہ مجاز حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفیؒ
(۴۲) حضرت مولانا سعید احمد خانؒ امیر جماعت تبلیغ سعودی عرب
(۴۳) قاری محمد حسن شاہؒ شاگرد قاری عبدالمالکؒ

(۴۴) حضرت مولانا محمد قاسم بخاریؒ

(۴۵) جناب قاری عبدالرشید مرادآبادی

(۴۶) جناب قاری عبداللطیف ملتانی

(۴۷) جناب حافظ غلام رسول کبیر والا سابق مدرس مسجد سراجاں ملتان
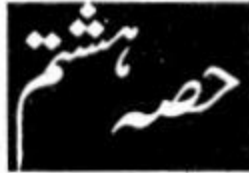
آداب زیارت نبوی

ماخوذ از

۱-الاختیار لتعلیل المختار-جلد ۱ صفحہ ۱۷۳،۱۷۴

۲-مراقی الفلاح شرح نور الایضاح-از صفحہ ۲۷۲ تا ۲۷۴

ترجمہ

مولانا امداد اللہ انور

آداب زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی. اما بعد

بارگاہ نبوی میں حاضری کا حکم

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری بڑے نیک اعمال میں سے ہے اور اعلیٰ درجہ کے مستحبات میں سے ہے بلکہ اس کا درجہ واجبات سے کم نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے اس کی ترغیب وتحریض فرمائی ہے اور اس کے مندوب ہونے میں مبالغہ فرمایا ہے۔

فضائل زیارت نبوی

من وجد سعة ولم یزرنی فقد جفانی.

ترجمہ: جس نے گنجائش اور توفیق پائی لیکن میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا اور دوسری حدیث میں ہے

من زار قبری وجبت له شفاعتی.

لازم ہوگئی اور تیسری حدیث میں ہے۔

من زارني بعد مماتي فكانما زارني في حياتي.

ترجمہ: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی ہے۔

اور بھی اس طرح کی احادیث موجود ہیں جو شفاء السقام میں علام سبکیؒ نے بڑی تفصیل سے ذکر کردی ہیں ان تمام احادیث کے مجموعہ طرق سے اس بات کو تقویت مل جاتی ہے کہ حضور ﷺ کے روضہ پاک کی حاضری بھی شریعت میں مطلوب ہے اور اعلیٰ درجہ کا کام ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اطہر میں زندہ ہیں

آنحضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ تمام قسم کی لذتوں اور عبادات سے محظوظ ہوتے ہیں یہ اور بات ہے کہ آپ ﷺ کے مقامات عالیہ سے قاصر لوگوں کی نگاہیں پردے میں ہیں (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ۲۷۲)۔

آداب زیارت میں غفلت

ہم نے اکثر لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی زیارت کے حق کے ادا کرنے سے غافل دیکھا ہے ان کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ زیارت کرنے والوں کے لئے کیا آداب ہیں اس سے ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب میں سے

کچھ آداب ذکر کرتے ہیں۔

آداب زیارت

جو شخص آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہونے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجے اگر قریب ہوگا تو حضور ﷺ خود سنیں گے اور اگر دور ہوگا تو فرشتے اس کا یہ درود آنحضرت ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کردیں گے آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے بہت سے فضائل ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ نے اپنی کتاب فضائل درود شریف میں بیان کردیا ہے جن کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مدینہ طیبہ دیکھنے کی دعا

آداب زیارت میں سے یہ ہے کہ جب حاجی مدینہ طیبہ کی عمارات کا مشاہدہ کرے تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے پھر دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّکَ وَمَهْبَطُ وَحْيِکَ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِالدُّخُولِ فِيهِ وَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّيْ مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِشَفَاعَةِ الْمُصْطَفٰى يَوْمَ الْمَآب.

ترجمہ: اے اللہ یہ آپ کے نبی کا حرم ہے آپ کے وحی کے اترنے کی جگہ ہے پس آپ مجھ پر اس میں داخل ہونے کا احسان فرمادیں اور اس

جگہ ہے پس آپ مجھ پر اس میں داخل ہونے کا احسان فرمادیں اور اس داخلہ کو میرے لئے جہنم سے ڈھال بنادیں اور عذاب سے امان بنادیں اور مجھے قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی شفاعت حاصل کرنے والوں میں سے بنادیں۔

مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے بعد کے اعمال

پھر مدینہ طیبہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے یا داخل ہونے کے بعد حضور ﷺ کی زیارت کی طرف جانے سے پہلے غسل کرلے اگر اس کے لئے ممکن ہو اور خوشبو لگائے اور عمدہ کپڑے پہنے کیونکہ اس میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی عظمت کا اظہار ہے پھر مدینہ منورہ میں اگر ممکن ہو بغیر کسی مجبوری کے تو پیدل داخل ہو ورنہ اپنا سامان رکھ کر اور ضروریات سے فارغ ہو کر سکون اور وقار کے ساتھ مسجد نبوی کی طرف چلے حضور ﷺ کے اعلیٰ مقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں آئے۔

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

جب مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اِلٰی

آخِرِهٖ وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے دین اور شریعت کے مطابق میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں اے میرے رب مجھے خوبی کے ساتھ داخل فرما اور خوبی کے ساتھ نکال اور میرے لئے اپنی طرف سے ایسا غلبہ دے جس میں نصرت شامل ہو اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جس طرح سے آپ نے رحمت بھیجی ہے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر بے شک آپ حمد والے ہیں بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ برکت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جس طرح سے آپ نے برکت بھیجی ہے حضرت ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بے شک آپ حمد والے بزرگی والے ہیں۔ اور میرے گناہ بخش دے اور میرے لے اپنی رحمت اور فضل کے دروازے کھول دے۔

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد کے اعمال

اس کے بعد مسجد نبوی میں داخل ہو اور مسجد نبوی میں تحیۃ المسجد حضور ﷺ کے منبر کے پاس دو رکعت پڑھیں اور اس جگہ کھڑے ہوں جہاں منبر شریف کا ستون ہو اپنے دائیں کندھے کی طرف یہی نبی کریم ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق خبر دی ہے کہ وما بین قبرہ و منبرہ روضة من ریاض الجنة روضے اور منبر کے درمیان کا جو حصہ ہے یہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور یہ بھی

حوض کوثر پر ہوگا۔ پھر تحیۃ المسجد کے علاوہ دو رکعت اللہ کے شکر کے طور پر ادا کریں کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کی توفیق دی ہے اور مدینہ طیبہ تک پہنچنے کا احسان فرمایا ہے پھر جو چاہیں دعا کریں پھر حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کی طرف روانہ ہوں اور حضور ﷺ کے مواجہ شریف سے چار ہاتھ دور کھڑے ہو کر انتہائی ادب کے ساتھ قبلہ کی طرف رخ کر کے حضور ﷺ کے سر مبارک کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوں اس توجہ سے کہ جناب نبی کریم ﷺ کی نظر مبارک آپ کی طرف ہے اور وہ آپ کا کلام سن رہے ہیں اور آپ کے سلام کا جواب دے رہے ہیں اور آپ کی دعا پر آمین فرما رہے ہیں۔

بارگاہ نبوی میں سلام کے الفاظ اور دعا

پھر ان الفاظ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ ،اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ ،اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ ،اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُزَّمِّلُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُدَّثِّرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُصُوْلِکَ الطَّیِّبِیْنَ وَاَهْلِ بَیْتِکَ الطَّاهِرِیْنَ الَّذِیْ اَذْهَبَ اللہُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِیْرًا جَزَاکَ اللہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللہِ قَدْ بَلَّغْتَ

الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَاَوْضَحْتَ الْحُجَّةَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَاَقَمْتَ الدِّیْنَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ وَعَلٰی اَشْرَفِ مَکَانٍ تَشْرُفُ بِحُلُوْلِ جِسْمِکَ الْکَرِیْمِ فِیْهِ صَلَاةً وَسَلَامًا دَائِمَیْنِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَدَدَ مَا کَانَ وَعَدَدَ مَا یَکُوْنُ بِعِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً لَا انْقِضَاءَ لِاَمَدِهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ وَفْدُکَ وَزُوَّارُ حَرَمِکَ تَشَرَّفْنَا بِالْحُلُوْلِ بَیْنَ یَدَیْکَ وَقَدْ جِئْنَاکَ مِنْ بِلَادٍ شَاسِعَةٍ وَاَمْکِنَةٍ بَعِیْدَةٍ نَقْطَعُ السَّهْلَ وَالْوَعْرَ بِقَصْدِ زِیَارَتِکَ لِنَفُوْزَ بِشَفَاعَتِکَ وَالنَّظْرَ اِلٰی مَآثِرِکَ وَمَعَاهِدِکَ وَالْقِیَامِ بِقَضَاءِ بَعْضِ حَقِّکَ وَالْاِسْتِشْفَاعِ بِکَ اِلٰی رَبِّنَا فَاِنَّ الْخَطَایَا قَدْ قَصَمَتْ ظُهُوْرَنَا وَالْاَوْزَارَ قَدْ اَثْقَلَتْ کَوَاهِلَنَا وَاَنْتَ الشَّافِعُ الْمُشَفَّعُ الْمَوْعُوْدُ بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰی وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الْوَسِیْلَةِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا﴾ وَقَدْ جِئْنَاکَ ظَالِمِیْنَ لِاَنْفُسِنَا مُسْتَغْفِرِیْنَ لِذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ وَاسْأَلْهُ اَنْ یُمِیْتَنَا عَلٰی سُنَّتِکَ وَاَنْ یَّحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِکَ وَاَنْ یُوْرِدَنَا حَوْضَکَ وَاَنْ یَسْقِیَنَا بِکَاْسِکَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی اَلشَّفَاعَةَ اَلشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُهَا ثَلَاثًا.

یہ مذکورہ عربی عبارت اور اس کا ترجمہ یا خالی عربی عبارت یا خالی ترجمہ تین مرتبہ عرض کریں اس کے بعد درج ذیل آیت پڑھیں۔

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ .

ترجمہ: اے میرے سردار اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو، اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو، اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو، اے رحمت والے نبی آپ پر سلام ہو، اے رسولوں کے سردار آپ پر سلام ہو، اے خاتم النبین آپ پر سلام ہو، اے کملی اوڑھنے والے آپ پر سلام ہو، اے لحاف اوڑھنے والے آپ پر سلام ہو، آپ پر بھی سلام ہو، آپ کے پاکیزہ آباؤ اجداد کو سلام ہو، اور آپ کے پاکباز اہل بیت کو سلام ہو، جن سے اللہ تعالیٰ نے پلیدی کو دور کیا اور ان کو خوب پاک کیا اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سے اس سے افضل جزاء عطا فرمائے جو اس نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے یا رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں بے شک آپ نے رسالت کو پہنچا دیا اور امانت کو ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی اور حجت کو واضح کر دیا اور اللہ کے راستے میں ایسا جہاد کیا جیسا جہاد کرنے کا حق ہے اور آپ نے دین کو قائم کیا حتی کہ آپ کی وفات ہوگئی آپ جس جگہ آرام فرما ہیں اس اشرف مقام پر بھی ہمیشہ صلوۃ وسلام ہوں رب العالمین کی طرف سے اس تعداد کے برابر جو صلوۃ وسلام ہو چکے یا اور اس تعداد کے برابر جو اللہ کے علم کے مطابق ہونے والے ہیں ایسے صلوۃ وسلام جن کی مدت کی انتہاء نہ ہو یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس وفد بن کر کے آئے ہیں اور آپ کے حرم کے زائرین ہیں آپ کے سامنے حاضر ہونے کا

شرف حاصل کر رہے ہیں اور پراگندہ شہروں سے اور بعید مقامات سے اچھے اور تکلیف دہ راستوں کو عبور کرتے ہوئے آپ کی زیارت کی نیت سے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ کی شفاعت سے فائز ہوں اور آپ کے بابرکت مقامات اور مکانات کی زیارت کریں اور آپ کے اس بعض حق کو ادا کریں اور آپ سے اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرائیں کیونکہ گناہوں نے ہماری کمریں توڑ دی ہیں اور بوجھوں نے ہمارے کندھوں کو بوجھل کر دیا ہے اور آپ شفاعت کرنے والے ہیں آپ کی شفاعت قبول کی جاتی ہے آپ سے شفاعت عظمیٰ کا اور مقام محمود وسیلہ کا وعدہ کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کو بخشواتا تو وہ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔ بلاشبہ ہم آپ کی خدمت میں اپنے اوپر ظلم کر کے آئے ہیں آپ سے اپنے گناہوں کی بخشش کرانا چاہتے ہیں پس آپ ہمارے لئے اپنے رب کے سامنے شفاعت کریں اور اس سے سوال کریں کہ وہ ہمیں آپ کی سنت پر موت دے اور ہمیں آپ کی جماعت میں اٹھائے اور ہمیں آپ کے حوض پر حاضری کی استطاعت دے اور ہمیں آپ کے پیالے سے پلائے نہ تو ہم رسوا ہوں اور نہ شرمندہ ہوں یا رسول اللہ شفاعت کیجئے شفاعت کیجئے شفاعت کیجئے۔

اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان داروں کی طرف سے کینہ قائم نہ ہونے پائے اے ہمارے رب بے شک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

آپ ﷺ کی خدمت میں دوسروں کا سلام پہنچانا

اس کے بعد آپ ان حضرات کا سلام عرض کریں جنہوں نے آپ کو سلام کہنے کے لئے کہا ہے اور سلام کہنے کا طریقہ یہ ہے۔

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یَتَشَفَّعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ آپ پر فلاں بن فلاں کی طرف سے سلام ہو وہ آپ سے آپ کے رب کی طرف شفاعت چاہتا ہے آپ ان کے لئے شفاعت فرمائیں اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی شفاعت فرمائیں۔

نوٹ:

فلاں بن فلاں کی جگہ اس آدمی اور اس کے باپ کا نام ذکر کریں۔

اس کے بعد حضور ﷺ پر درود پڑھے اور جو چاہے دعا مانگے اس دعا مانگنے میں اس کا رخ حضور ﷺ کی طرف رکھے قبلہ کی طرف پشت رکھے

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں سلام

پھر ایک ہاتھ آگے جا کر کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے سامنے کھڑا ہو اور یوں کہے۔

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنِیْسَہٗ فِی الْغَارِ وَرَفِیْقَہٗ فِی

اَلْاَسْفَارِ وَاَمِیْنَهٗ عَلَی الْاَسْرَارِ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی اِمَامًا عَنْ اُمَّةِ نَبِیِّهٖ فَلَقَدْ خَلَفْتَهٗ بِاَحْسَنِ خَلْفٍ وَسَلَکْتَ طَرِیْقَهٗ وَمِنْهَاجَهٗ غَیْرَ مَسْلَکٍ وَقَاتَلْتَ اَهْلَ الرِّدَّةِ وَالْبِدَعِ وَمَهَّدْتَ الْاِسْلَامَ وَشَیَّدْتَ اَرْکَانَهٗ فَکُنْتَ خَیْرَ اِمَامٍ وَوَصَلْتَ الْاَرْحَامَ وَلَمْ تَزَلْ قَائِمًا بِالْحَقِّ نَاصِرًا لِلدِّیْنِ وَلِاَهْلِهٖ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ سَلِ اللّٰہَ سُبْحَانَهٗ لَنَا دَوَامَ حُبِّکَ وَالْحَشْرَ مَعَ حِزْبِکَ وَقُبُوْلَ زِیَارَتِنَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ.

ترجمہ:- اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ آپ پر سلام ہو اے رسول اللہ کے رفیق اور غار میں آپ ﷺ کے انیس اور سفروں میں ساتھی اور اسرار میں حضورؐ کے امین آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو اس سے افضل جزاء عطا فرمائے جو کسی امام کو اپنے نبی کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہے۔ بے شک آپ نے حضور ﷺ کی سب سے بہترین نیابت فرمائی ہے اور آپ حضور ﷺ کے طریقہ اور منہاج کے بالکل موافق چلے ہیں اور آپ نے مرتدین اور اہل بدعت سے جہاد اور قتال کیا ہے اور آپ نے اسلام کو خوب استوار کیا ہے۔ اور اس کے ارکان کو مضبوط کیا ہے آپ بہترین امام تھے آپ نے اچھے طریقے سے صلہ رحمی فرمائی اور حق کے ساتھ ہمیشہ قائم رہے دین اور دین داروں کی مدد کرتے رہے حتی کہ آپ کی وفات ہوگئی آپ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہمارے لئے اپنے متعلق ہمیشہ کی محبت کا سوال کریں اور اپنی جماعت کے ساتھ اٹھنے کا سوال کریں اور ہماری زیارت کے قبول ہونے کا

سوال کریں آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام

اس کے بعد اسی طرح تھوڑا سا آگے ایک ہاتھ آگے چل کر حضرت امیر المومنین عمر بن خطابؓ کے سر مبارک کے سامنے کھڑے ہوں اور یہ کہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُظْهِرَ الْاِسْلَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ الْجَزَاءِ لَقَدْ نَصَرْتَ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَفَتَحْتَ مُعْظَمَ الْبِلَادِ بَعْدَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ کَفَلْتَ الْاَیْتَامَ وَوَصَلْتَ الْاَرْحَامَ وَقَوِیَ بِکَ الْاِسْلَامُ وَ کُنْتَ لِلْمُسْلِمِیْنَ اِمَامًا مَرْضِیًّا وَهَادِیًا مَهْدِیًّا جَمَعْتَ شَمْلَهُمْ وَاَغْنَتَ فَقِیْرَهُمْ وَجَبَرْتَ کَسِیْرَهُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُه.

ترجمہ: اے امیر المومنین آپ پر سلام ہو، اے اسلام کو دنیا پر غالب کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے بتوں کے توڑنے والے آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے سب سے افضل جزا عطا فرمائے بے شک آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی مدد کی اور بہت سارے علاقے حضور ﷺ کے بعد فتح کئے اور یتیموں کی کفالت کی اور صلہ رحمی کی اور آپ کی وجہ سے اسلام کو قوت ہوئی اور آپ مسلمانوں کے پسندیدہ امام تھے ہادی اور مہدی تھے آپ نے ان کے متفرق امور کو یکجا کیا ان کے محتاجوں کی مدد کی ان کے

بے حال لوگوں کی حالت کو درست کیا آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

حضرات شیخینؓ کی خدمت میں اجتماعی سلام

پھر آدھا ہاتھ پیچھے ہو کر یعنی دونوں حضرات کے سامنے کھڑے ہو کر یوں عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَفِیْقَیْہِ وَوَزِیْرَیْہِ وَمُشِیْرَیْہِ وَالْمُعَاوِنَیْنِ لَہٗ عَلَی الْقِیَامِ بِالدِّیْنِ وَالْقَائِمَیْنِ بَعْدَہٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِیْنَ جَزَاکُمَا اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ جِئْنَا کُمَا نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِیَشْفَعَ لَنَا وَیَسْاَلَ اللّٰہَ رَبَّنَا اَنْ یَتَقَبَّلَ سَعْیَنَا وَیُحْیِیْنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَیُمِیْتَنَا عَلَیْھَا وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ۔

ترجمہ: اے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں سونے والے، آپ کے رفیق، آپ کے وزیر آپ کے مشیر آپ کے دین کے قیام میں معاون اور آپ کے بعد مسلمانوں کی مصلحتوں اور ضروریات کو قائم کرنے والے آپ دونوں پر سلام ہو اللہ تعالیٰ آپ کو سب سے بہترین جزاء عطا فرمائے ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ دونوں حضرات کو حضور ﷺ کی خدمت میں وسیلہ بنائیں تاکہ وہ ہمارے لئے شفاعت کریں اور اللہ سے ہمارے لئے سوال کریں جو ہمارا رب ہے کہ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے

اور ہمیں حضور ﷺ کی ملت میں زندہ رکھے اور اسی ملت پر ہمیں موت دے اور ان کی جماعت میں ہمیں قیامت کے دن اٹھائے۔

اب اپنے لئے یہ دعا کرو

اس کے بعد آدمی وہیں کھڑے کھڑے اپنے لئے بھی اور اپنے والدین کے لئے اور جن لوگوں نے دعا کا کہا تھا سب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں پھر نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کے سامنے پہلی حالت کی طرح کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا وَقَدْ جِئْنَاكَ سَامِعِيْنَ قَوْلَكَ طَائِعِيْنَ اَمْرَكَ مُسْتَشْفِعِيْنَ بِنَبِيِّكَ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ آپ کا ارشاد ہے اور آپ کا ارشاد سچا ہے اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے معافی چاہتے

اور رسول بھی ان کے لئے بخشش کی دعا کرتا تو وہ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے اس لئے ہم آپ کی بارگاہ میں آئے ہیں آپ کے ارشاد کو مانتے ہوئے اور آپ کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اور آپ کے نبی کے پاس آپ کے سامنے شفاعت کراتے ہوئے اے اللہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے باپ دادوں کو اور ہماری ماؤں کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کی حالت میں گزر چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے کوئی کھوٹ نہ ڈال جو ایمان لائے ہیں اے ہمارے رب بے شک آپ بہت مہربان اور نہایت رحم والے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خوبی عطا فرما اور آخرت میں بھی خوبی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا آپ کا رب عزت کا مالک پاک ہے ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے۔

اور جو چاہے دعا کرو

اور جتنا چاہے اور جو کچھ ذہن میں آئے آدمی وہاں دعا کرے جتنا اس کو توفیق ہو اللہ کے فضل سے مانگے۔

پھر استوانہ ابولبابہؓ کے پاس جا کر یہ عمل کرو

اس کے بعد استوانہ ابولبابہؓ کے پاس جائے جہاں انہوں نے اپنے آپ کو باندھا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا تھا یہ استوانہ ابولبابہؓ حضور ﷺ کی قبر اقدس اور منبر شریف کے درمیان میں ہے وہاں جتنا چاہے نفل نماز پڑھے اور اللہ کے سامنے توبہ کرے اور جو چاہے دعا کرے اس کے بعد روضۃ من ریاض الجنۃ میں جا کر نماز پڑھے جتنا چاہے دعا کرے کثرت سے تسبیح، کلمہ طیبہ، ثناء اور استغفار عرض کرے پھر منبر نبی ﷺ کے پاس جائے اور وہاں دعا بھی کرے اور درود شریف بھی پڑھے تا کہ حضور ﷺ کے منبر کی برکت حاصل ہو پھر استوانہ حنانہ کے پاس جائے یہ استوانہ حنانہ اس کھجور کے تنے کا بقیہ حصہ ہے جو حضور ﷺ کے فراق میں رویا تھا جبکہ حضور ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے پھر حضور ﷺ نے اس کو سینے سے لگایا اور اس کو سکون ہوا اور اسی طرح نبی کریم ﷺ کے باقی آثار سے (اور مختلف مقامات سے) برکت حاصل کرے اور راتوں کو جتنا عرصہ بھی مدینہ طیبہ میں رہے جاگ کر عبادت کی صورت میں گزارے اور ایسے مقامات جو حضور ﷺ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کی زیارت کو غنیمت سمجھے۔

جنت البقیع اور مقام سیدنا حمزہؓ کی حاضری

مستحب ہے کہ آدمی جنت البقیع میں حاضر ہو اور وہاں کے مزارات اور

مشاہد کی زیارت کرے خصوصًا سید الشہداء حضرت حمزہ ﷜ کی قبر شریف کی جبل احد کے پاس جا کر زیارت کرے اور دعا کرے پھر جنت البقیع میں آئے اور حضرت عباس اور حضرت حسن بن علی ﷠ اور باقی آل رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرے اور امیر المومنین حضرت عثمان ﷜ کے مزار پر حاضری دے اور سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ کی صاحبزادیوں اور آپ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرات صحابہ وتابعین ﷭ کے مزارات پر حاضر ہو اور شہداء احد کے ہاں بھی جائے اگر جمعرات کے دن جانا آسان ہو تو سب سے بہتر ہے

ان حضرات پر سلام کے الفاظ

ان مقامات پر ان حضرات صحابہؓ کو اس طرح سے سلام عرض کریں:

سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار.

(الرعد: ۲۴)

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے پھر آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے۔

ایصال ثواب

اور آیت الکرسی پڑھے اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور اگر آسان ہو تو سورہ یٰسین بھی پڑھے اور اس کا ثواب تمام شہداء اور ان کے پڑوس میں

مسجد قباء کی حاضری اور نوافل

اور ہفتہ کے دن مسجد قباء میں جانا مستحب ہے کسی اور دن بھی جا سکتا ہے وہاں جا کر دو رکعت تحیۃ الوضوء، دو رکعت تحیۃ المسجد اور دو نفل ادا کرے اور بھی جتنی قسم کی نیت کر کے نوافل پڑھ سکے پڑھ لے حضور ﷺ ہر ہفتے اس مسجد میں وفود لے جایا کرتے تھے اس مسجد میں دو رکعت نفل کا ثواب مقبول عمرہ کے برابر ہے نوافل کے بعد جو چاہیں دعا مانگیں۔

دعا کے آخر میں یوں عرض کریں

يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا مُفَرِّجَ كَرْبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاكْشِفْ كَرْبِيْ وَحُزْنِيْ كَمَا كَشَفْتَ عَنْ رَّسُوْلِكَ حُزْنَهٗ وَكَرْبَهٗ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَا كَثِيْرَ الْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسَانِ يَا دَائِمَ النِّعَمِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والے، اے مدد مانگنے والوں کی مدد کو پہنچنے والے، اے دکھیوں کے درد کو دور کرنے والے، اے لاچاروں کی دعا کو سننے والے ہمارے سردار حضرت محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے دکھ اور غم کو دور کر دے جس طرح سے اپنے رسول پاک ﷺ سے اس جگہ غم اور

دکھ کو دور کیا تھا اے مہربان، اے احسان کرنے والے، اے بہت زیادہ اچھا معاملہ اور احسان کرنے والے، اے دائمی نعمتوں والے، اے سب مہربانو ں سے بڑے مہربان۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیمًا دائمًا ابدًا یارب العالمین آمین.

آخری ہدیہ ___ درود لامتناہی

اس درود کے پڑھنے سے بے شمار اجر وثواب اور اللہ تعالیٰ اور اللہ کے حبیب کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ آپ بھی مسجد نبوی اور مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے اس کو اپنے معمول میں لائیں اور بے شمار اجر وثواب حاصل کریں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْجَمَالِ الزَّاھِرِ وَالْجَلَالِ الْقَاھِرِ، وَالْکَمَالِ الْفَاخِرِ وَاسِطَةِ عِقْدِ النُّبُوَّةِ وَلُجَّةِ ذِخَارِ الْکَرَمِ وَالْفُتُوَّةِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ عَدَدَ الْمَعْلُوْمَاتِ وَعَدَدَ الْحُرُوْفِ وَالْکَلِمَاتِ وَعَدَدَ السُّکُوْنِ وَالْحَرَکَاتِ، صَلٰوةً تَمْلَأُ الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمٰوَاتِ وَمِلَأَ مَا بَیْنَھَا وَمِلَأَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَةَ الْکُرْسِیِّ وَالْعَرْشِ وَعَدَدَ الْحُجُبِ وَالسُّرَادِقَاتِ وَعَدَدَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی وَالصِّفَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنِّیْ یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ وَیَاوَلِیَّ الْحَسَنَاتِ وَیَا رَفِیْعَ

الدَّرَجَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلُ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد پر رحمت نازل فرما جو پر رونق جمال اور زبردست جلال اور قابل فخر کمال کے مالک ہیں، سلسلہ نبوت کے سردار ہیں اور سخاوت اور مروت کے ذخیروں کے گہرے سمندر ہیں اور آپ کی آل اور صحابہ پر بھی رحمت نازل فرما ایسی رحمت اور ایسا سلام جو معلومات کی تعداد سے اور حروف وکلمات کی تعداد سے اور سکون کی حرکات کی تعداد سے افضل ہو ایسی رحمت فرما جو زمینوں اور آسمانوں کو اور جو کچھ ان سب کے درمیان ہے ان کو بھر دے اور میزان اعمال کو پر کر دے اور علم کی انتہاء اور رضا کے آخری مقام کو پہنچتی ہو عرش اور کرسی کے وزن اور حجابات باری تعالیٰ اور جہنم کی قناتوں کی تعداد اور اسماء الحسنٰی اور صفات باری تعالیٰ کی تعداد کے برابر ہو اے ہمارے رب مجھ سے اس صلوۃ وسلام کو قبول فرما اے دعاؤں کے سننے والے، اے نیکیوں کے قبول کرنے والے، اے بلند درجات والے ہمارے رب ہم سے اس کو قبول فرما بے شک آپ سننے جاننے والے ہیں۔

عبدہ المسکین الاواہ

امداداللہ انور غفرلہ مولاہ

۲۰، ربیع الاول ۱۴۲۷ھ

کلمہ اختتام

مذکورہ صفحات میں جتنے حضرات صحابہ کرام ؓ، تابعین کرامؒ، ائمہ اسلام ، اولیاء امت اور علماء دیوبند وغیرہ کے نام ذکر کئے گئے ہیں جن کے بارے میں مجھے معلوم ہوا سکا کہ وہ جنت البقیع میں دفن کئے گئے ہیں ان میں مرد بھی شامل ہیں اور خواتین بھی میں نے ان کا ذکر اس کتاب میں کر دیا ہے۔

حصہ سوم اور چہارم میں امام ابن حبان سے جو نام نقل کئے گے ہیں ان میں کئی حضرات جو جنت البقیع میں مدفون نہیں ہیں مدینہ طیبہ میں بعض دیگر مقامات پر بھی مدفون ہیں۔ باقی اس کتاب کے جن حصوں میں جن جن حضرات کے نام مذکور ہیں وہ سب جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ واللہ اعلم

"سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم "(البقرة :۳۲).

ترجمہ: اے اللہ تیری ذات پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جو کچھ تو نے ہمیں سکھایا ہے بے شک تو علیم و حکیم ہے۔

کتاب **الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابة** کا ترجمہ مع اضافات کثیرہ از **مشاهیر علماء الامصار** امام ابن حبان اور دیگر کتب مکمل ہوا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ حضرات حجاج کرام اور زائرین مدینہ طیبہ اور ساکنین مدینہ طیبہ کو اس کتاب کی روشنی میں اہل جنت البقیع کی خدمت میں حاضری اور سلام عرض کرنے اور ایصال ثواب کرنے کی اور ان کے لئے دعا کرنے کی اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے حصول کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین . آمین

امداد اللہ انور

تصانیف وتراجم مفتی امداد اللہ انور

کتاب	تالیف	قیمت
اسرار کائنات	مولانا مفتی امداد اللہ انور	120
اسم اعظم	مولانا مفتی امداد اللہ انور	80
اکابر کا مقام عبادت	مولانا مفتی امداد اللہ انور	120
جنت کے حسین مناظر	مولانا مفتی امداد اللہ انور	180
فضائل حفظ القرآن	مولانا مفتی امداد اللہ انور	120
لذت مناجات	مولانا مفتی امداد اللہ انور	150
مناجاۃ الصالحین (عربی)	مولانا مفتی امداد اللہ انور	100

نام کتاب	عربی	مصنف	مترجم	قیمت
آنسوؤں کا سمندر	بحر الدموع	امام ابن الجوزیؒ	امداد اللہ	120
استغفارات حضرت حسن بصریؒ	الاستغفارات	حضرت حسن بصریؒ	امداد اللہ	52
اوصاف ولایت	طبقات الصوفیه	ابوعبدالرحمن سلمیؒ	امداد اللہ	120
بادشاہوں کے واقعات	التبر المسبوک	امام غزالیؒ	امداد اللہ	100
تاریخ جنات وشیاطین	لقط المرجان	امام جلال الدین سیوطیؒ	امداد اللہ	140
فتاویٰ جدید فقہی مسائل	فتاویٰ محمودیہ (اردو)	مفتی محمود گنگوہیؒ	امداد اللہ	180
جواہر الاحادیث	کنوز الحقائق	محمد عبدالرؤوف المناویؒ	امداد اللہ	220
جہنم کے خوفناک مناظر	التخویف من النار	امام ابن رجب حنبلیؒ	امداد اللہ	120
رحمت کے خزانے	المتجر الرابح	امام دمیاطیؒ	امداد اللہ	180
عشق مجازی کی تباہ کاریاں	ذم الھوی	امام ابن الجوزیؒ	امداد اللہ	100
فضائل شادی	الافصاح	ابن حجر مکیؒ	امداد اللہ	100
فرشتوں کے عجیب حالات	الحبائک	امام سیوطیؒ	امداد اللہ	140
قیامت کے ہولناک مناظر	البدور السافرة	امام سیوطیؒ	امداد اللہ	140

زیر طبع تصانیف وتراجم

کتاب	مؤلف	قیمت
ادعیۃ الصحابہؓ (عربی)	مولانا مفتی امداد اللہ انور	80

اسماء النبی الکریمؐ	مولانا مفتی امداد اللہ انور	120
اسلاف کے آخری لمحات	مولانا مفتی امداد اللہ انور	140
اکابر کی مجرب دعائیں	مولانا مفتی امداد اللہ انور	60
تاریخ علم اکابر	مولانا مفتی امداد اللہ انور	120
تصاویر مدینہ	مولانا مفتی امداد اللہ انور	300
جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ	مولانا مفتی امداد اللہ انور	100
حکایات علم وعلماء	مولانا مفتی امداد اللہ انور	92
خدمت والدین	مولانا مفتی امداد اللہ انور	80
خشوع نماز	مولانا مفتی امداد اللہ انور	92
شرح وخواص اسماء حسنٰی	مولانا مفتی امداد اللہ انور	100
صحابہ کرامؓ کی دعائیں	مولانا مفتی امداد اللہ انور	100
فضائل تلاوت قرآن	مولانا مفتی امداد اللہ انور	120
گنہگاروں کی مغفرت	مولانا مفتی امداد اللہ انور	100
مستند نماز حنفی	مولانا مفتی امداد اللہ انور	130
معارف الاحادیث	مولانا مفتی امداد اللہ انور	800

کتاب	ترجمہ	مصنف	مترجم	قیمت
ترجمہ قرآن پاک	=		امداد اللہ انور	
اکابر کی تمنائیں	المتمنین	ابن ابی الدنیاؒ	امداد اللہ انور	72
امتوں پر عذاب الٰہی کے واقعات	العقوبات	ابن ابی الدنیاؒ	امداد اللہ انور	100
بادشاہوں کے واقعات	الشفاء	امام ابن جوزیؒ	امداد اللہ انور	100
تیسیر المنطق		مولانا عبداللہؒ	امداد اللہ انور	20
تفسیر ابن عباسؓ	صحیفہ علی بن ابی طلحہ	علی بن ابی طلحہؒ	امداد اللہ انور	360
تفسیر عائشۃ الصدیقہؓ	مرویات ام المؤمنین	دکتور سعود	امداد اللہ انور	400
عبادت سے ولایت تک	بدایۃ الهدایہ	امام غزالیؒ	امداد اللہ انور	80
علم پر عمل کے تقاضے	اقتضاء العلم العمل	خطیب بغدادیؒ	امداد اللہ انور	80

فضائل شکر	الشکر للہ عزوجل	ابن ابی الدنیاؒ	امداداللہ انور	80
فضائل شہادت	ابواب السعادۃ	علامہ سیوطیؒ	امداداللہ انور	72
فضائل صبر	الصبر والثواب علیہ	ابن ابی الدنیاؒ	امداداللہ انور	80
فضائل غربت	الجوع	ابن ابی الدنیاؒ	امداداللہ انور	92
مشاہیر علماء اسلام	مشاہیر علماء الامصار	امام ابن حبانؒ	امداداللہ انور	

دیگر علماء کے زیر طبع تراجم

کتاب	عربی	مترجم یا مؤلف	اصلاح وتزئین	قیمت
حل قال بعض الناس	بعض الناس	؟ / عبدالمجید انورؒ	امداداللہ انور	60
خواص القرآن الکریم	الدر النظیم	امام یافعیؒ / ؟	امداداللہ انور	120
سائنس علوم	حدائق الانوار	امام رازی / احمد بخشؒ	امداداللہ انور	140
سیلاب مغفرت	کتاب التوابین	ابن قدامہؒ / ریاض صادق	امداداللہ انور	116
الصرف الجمیل		مولانا ریاض صادق	امداداللہ انور	100
صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے	فتوح الشام	امام واقدیؒ / شبیر احمدؒ	امداداللہ انور	150
قبر کے عبرتناک مناظر	شرح الصدور	امام سیوطیؒ / محمد عیسیٰؒ	امداداللہ انور	120
کرامات اولیاء	روض الریاحین	امام یافعیؒ / جعفر علیؒ	امداداللہ انور	120
محبوب کا حسن وجمال		محمد سلیمان منصور پوریؒ	امداداللہ انور	100
معجزات رسول اکرمؐ	الکلام المبین	مفتی عنایت احمدؒ	امداداللہ انور	140
نفیس پھول	صید الخاطر	ابن جوزیؒ / عبدالمجید انور	امداداللہ انور	140

دیگر علماء کے غیر مطبوعہ تراجم

کتاب	مصنف	مترجم	تسہیل وتزئین	قیمت
آثار السنن	محمد بن علی شوق نیمویؒ	فضل الرحمٰن دھرم کوٹی	امداداللہ انور	240
الادب المفرد	امام بخاریؒ	مولانا ریاض صادق	امداداللہ انور	200
سنن دارمی	امام دارمیؒ		امداداللہ انور	300
ہدیہ درود وسلام	یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ	مفتی ابو سالم زکریا	امداداللہ انور	160

زیر طبع تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

آثار السنن: سائز 23x36x16 صفحات 508 مجلد ، ہدیہ

علامہ نیمویؒ کی مشہور درسی کتاب جس میں طہارت اور تمام اقسام کی نمازوں کے دلائل حدیث اور اقوال صحابہ کرامؓ اور مخالفین کے دلائل اور ان کے جوابات سے بھرپور کتاب کا ترجمہ از مولانا فضل الرحمن دھرم کوٹی مدظلہ العالی۔

ادعیۃ الصحابہؓ (عربی): سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد ، ہدیہ

حضرت مفتی امداد اللہ انور صاحب کی کتاب ''صحابہ کرامؓ کی دعائیں'' میں مذکور صحابہ کرامؓ کی تمام دعاؤں کا عربی زبان میں ایسا ذخیرہ جس سے عربی جاننے والے مکمل استفادہ کر سکتے ہیں۔

الادب المفرد: سائز 23x36x16 صفحات 688 مجلد ، ہدیہ

امام بخاری کی معروف کتاب ''الادب المفرد'' کا اردو ترجمہ، اخلاق زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنے کیلئے شاہکار کتاب، بہترین احادیث نبویہ کا شاندار ذخیرہ۔ (ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ)

اسماء النبی الکریمؐ: سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد ، ہدیہ

قرآن اور احادیث میں موجود اور ان سے ماخوذ حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی پر محیط ایک جامع کتاب، اسماء نبویہ مع اردو ترجمہ وتشریح، اور فضائل وبرکات اسماء نبویہ اور فضائل ''اسم محمد ﷺ'' تالیف از مفتی امداد اللہ انور صاحب۔

اسلاف کے آخری لمحات: سائز 23x36x16 صفحات 510 مجلد ، ہدیہ

حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہؓ، تابعینؒ، فقہاءؒ و مجتہدینؒ، محدثینؒ، مفسرینؒ، علماء امتؒ اور اولیاء اللہؒ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔

اکابر کی مجرب دعائیں: سائز 23x36x16 صفحات 100 مجلد ، ہدیہ

صحابہ کرام، تابعین کرام اور اکابرین اسلام کے دکھ کے واقعات اور ان کی وہ خاص دعائیں جو ان کی حل مشکلات کیلئے مقبول ہوئیں، نادر ونایاب قدیم کتابوں سے ماخوذ مستند دعاؤں کا مخفی ذخیرہ۔

اکابر کی تمنائیں: سائز 23x36x16 صفحات 144 مجلد ، ہدیہ

" کتاب المتمنین للامام ابن ابی الدنیا" ہر شخص کوئی نہ کوئی تمنا کرتا ہے اسلاف اکابر، صحابہؓ، تابعینؒ اور اولیاء کرام کی کیا تمنائیں تھیں ان پر لکھی گئی ''159 روایات پر مشتمل رہنما کتاب۔

امتوں پر عذاب الٰہی کے حالات واقعات: سائز 23x36x16 صفحات 254 مجلد، ہدیہ

ترجمہ " العقوبات للامام ابن ابی الدنیا" دوسو سے زائد کتب کے مصنف اور قدیم محدث امام ابن ابی الدنیا کی نادر تصنیف، عذاب الٰہی کے حالات وواقعات، گناہوں کے آثار، اسباب عذاب الٰہی، تین سو ساٹھ روایات پر

مشتمل سابقہ نافرمان اقوام کی تباہی کی داستان عبرت پر انوکھی کتاب۔

تاریخ علم اکابر سائز 20x30x8۔صفحات 352 مجلد، ہدیہ

پہلی سات صدیوں پر محیط اکابر محدثین، مفسرین، فقہاء اور علماء اسلاف کی طلب علم و خدمت علم کے حیرت انگیز حالات، واقعات، کمالات اور علمی کارنامے۔تالیف مولانا مفتی امداداللہ انور

ترجمہ قرآن پاک سائز 20x30x8۔صفحات 900۔مجلد، ہدیہ

(نور العرفان فی ترجمۃ القرآن) اکابر علماء اہل سنت علامہ نسفی، علامہ سیوطی، علامہ محلی، حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، حکیم الامت حضرت تھانوی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے تراجم اور تفاسیر سے مستفاد مکمل قرآن پاک کا نہایت مربوط، سلیس، بامحاورہ جدید مختصر، آسان اور مستند اردو ترجمہ۔متن قرآن مجید کی خوبصورت کتابت کے ساتھ

تفسیر ابن عباسؓ: سائز 20x30x8 صفحات 728 مجلد، ہدیہ

"صحیفة علی بن ابی طلحة" دنیائے اسلام کی پہلی اور مستند تفسیر جسے سب سے بڑے مفسر تابعی حضرت مجاہد بن جبرؒ نے مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پڑھا اور اپنے عظیم شاگرد حضرت علی ابن ابی طلحہؒ کو پڑھایا اور امام بخاری، امام ابن ابی حاتم، امام ابن جریر طبری، امام ابن کثیر اور علامہ سیوطی نے اپنی تفاسیر میں نقل کیا، مکمل تفسیر کا مکمل ترجمہ برحاشیہ مترجم قرآن مجید۔ترجمہ تفسیر اور ترجمہ قرآن از مفتی امداداللہ انور مدظلہ۔

تفسیر ام المؤمنین عائشة الصدیقہؓ: سائز 20x30x8 صفحات 900 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم کی سینکڑوں آیات سے متعلق حضرت ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ کی مرفوع اور موقوف تفسیری روایات پر مشتمل ایک نادر تفسیر جو ۲۲۵ مراجع و مصادر سے باحوالہ جمع کر کے مرتب کی گئی ہے۔اور ام المؤمنینؓ کی تفسیر دانی کی شاہکار اور ہر مسلمان کی عقیدت کا مظہر ہے آیات کی بہت سی ایسی تفاسیر جو اس سے پہلے اردو تفاسیر میں موجود نہیں ہیں۔

تصاویر مدینہ: سائز 16×36×23 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

مدینہ طیبہ کی قدیم و جدید تاریخ پر مشتمل سینکڑوں قدیم و جدید نایاب تصاویر مع تفصیلات عاشقان مدینہ کے دیدہ و دل کیلئے غرباء و مساکین امت کیلئے زیارات مدینہ کا نادر قیمتی سرمایہ۔

تیسیر المنطق سائز 23x36x16 صفحات 48 جدید کمپوزنگ

منطق کی مشہور درسی کتاب، قدیم جملوں کی جدید اردو نشست اور مشکل الفاظ کی جگہ آسان اردو الفاظ از مفتی امداداللہ انور صاحب بمع حواشی قدیمہ (۱) حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ (۲) حضرت مفتی جمیل احمد تھانویؒ۔

جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابةؓ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سیکڑوں صحابہ کرامؓ صحابیات، اہل بیت، امہات المؤمنین، بنات رسولؐ اور اکابر صحابہؓ مع اضافات تابعین، تبع تابعین، اولیاء

امت، اکابر، علماء دیوبند جو مدینہ پاک کے شان والے قبرستان ''جنت البقیع'' میں مدفون ہیں ان کی نشاندہی اور مختصر تذکرہ اور حالات، حج اور عمرہ کرنے والے حضرات علماء اور عوام کیلئے خاص معلوماتی تحفہ۔

حکایات علم وعلماء سائز 20x30x8۔صفحات 224 مجلد، ہدیہ

اکابر علماء اسلام کے علم اور خدمات علم کے متعلق نفیس اور نادر معلومات سے بھر پور دلچسپ اور عظیم کتاب ۱۔ تالیف مولانا مفتی امداداللہ انور۔

خدمت والدین سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

قرآن وسنت، صحابہ او اکابر کے ارشادات اور شاندار واقعات کی روشنی میں خدمت والدین کے متعلق نادر کتاب از مولانا مفتی امداداللہ انور۔

خشوع نماز سائز 23x36x16 صفحات 224 مجلد، ہدیہ

نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات، اہمیت، فضیلت کے متعلق اکابرین اسلام کے پر اثر ولولہ انگیز، نادر و نایاب حالات، کیفیات اور واقعات۔تالیف مولانا مفتی امداداللہ انور

سنن دارمی سائز 20x30x8 صفحات 800 مجلد، ہدیہ

محدث امام دارمی کی تصنیف "سنن دارمی" حدیث پاک کی مشہور کتاب ہے حافظ ابن حجر عسقلانی کی رائے کے مطابق سنن ابن ماجہ شریف سے بہتر اور اس کی جگہ کتب صحاح ستہ میں رکھنے کے زیادہ لائق ہے۔

شرح وخواص اسماء حسنی سائز 23x36x16 صفحات 240 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم میں موجود اللہ تعالی کے تقریباً چار سو اسماء حسنی کا مجموعہ، ترجمہ، تشریحات 'فوائد، خواص، حل مشکلات میں ان کی تاثیر، اکابر کے مجرب طریقوں کے مطابق ان کے وظائف، اپنے خاص مضامین کے ساتھ پہلی بار اردو زبان میں۔

صحابہ کرامؓ کی دعائیں سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

کتب حدیث، تفسیر اور سیرت وتاریخ میں موجود صحابہ کرامؓ کی متفرق دعاؤں کا پہلا مجموعہ جس میں ان کی عبادات اور دیگر ضروریات کی دعائیں اور ان کے الفاظ میں دعاؤں کا با اعراب، باحوالہ اور باترجمہ شاندار جامع ذخیرہ۔

عبادت سے ولایت تک سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

بدایۃ الہدایۃ امام غزالی کا ترجمہ

روحانی اور جسمانی عبادات کے ان طریقوں اور آداب کا بیان جن پر عمل کرنے سے آدمی کی عبادات میں روحانیت کی جان پیدا ہو جاتی ہے اور عبادات میں لطف آتا ہے، ہر شخص اللہ کی ولایت کا خواہاں ہے لیکن اس پر عمل کا طریقہ اس کو عموماً معلوم نہیں ہوتا اس کتاب میں ایسے ہی طریقوں کا بیان ہے جن پر عمل کر کے آدمی کو اللہ تعالی کی ولایت حاصل ہو سکتی ہے اللہ تعالی نصیب فرمائے۔

علم پر عمل کے تقاضے سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

ترجمہ " اقتضاء العلم العمل " علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ)
اس عنوان پر مشتمل دو سو سے زائد آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور صحابہ کرامؓ اور اکابرین امت کے ارشادات کا جامع مرقع جس کے پڑھنے سے علم دین پر عمل کرنے کا شوق بڑھتا ہے اور علم پر عمل کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اقوال واحوال اور حکایات سلف سے لبریز نہایت عمدہ کتاب۔

فضائل تلاوت قرآن سائز 16×36×23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

ترغیب تلاوت، فضائل تلاوت، بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل، ختم قرآن کے فضائل، آداب قرآن، آداب تلاوت، قرآنی معلومات کا نادر خزانہ، عجائبات وعلوم قرآن، مصاحف قرآن، علوم تفسیر، اکابرین اسلام کا قرآن سے شغف، خائفین کی تلاوت کے واقعات، اور اکابرین کی نصیحتوں پر مشتمل جدید اور نادر مجموعہ۔

فضائل شادی سائز 16x36x23 صفحات 256 مجلد، ہدیہ

"الافصاح فی احادیث النکاح" حافظ ابن حجر مکیؒ کا ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔

فضائل شکر سائز 16x36x23 صفحات 192 مجلد، ہدیہ

ترجمہ " الشکر للہ عز وجل للامام ابن ابی الدنیا" مع اضافات کثیرہ از مترجم، اللہ کی نعمتوں کا بیان، انبیاء کرامؑ کے کلمات شکر، صحابہ وتابعین اور اکابرین امت کے حالات وواقعات شکر، شکر کے عجیب مضامین و تفصیلات، ہر ہر سطر دلوں کو معطر کرنے اور راحت پہنچانے والی، اکابر کے کلمات سے لبریز۔

فضائل صبر سائز 16x36x23 صفحات 228 مجلد، ہدیہ

ترجمہ " الصبر والثواب علیہ" امام ابن ابی الدنیا کی اہم کتاب، غمگین اور پریشان مسلمانوں کیلئے باعث تسلی آیات، احادیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات اولیاء اور امت کے افراد کے حالات، مصائب اور مشکلات کی تصویر، مشکلات پر صبر کے ثواب کی اور انعامات کی تفصیلات۔

فضائل شہادت سائز 16x36x23 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

کتب احادیث میں موجود حقیقی اور حکمی شہداء کی اقسام فضائل اور دنیوی اور اخروی درجات ومناقب پر مشتمل نہایت جامع کتاب، علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب ابواب السعادۃ فی اسباب الشھادۃ کا مکمل ترجمہ مع اضافات کثیرہ از کتب حدیث۔

فضائل غربت سائز 16×36×23 صفحات 300، ہدیہ

کتاب الجوع امام ابن ابی الدنیا کا ترجمہ از مولانا مفتی امداد اللہ انور اکابر کی بھوک، پیاس، ناداری، صبر اور شکر پر ملنے والے دنیاوی اور اخروی انعامات کی تفصیلات اور بہترین حکایات۔

گنہگاروں کی مغفرت سائز 16×36×23 صفحات 272 مجلد ہدیہ

شریعت کے وہ اعمال صالحہ جن پر عمل کرنے سے انسان کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور جنت کے اعلیٰ درجات ملتے ہیں اور جہنم سے پناہ حاصل ہوتی ہے۔ان کی تفصیلات پر مشتمل احادیث (ترجمہ) از حضرت مولانا مفتی امداداللہ انور۔

مستند نماز حنفی سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد ، ہدیہ

طہارت ،نماز ،وتر ،نوافل ، جمعہ ،نماز سفر ،نماز جنازہ ،نماز عیدین وغیرہ کے متعلق جتنے مسائل پر غیر مقلد ہم پر اعتراض کرتے ہیں سب کے متعلق قرآن وحدیث اور صحابہ کرامؓ سے بحوالہ مستند اور ضروری دلائل کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے اب شاید نماز سے متعلق کوئی اختلافی مسئلہ اس سے باہر نہیں ہے اور بعض اہم مسائل کے دلائل تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں اور بعض جگہ غیر مقلدین کے حوالوں کے جوابات بھی لکھ دیئے گئے ہیں ، دلائل کو سمجھانے والی نہایت آسان کتاب ۔ نیز ''غیر مقلدین کی غیر مستند نماز'' بھی اس میں شامل کر دی گئی ہے۔جس میں غیر مقلدین پر لاجواب اعتراض قائم کئے گئے ہیں۔

مشاہیر علماء اسلام سائز 23x36x16 صفحات 500 جلد ہدیہ

مکہ ،مدینہ ،کوفہ ، بصرہ ،شام ،خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ تابعین تبع تابعین اتباع تبع تابعین کے مختصر جامع حالات (تصنیف) ،محدث زمانہ امام ابن حبانؒ (ترجمہ) مولانا مفتی امداداللہ انور

معارف الاحادیث سائز 8x27x17 صفحات 2000 چار جلد ، ہدیہ

حدیث کی سینکڑوں کتب میں موجود صحیح احادیث کا شاندار مجموعہ ،احادیث کے جملہ مضامین کا انتخاب جو ضروری احکام ،فضائل ،ترغیب ،تہدید ، اسرار احکام شریعت ،تزکیہ نفس ،سیرت و کردار اور معاشرت کی احادیث وغیر پر مشتمل ہیں ۔ احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان کی تشریح بھی قلم بند کی گئی ہے ، اور احادیث کے ایسے عالمانہ لطائف و معارف تحریر کئے گئے ہیں جن کو پڑھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور یہ معارف اردو کی حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتے ۔ اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اس کی دل کشی کے سبب اس سے دل نہیں بھرتا۔ مساجد میں سلسلہ درس کیلئے اچھوتی شرح حدیث۔

ہدیہ درود وسلام سائز 23x36x16 صفحات 400 جلد ہدیہ

اکابرین اسلام کے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کردہ نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ مقامات اور معانی پر مشتمل 130 درود وسلام ۔ تالیف حضرت یوسف بن اسماعیل النبہانی ۔ ترجمہ مولانا ابو سالم زکریا نظر فرمودہ مولانا مفتی امداداللہ انور۔

دیگر تالیفات مولانا امداد اللہ انور

غیر مطبوعہ عربی تالیفات

(۱)أحكام القرآن للتهانوی منزل چهارم مع مفتی جمیل احمد التهانوی (۵ جلد)

(۲)وجوب التقليد

(۳)وراثة الأنبياء

(۴)علامات الأصفياء و كرامات الأولياء

(۵)إيصال الثواب فی الإسلام

(۶)حد الرجم علی المحصن

(۷)كرامةُ الإنسان

(۸)نقمة الاغبياء بعصمة الأنبياء

(۹)وجوب الأضحية

(۱۰)تراجم مدونی الفقه الحنفی

(۱۱)حكم الدعوات عقيب الصلوات

(۱۲)حكم الرقی والعوذات فی ضوء الشريعة

(۱۳)اللواطة و حده عند الائمة الأربعة وترجيح التعزير عليه

(۱۴)أحاديث حرمة اللواطة

(۱۵)نجاسة المنی

غیر مطبوعہ اردو تالیفات

(۱۶)ترجمۃ القراءۃ الراشدۃ حصہ اول (زیر تکمیل)

(۱۷)ترجمۃ القراءۃ الراشدۃ حصہ دوم (زیر تکمیل)

(۱۸)رکعتین بعد الوتر

(۱۹)احکام عشر

(۲۰)احکام زراعت

(۲۱)احکام تجارت

(۲۲)قاضی شریحؒ

(۲۳)خصوصیات اسلام

(۲۴)مسیحی ذرائع تبلیغ وترقی اوران کا سد باب

(۲۵)فضائل شب قدر

(۲۶)تکمیل ترجمہ اعلاء السنن آٹھ جلد مکمل

(۲۷)اولیاء کرام اوران کی پہچان

(۲۸)عورت کی سربراہی

(۲۹)مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل

(۳۰)مجموعہ مقالات